Case 238

مجموعه استفتاهای فیض عام U. P.



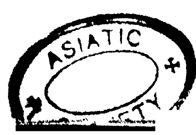
شاء الله لا قوة الا بالله

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مطبع نظامی واقع کانپور مطبوع گردید ۱۲۶۶ھ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۲ دوم غرہ شوال ۱۲۸۳ ہجری مطابق ۹ فروری ۱۸۶۷ع

بعد حمد خداے علیم و حکیم اور نعت رسول کریم علیہ علی آلہ و اصحابہ الصلوۃ والتسلیم کے بندۂ
رحمت بے پایان حضرت ایزد منان محمد عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان ہمرور
کوچک محمد مصطفی خان مغفور خدمت مین شائقین علم دین اور طالبین مسائل شرع
عرض کرتا ہی کہ زمانہ پیشین مین اکابر علما کے باعث سے ترقی علم دین کی اسقدر ہوئی
اثر آج تک باقی ہی لیکن اس عصر مین بسبب سستی اور کاہلی اور بے رغبتی کے اس
ہمت اور توفیق مسلمانون مین آگیا ہی کہ اوسکے باعث سے صورت اندراس علم کی
نمایان ہی پس ایسے وقت مین سب مسلمان بھائیون کو واجب ہی کہ علماے سابق مین
جو باقی رہ گئے ہین اونکی ذات بابرکات کو متبرک اور غنیمت جان کر اونکی تعظیم او

بات دنیوی اور ذریعہ نجات اُخروی کا سمجھین اور جو بسبب کم نصیبی
ن مقال و رفیقان صحبت اونکی سے محرومی حاصل ہے تو اس صورت مین چاہیے
م کو حرز بازو اور تعویذ گلو جانین اور اونکے فتوے کو دستور العمل کاروائی اپنی کا
ں لیکن ازبسکہ بہم رسی اونکی تکلف سے خالی نہین اور ہر شخص پر یہ بات بخوبی حالی نہین کیسکی
ہ اور کس کا قول معتمد ہے نظر بران اس عاجز نے بغرض تامل یہ بات تجویز کی کہ جو مقدمات
ن حنفیہ کے حضور مین پیش ہو کر مسجل بدستخط اونکے ہوئے ہین اونکی اشاعت کرکے
ں سے سب کو مالامال کرے اور سوا اسکے جن صاحبون کو کچھہ ضرورت واقع ہو
روری تحریر کر کے مع عہ مطبع نظامی واقع کانپور مین ارسال کرین علماء دہلی
ر اور لکھنو سے دستخط کراکے اونکی خدمت مین بھیجے جائینگے اور یہ زر
سول خط مین صرف ہوگا بعد اسکے پھر وہ استفتا داخل اس مجموعہ کے ہوگا اور
کا نام **فیض عام** رکھا ایزد تعالی و تقدس برکت دے اور اوسکی ترقی کی
فزائی کرے دوسری غرض تا اتقان علم دین کی خدمات مین یہ ہے کہ جن صاحبون
استفتارات دستخطی جناب شاہ عبد العزیز قدس سرہ و دیگر علماء کبار موجود ہون
بت اصل یا نقل بسبیل ڈاک ارسال فرمائین تاکہ وہ بھی اس مجموعہ مین داخل کیے جائین
مصارف اسکے بہت ہین لیکن بخیال نفع رسانی خلائق بہت کم قیمت مقرر کی اور
ی کے ایک مجموعہ استفتاہای مسائل ضروریہ کا مرتب کرکے خدمت شائقین مین مرسل ہوگا
دوام کے واسطے خریداری چاہین اپنے اپنے نام و نشان سے آگہی فرمادین کہ وقت طبع اسمای وارد کیا جاوے

سوال ما قولہم رحمہم اللہ تعالیٰ

اس مسئلے مین کہ ایک شخص کہتا ہی کہ تراویح اصلا ثابت نہین پس یہ قول صحیح ہی یا نہین اور ایک شخص کہتا ہی کہ تراویح آٹھہ رکعت سنت نبویہ ہی اور بیس مین سے باقی یعنی بارہ رکعت مستحب سنت خلفاے راشدین ہی پس شخص اس قول سے حنفیت سے خارج ہوا یا نہین اور نماز اسکے پیچھے درست ہی یا نہین بینوا توجروا

جواب ہو الموفق للصواب

جو شخص کہتا ہی کہ تراویح اصلا ثابت نہین اوسکا یہ قول سراسر باطل ہی کہ رمضان شریف کی کئی راتون مین حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا تراویح بجماعت پڑھنا اور پھر بخوف فرضیت ترک فرمانا بروایات صحیحہ بلا خلاف ثابت ہی فتح المنان مین لکھا ہی کہ صحاح ستہ مین روایات متعددہ مختصر و مطول بطرق صحیحہ اس باب مین وارد ہین عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى بِصَلَاتِهٖ نَاسٌ ثُمَّ صَلّٰى مِنَ الثَّانِيَةِ فَكَثُرَ النَّاسُ ثُمَّ اجْتَمَعُوْا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ قَدْ رَاَيْتُ الَّذِيْ صَنَعْتُمْ فَلَمْ يَمْنَعْنِيْ مِنَ الْخُرُوْجِ اِلَيْكُمْ اِلَّا اَنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ وَذٰلِكَ فِيْ رَمَضَانَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ وَفِيْ رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ وَالْمُسْلِمِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلّٰى رِجَالٌ بِهٖ فَاَصْبَحَ النَّاسُ يَتَحَدَّثُوْنَ بِذٰلِكَ فَاجْتَمَعَ اَكْثَرُ مِنْهُمْ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةِ فَأَصْبَحَ النَّاسُ يَذْكُرُونَ ذٰلِكَ فَكَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ
مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ فَخَرَجَ فَصَلُّوا بِصَلَاتِهِ فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ
الْمَسْجِدُ عَنْ أَهْلِهِ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَفِقَ رِجَالٌ
مِنْهُمْ يَقُولُونَ الصَّلٰوةَ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ حَتّٰى خَرَجَ لِصَلٰوةِ الْفَجْرِ الحديث البتہ
تعداد رکعت میں روایت مختلف ہی حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے گیارہ رکعتین مع وتر کے
مروی ہین اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے بیس رکعتین علاوہ وتر کے آئی
ہین ہرچند محدثین نے اس حدیث کی اسناد کو ضعیف کہا ہی کہ اوسمین ابو شیبہ ابراہیم ایک
راوی ضعیف ہی اور یہ روایت معارض روایت حضرت عایشہ ہی کہ صحیحین مین ابو سلمہ
بن عبد الرحمن سے مروی ہی أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَ صَلٰوةُ رَسُولِ اللّٰهِ فِي
رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلٰى إِحْدٰى عَشَرَةَ
رَكْعَةً لیکن خلفاے راشدین اور صحابہ و تابعین کو بلا نکیر بیس رکعت تراویح پر مواظبت
و مداومت رہی اور حضرت عمر کے عہد برکت مہد سے آج تک برابر بیس رکعت بلا خلاف ادا
ہوا کی اسی پر صحابہ و تابعین کا گویا اجماع ہوا اور یہی امر معمول بہا رَوَى الْبَيْهَقِيُّ
بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا يَقُومُونَ عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي
شَهْرِ رَمَضَانَ عَلٰى عِشْرِينَ رَكْعَةً اور موطا مین یزید بن رومان سے مروی ہی
قَالَ كَانَ النَّاسُ يَقُومُونَ فِي زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِثَلٰثٍ وَعِشْرِينَ رَكْعَةً
أَيْ مَعَ الْوِتْرِ اور چونکہ تعداد رکعات نماز مین راے کو دخل نہین اسلیے محققین علماے

محدثین نے لکھا ہی کہ خلفاے راشدین کا بیس رکعت پر مواظبت کرنا قرینہ صحت روایت
ابن عباس رض ہی اور تعارض حدیث حضرت عایشہ رض اسطرح دفع کیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی عادت شریف تعداد رکعات صلوۃ اللیل مین مختلف تھی حضرت عایشہ رض نے اپنے
علم کے موافق وہ روایت کی اور بیس رکعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت میمونہ رض کے
گھر مین ابن عباس رض نے دیکھی ہوگی آرکان اربعہ مین بعد ذکر روایت ابن عباس رض کے لکھا ہی
قَالَ الشَّيْخُ عَبْدُ الْحَقِّ قَالُوْا إِسْنَادُهُ ضَعِيْفٌ وَقَدْ يُعَارِضُهُ حَدِيْثُ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَالظَّاهِرُ أَنَّهُ لَا مُعَارَضَةَ لِأَنَّ أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ إِنَّمَا أَخْبَرَتْ بِمَا عَلِمَتْ وَلَعَلَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عِشْرِيْنَ رَكْعَةً فِيْ بَيْتِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ
مَيْمُوْنَةَ وَشَاهَدَ ذٰلِكَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَمُوَاظَبَةُ الصَّحَابَةِ عَلٰى عِشْرِيْنَ قَرِيْنَةُ
صِحَّةِ ذٰلِكَ الرِّوَايَةِ انتہی اور فتح المنان فی تایید مذہب النعمان مین وہ روایتین اور مواظبت
خلفاے راشدین کی بیس رکعت پر اور ایک نکتہ حلیمی سے بیس رکعت مقرر ہونے کا نقل کرکے
لکھا ہی وَعَلٰى لَا يَذْهَبُ عَلَيْكَ أَنَّ تَقْدِيْرَ الْأَعْدَادِ مِنْ غَيْرِ سَنَدٍ مِّنْ جَانِبِ
الشَّارِعِ لَا يَجُوْزُ بِمِثْلِ هٰذِهِ النُّكْتَةِ الَّتِيْ ذَكَرَهَا الْحَلِيْمِيُّ فَالظَّاهِرُ أَنَّهُ
قَدْ ثَبَتَ عِنْدَهُمْ صَلٰوةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا جَاءَ فِيْ حَدِيْثِ
ابْنِ عَبَّاسٍ فَاخْتَارَهُ عُمَرُ انتہی رد المحتار حاشیہ در مختار مین ہی ذکر فی الاختیار
أَنَّ أَبَا يُوْسُفَ سَأَلَ أَبَا حَنِيْفَةَ عَنْهَا وَمَا فَعَلَهُ عُمَرُ فَقَالَ التَّرَاوِيْحُ
سُنَّةٌ مُّؤَكَّدَةٌ وَلَمْ يَتَخَرَّجْهُ عُمَرُ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِهِ وَلَمْ يَكُنْ فِيْهِ مُبْتَدِعًا

وَلَكِنْ يَأْمُرُ بِهِ إِلَّا عَنْ أَصْلٍ لَدَيْهِ وَعَهْدٍ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
انتهى غرض اسی جہت سے جمہور حنفیہ مجموع بیس رکعت تراویح کو سنت موکدہ عینی اور جماعت
تراویح کو سنت موکدہ کفایہ فرماتے ہین کہ مواظبت خلفائے راشدین دلیل سنت ہی حنفیہ
کے نزدیک جس امر دین پر مواظبت خلفائے راشدین ثابت ہووے وہ بھی سنت ہوگی اور
اوسکا لزوم اور اسارت ترک مثل لزوم و اسارت ترک سنت موکدہ ہو یہ ہی لقولہ علیہ السلام
عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ الحدیث اسی واسطے
علمائے اصول نے سنت کی تعریف شرعی اسطرح کی ہی کہ هِيَ اسْمٌ لِلطَّرِيقَةِ الْمَسْلُوكَةِ
فِي الدِّينِ كَذَا فِي أُصُولِ الْبَزْدَوِيِّ وَنُورِ الْأَنْوَارِ وَغَيْرِهِمَا تاکہ طریقہ نبویہ
اور طریقہ اصحاب کرام دونون کو شامل ہوجاوے اور علمائے اصول نے تصریح کی ہی کہ طریقہ
صحابہ پر بھی مطلق سنت کا اطلاق آتا ہی نور الانوار مین لکھا ہی إِنَّ السُّنَّةَ تَقَعُ عَلَى
طَرِيقَةِ النَّبِيِّ وَغَيْرِهِ مِنَ الصَّحَابَةِ إِلَى أَنْ قَالَ وَهِيَ نَوْعَانِ سُنَّةُ الْهُدَى
وَتَارِكُهَا يَسْتَوْجِبُ إِسَاءَةً وَالثَّانِي الزَّوَائِدُ وَتَارِكُهَا لَا يَسْتَوْجِبُ
إِسَاءَةً انتهى ملخصا اور اصول بزدوی مین ہی إِنَّ السُّنَّةَ عِنْدَنَا تَقَعُ عَلَى
سُنَّةِ النَّبِيِّ وَغَيْرِهِ رد محتار حاشیہ در مختار مین ابن کمال کی شرح تغییر التنقیح
سے منقول ہی بِلَا مَنْعِ التَّرْكِ إِنْ كَانَ مِمَّا وَاظَبَ عَلَيْهِ الرَّسُولُ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوِ الْخُلَفَاءُ الرَّاشِدُونَ مِنْ بَعْدِهِ فَسُنَّةٌ وَإِلَّا فَمَنْدُوبٌ وَنَفْلٌ
انتهى اور تنقیح و توضیح مین جو معنی سنت کے عام نہین ہین اوسکی یہ وجہ ہی کہ اونمین

ایک فصل جداگانہ وجوب تقلید صحابی کے بیان مین منعقد کی ہی کہ اوسکا مآل اسی طرف
ہی اور خاص امام ابوحنیفہ کوفی سے حسن ابو یوسف نے روایت کی ہی کہ انہا سُنّۃٌ
مُؤَکَّدَۃٌ اور تمام متون و شروح و فتاوائے فقہ حنفیہ مین سنت موکدہ ہونا مجموع بیس رکعت کا
مصرح و مفہوم و صحیح ہی جیسا کہ عبارات مرقومۃ الذیل سے واضح ہوگا اور ابن ہمام نے
فتح القدیر مین جو استحباب بعض رکعات کا بحسب اقتضائے دلیل غیر قبولہ جمہور لکھا ہی وہ مخالف
جمہور حنفیہ ہی کہ خود علامہ ابن ہمام اوسی بحث کے آخر مین لکھتے ہین فَظَاهِرُ
كَلَامِ الْمَشَائِخِ اَنَّ السُّنَّةَ عِشْرُوْنَ وَمُقْتَضَى الدَّلِيْلِ مَا قُلْنَا اس سے معلوم
ہوا کہ یہ رائے محقق ابن ہمام کی مخالف کلام مشائخ اور غیر معمول اور غیر مختار حنفیہ ہی
اور قابل افتا اور استناد نہین اسیواسطے جامع الرموز و در مختار وغیرہ مین لکھا ہی کہ تراویح
باجماع صحابہ و من بعدہم من الائمۃ سنت موکدہ ہی تو جو شخص بعض رکعت تراویح کو سنت
اور بعض کو مستحب کہتا ہی اوسکا قول بھی مخالف جمہور حنفیہ اور خاص امام ابوحنیفہ کے قول کے
بھی خلاف ہی بعض کتب فقہیہ میں مثل برجندی و جامع الرموز کے لکھا ہی کہ سنیت
مجموع تراویح کا منکر ضال و مردود الشہادۃ ہی تو ایسا قول مخالف جمہور ہرگز صحیح نہین اور وہ
قائل حنفیت سے بھی خارج ہی بشرطیکہ یہ قول غیر مختار محض اس قصد سے اوس نے اختیار کیا ہو کہ جمہور حنفیہ سے
مخالفت کرے جیسا اسوقت مین بعض غیر مقلد و غیر محتاط بعض مسائل خلافیہ مین
کرتے ہین کہ اس صورت مین اوس نے حنفیت سے خروج کا خود التزام کیا ہی لیکن نماز اوسکے پیچھے
درست ہی کہ صَلُّوْا خَلْفَ كُلِّ بَرٍّ وَّفَاجِرٍ وارد ہی وہذہ عبارۃ القوم فی کنز الدقائق +

فصل في التراويح

وسنّ في رمضان عشرون ركعة بعشر تسليمات الخ انتهى وفي وقاية الرواية
وسنّ للتراويح عشرون ركعة بعد العشاء قبل الوتر وفي شرح الوقاية
انما كانت التراويح سنة لانه واظب عليها الخلفاء الراشدون والنبي
عليه السلام بيّن العذر في ترك المواظبة وهو مخافة ان تكتب علينا
انتهى وفي ذخيرة العقبى للحسن الجلبي انما يدل مواظبتهم على سنيتها لقوله
عليه السلام عليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين من بعدي انتهى
وفي جامع الرموز شرح مختصر الوقاية للعلامة القهستاني وسنّ التراويح على الصحيح
للرجال والنساء جميعا سنة مؤكدة باجماع الصحابة ومن بعدهم من
الامة منكرها مبتدع ضال مردود الشهادة كما في المضمرات وقال
صلى الله عليه وسلم ان الله سنّ لكم قيامه فيكون سنة الله ومرضية
لمصلى مع الصحابة اربع ليال كما في البخاري وانما ترك المواظبة
عليها خشية الافتراض علينا وصلوا بعده فرادى الى ايام عمر
بن الخطاب ثم تقاعدوا عنها فجمعهم على ابي بن كعب بلا نكير من
احد وهي جمع ترويحة ايصال الراحة مرة واحدة ثم سمي بها كل
اربع من عشرين ركعة للاستراحة بعده انتهى وفي كمال الدراية شرح
مختصر الوقاية للعلامة الشمني وسنّ التراويح لان النبي صلى الله عليه وسلم

اَنَّ اَمَّا مَهَا وَبَيَّنَ الْعُذْرَ فِي تَرْكِ الْمُوَاظَبَةِ عَلَيْهَا كَمَا فِي الصَّحِيحَيْنِ عَنْ عَائِشَةَ
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ فَصَلَّى بِصَلَاتِهِ النَّاسُ ثُمَّ
صَلَّى مِنَ الثَّانِيَةِ فَكَثُرَ النَّاسُ ثُمَّ اجْتَمَعُوا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ اِلَيْهِمْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ قَدْ رَاَيْتُ الَّذِي صَنَعْتُمْ
فَلَمْ يَمْنَعْنِي مِنَ الْخُرُوْجِ اِلَيْكُمْ اِلَّا اَنِّي خَشِيْتُ اَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ وَذٰلِكَ
فِي رَمَضَانَ زَادَ الْبُخَارِيُّ فِي كِتَابِ الصَّوْمِ فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَالْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَيْلَةً فِي رَمَضَانَ اِلَى الْمَسْجِدِ
فَاِذَا النَّاسُ اَوْزَاعٌ مُتَفَرِّقُوْنَ يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهِ وَيُصَلِّي الرَّجُلُ فَيُصَلِّي
بِصَلَاتِهِ الرَّهْطُ فَقَالَ اِنِّي اَرٰى لَوْ جَمَعْتُ هٰؤُلَاءِ عَلٰى قَارِئٍ وَاحِدٍ لَكَانَ
اَمْثَلَ ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَهُمْ عَلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ثُمَّ خَرَجَ مَعَهُ لَيْلَةً اُخْرٰى وَالنَّاسُ
يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوةِ قَارِئِهِمْ فَقَالَ عُمَرُ نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ وَالَّتِي تَنَامُوْنَ
عَنْهَا اَفْضَلُ مِنَ الَّتِي تَقُوْمُوْنَ فِيْهَا وَيُرِيْدُ بِهٖ اٰخِرَ اللَّيْلِ وَكَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ
اَوَّلَهُ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَعْرِفَةِ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ
قَالَ كُنَّا نَقُوْمُ زَمَنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَفِي الْمُحِيْطِ
بِالْجَمَاعَةِ سُنَّةٌ فَمَنْ تَرَكَ التَّرَاوِيْحَ فِي الْجَمَاعَةِ وَصَلَّاهَا فِي الْبَيْتِ
فَقَدْ اَسَاءَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ وَالصَّحِيْحُ اَنَّ اِقَامَتَهَا بِالْجَمَاعَةِ سُنَّةٌ

علی الکفایۃ حتی لو ترک اھل المسجد کلھم اساؤا واثموا انتھی وفی شرح
منیۃ المصلی للعلامۃ الحلبی ومن السنن المؤکدۃ التراویح جمع ترویحۃ سمیت
بھا کل اربع رکعات منھا للاستراحۃ بعدھا وھی سنۃ مؤکدۃ فی
الصحیح واظب علیھا الخلفاء الراشدون والنبی علیہ السلام بین
العذر فی ترک المواظبۃ وقال علیہ السلام علیکم بسنتی وسنۃ
الخلفاء الراشدین المھدیین من بعدی وقال علیہ السلام ان
اللہ فرض علیکم صیام رمضان و سن لکم قیامہ، واما منھا بالجماعۃ
سنۃ ایضا وعن ابی یوسف ان امکنہ اداؤھا فی بیتہ مع مراعات
سنتہا فھو افضل الا ان یکون فقیھا یقتدی بہ والاصح ان الجماعۃ
فیھا افضل وعلیہ الجمھور لکنھا سنۃ علی الکفایۃ انتھی وفی الھدایۃ
قال یستحب ان یجتمع الناس فی شھر رمضان بعد العشاء فیصلی بھم
امامھم خمس ترویحات کل ترویحۃ بتسلیمتین ویجلس بین کل
ترویحتین مقدار ترویحۃ ثم یوتر بھم ذکر لفظ الاستحسان والاصح
انھا سنۃ کذا روی عن ابی حنیفۃ لانہ واظب علیھا الخلفاء الراشدون
والنبی علیہ السلام بین العذر فی ترک المواظبۃ وھو خشیۃ ان یکتب
علینا انتھی وفی الدر المختار شرح تنویر الابصار التراویح سنۃ مؤکدۃ
لمواظبۃ الخلفاء الراشدین للرجال والنساء اجماعا الی ان قال و...

عشرون ركعة وفي حاشية رد المحتار للعلامة ابن عابدين قوله سنة
مؤكدة صححه في الهداية وغيرها وهو المروي عن أبي حنيفة وذكر في
الاختيار أن أبا يوسف سأل أبا حنيفة عنها وما فعله عمر فقال التراويح
سنة مؤكدة ولم يتخرجه عمر من تلقاء نفسه ولم يكن فيه مبتدعا
ولم يأمر فيه إلا عن أصل لديه وعهد من رسول الله صلى الله عليه وسلم
ولا ينافيه قول القدوري أنها مستحبة كما فهمه في الهداية عنه لأنه
إنما قال يستحب أن يجتمع الناس وهو يدل على أن الاجتماع مستحب
وليس فيه دلالة على أن التراويح مستحبة كذا في العناية وفي شرح
منية المصلي وحكى غير واحد الإجماع على سنيتها وتمامه في البحر قوله
لمواظبة الخلفاء الراشدين أي أكثرهم لأن المواظبة عليها وقعت
في أثناء خلافة عمر رضي الله عنه ووافقه على ذلك عامة الصحابة ومن
بعدهم إلى يومنا هذا بلا نكير وكيف لا وقد ثبت عنه صلى الله عليه
وسلم عليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين المهديين عضوا عليها
بالنواجذ كما رواه أبو داود انتهى وفي الأركان الأربعة وهي سنة علينا
لا شك فيه لأن سنة الخلفاء الراشدين كسنة رسول الله صلى الله
عليه وسلم في اللزوم وللإساءة في الترك فإنه قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم في موعظته فعليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين المهديين

١٤

تمسكوا بها وعضوا عليها بالنواجذ وإياكم ومحدثات الأمور فإن كل
محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة رواه أبو داود والإمام أحمد ومحدثات
الأمور ما حدثت بعد زمان الخلفاء الراشدين كخطبة مروان قبل صلوة
العيد وجعل الجودة مقومة في الأموال الربوية إذا قوبلت بجنسها حدث
زمان معاوية وما حدث من الخلفاء الراشدين فسنة بلا شك يجب الأخذ
بها واتباعها بالنص القاطع ومنه التراويح إلى أن قال وأما تقرر أمر
التراويح على عشرين ركعة والوتر فلما قال يزيد بن رومان كان الناس
يقومون في زمن عمر في رمضان بثلث عشرين ركعة أخرجه الإمام مالك
انتهى وفي خزانة المفتين التراويح سنة مؤكدة للرجال والنساء وهو
الصحيح إلى أن قال ومقدار التراويح عشرون ركعة خمس ترويحات
بعشر تسليمات يسلم في كل ركعتين انتهى وفي مواهب الرحمن وسن
على الأصح وقيل يستحب أن يصلى في شهر رمضان عشرون ركعة
بعشر تسليمات انتهى هذا والله أعلم بالصواب وعنده أم الكتاب ولما
آثرت الانتهاب وأتيت بالإطناب إنها ما لمن يبغي الحق من أولي الألباب
ولعلها لمن تفقه معجبا برأيه ما يعجب العجاب مخالفا لما استصوبه الأحبار القباب

كتبه محمد عبد الله الحسيني الواسطي
البلكرامي عامله الله بلطفه السامي

اجاد من اجاب الله اعلم بالصواب
محمد لطف الله

هو الملهم للصدق والصواب

رحمت خدا مجیب مصیب پر کہ سنت موکدہ ہونا بیس رکعت نماز تراویح کا جمہور حنفیہ کے نزدیک بشہادت روایات معتمدہ ثابت کر کے منکرین پر دائرہ انکار تنگ کردیا اور اوسکے موئیدات سے ہی عبارت ملتقی الابحر کی وَهِيَ هٰذِهٖ التَّرَاوِيحُ سُنَّةٌ مُؤَكَّدَةٌ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْ رَمَضَانَ بَعْدَ الْعِشَاءِ قَبْلَ الْوِتْرِ وَبَعْدَهٗ بِجَمَاعَةٍ عِشْرُوْنَ رَكْعَةً بِعَشْرِ تَسْلِيْمَاتٍ وَجَلْسَةٍ بَعْدَ كُلِّ اَرْبَعٍ بِقَدْرِهَا وَالسُّنَّةُ فِيْهَا الْخَتْمُ مَرَّةً فَلَا يُتْرَكُ لِكَسَلِ الْقَوْمِ قِيْلَ وَيُكْرَهُ قَاعِدًا مَعَ الْقُدْرَةِ عَلَى الْقِيَامِ وَيُوْتَرُ بِجَمَاعَةٍ فِيْ رَمَضَانَ فَقَطْ وَالْاَفْضَلُ فِي السُّنَنِ الْمَنْزِلُ اِلَّا التَّرَاوِيْحُ انتہی عاقل خبیر پر پوشیدہ نرہے کہ اس عبارت سے سنت موکدہ ہونا مجموع بیس رکعت تراویح کا صراحۃً بھی ثابت ہی اشارۃً بھی کیونکہ جملہ اَلتَّرَاوِيْحُ سُنَّةٌ مُؤَكَّدَةٌ الخ صراحۃً اس مطلب پر دلالت کرتا ہی وجملہ وَيُكْرَهُ قَاعِدًا مَعَ الْقُدْرَةِ عَلَى الْقِيَامِ اشارۃً اس مضمون پر دال ہی اسلیے کہ باوجود قدرت قیام کے بیٹھکر ادا کرنا مستحب کا مکروہ نہیں ہی بلکہ سنت موکدہ کا وعلی ہذا القیاس جملہ اخیرہ وَالْاَفْضَلُ فِي السُّنَنِ الْمَنْزِلُ اِلَّا التَّرَاوِيْحُ سے بھی یہی مضمون مفہوم ہوتا ہی کما لَا يَخْفٰى عَلٰى مَنْ لَهٗ اَدْنٰى تَاَمُّلٍ اور جبکہ سنت موکدہ ہونا مجموع بیس رکعت تراویح کا ثابت ہوا پس جو شخص کہ محض براہ نفسانیت بلا تاویل اسکا انکار کرے بلا شبہہ وہ شخص ضال اور مبتدع اور مردود الشہادۃ ہی اور یہی مراد ہی عبارت مضمرات سے جسکو علامہ

قہستانی نے جامع الرموز مین نقل کیا ہی اور وہ یہ ہی منکرھا مبتدع ضال مردود الشہادۃ پس اگر کوئی نا فہم اس مضمون کو عائد کرے ابن ہمام صاحب فتح القدیر کی طرف توع برین عقل و دانش بباید گریست کیونکہ علامہ ابن ہمام ماؤل ہین نہ منکر اگرچہ تاویل اونکی جمہور حنفیہ کے نزدیک مقبول نہین ہی واللہ سبحانہ اعلم وعلمہ اتم واحکم

نمقہ العبد الخامل محمد عادل عاملہ اللہ سبحانہ بفضلہ الشامل وجعلہ من الآمنین یوم الرجف والزلازل

ہو المصیب

منکر سب بیس رکعت تراویح کا مفترق جماعت مسلمین ہی قول اوسکا منافی ہی سلف اور خلف علمائے اہل سنت کے متون اور شروح مین یہ مسئلہ مذکور ہی اہل ایمان کے واسطے اوسکی رائے پر ہرگز گوش بر آواز نہین ہونا چاہیے ایسا شخص عند حضور قاضی اسلام مستحق تعذیر ہی قول اوسکا مردود اور گمراہ ہی واللہ اعلم وعلمہ احکم +

کتبہ العبد المعتصم سراج احمد عفا اللہ عنہ

ہو الموفق والمعین

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۚ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا قالہ

کتبہ محمد عبد الغفار عفی عنہ

نقل تحریر حضرت مولانا	ہو المجیب المصیب	شاہ عبد العزیز قدس سرہ العزیز

درباب تراویح چنانکہ در حدیث صحیح وارد شدہ ہست مَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً

حاشیہ: ... ۱۵ ... رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ نہ پڑھا کرتے تھے رمضان مین اور غیر رمضان مین گیارہ رکعت سے ...

ہمچنین در احادیث صحاح دیگر مروی شدہ است عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْهَا
قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهٗ وَ
اَحْيٰى لَيْلَهٗ وَاَيْقَظَ اَهْلَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ
قَالَ قُمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ لَيْلَةَ ثَلٰثٍ
وَّعِشْرِيْنَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْاَوَّلِ ثُمَّ قُمْنَا مَعَهٗ لَيْلَةَ خَمْسٍ وَّعِشْرِيْنَ اِلٰى
نِصْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ قُمْنَا مَعَهٗ لَيْلَةَ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنْ لَا نُدْرِكَ الْفَلَاحَ
اَيِ السُّحُوْرَ پس وجہ تطبیق درمیان این روایات کہ دلالت بر زیادت کمی وکیفی نماز
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در رمضان بر غیر آن میکند و دران روایت کہ نفی زیادت میکند
اینست کہ آن روایت محمول بر نماز تہجد است کہ در رمضان وغیر رمضان یکسان بود
وغالبا عددش بقدر یازدہ رکعت مع الوتر میرسید دلیل بر حمل آنست کہ راوی این حدیث
ابوسلمہ در تتمہ این روایت میگوید قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَنَامُ
قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ قَالَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ كَذَا
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وظاہر است کہ نوم قبل از وتر در نماز تہجد متصور میشود نہ در غیر آن
و در روایات زیادت محمول بر نماز تراویح است کہ در عرف آنوقت بقیام رمضان مسمی بود
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در حق آن فرمودہ است مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا
وَّاحْتِسَابًا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ولہذا در کتب حدیث باب قیام

رمضان را جدا گانه از باب قیام اللیل که عبارت از تهجد ست منعقد کرده اند با جمله
از احادیث مذکوره و الفاظ مسطوره یعنی مزید جد و اجتهاد در احیاے لیله قدر
نیز رو ترغیب قیام رمضان اینقدر معلوم شد که عدد رکعات صلوة در لیل
رمضان نسبت غیر رمضان بسیار بود و در مصنف ابن ابی شیبه و سنن بیهقی بروایت ابن عباس رض
وارد شده که کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ رَمَضَانَ
فِيْ غَيْرِ جَمَاعَةٍ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَالْوِتْرَ اما بیهقی این روایت را تضعیف کرده
بعلت آنکه راوی این حدیث ابو شیبه جد ابی بکر بن ابی شیبه ست حال آنکه ابو شیبه
آن قدر ضعف ندارد که روایت او مطروح کرده شود آرے اگر معارض او حدیث
صحیحے بود البته ساقط میشد وَقَدْ سَبَقَ اَنَّ مَا ہُوَ ھُم مُعَارِضًا لَّهُ
اَعْنِيْ حَدِيْثَ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ الْمُقَدَّمَ ذِكْرُهٗ لَيْسَ مُعَارِضًا بِالْحَقِيْقَةِ
فَيَبْقٰى سَالِمًا كَيْفَ وَقَدْ تَاَيَّدَ بِفِعْلِ الصَّحَابَةِ كَمَا رَوَى الْبَيْهَقِيُّ
بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كَانُوْا يَقُوْمُوْنَ عَلٰى
عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَرَوٰى
مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّا عَنْ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ
فِيْ زَمَنِ عُمَرَ بِثَلٰثٍ وَّعِشْرِيْنَ وَفِيْ رِوَايَةٍ بِاِحْدٰى عَشَرَةَ
و بیهقی درین هر دو روایت جمع نموده ست باین طریق که اول صحابه کرام عدد
یازده را که عدد مشهور تهجد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بود درین نماز هم اختیار کرده بودند

لِلْعِلَّةِ الْمُشْتَرَكَةِ بَيْنَهُمَا وَهُوَ اَنَّ كُلًّا مِنْهُمَا صَلٰوةُ اللَّيْلِ ۵۷

و چون نزد ایشان ثابت شد کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم درین ماہ درین قیام زیادت ازان عددے فرمودند و بعشرین می رسانیدند پس بعد عدد بست و سہ را اختیار کردند و برین عدد اجماع شد و اختیار اصحاب کرام امرے را کہ دران عقل را مدخلت نباشد محمول بر تعلم قولے یا فعلے ازان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم می باشد كَمَا تَقَرَّرَ فِي اُصُوْلِ الْحَدِيْثِ و بعد از تحقق اجماع در قرون متاخرہ مراعات این عدد ہم از ضروریات گشت و لہذا فقہا بر بیست عدد اتفاق دارند و در اختیار این عدد وجوہ دیگر ہم بطریق نکات بیان کردہ اند از انجملہ اینکہ ۱۸ در غیر رمضان صلوۃ اللیل کہ عبارت از تہجد ست مع وتر یازدہ عدد وارد شدہ آنرا در رمضان کہ وقت جد و تشمیر ست سوائے یک رکعت وتر عَلٰی مَا هُوَ فِي رِوَايَةٍ مضاعف کردند و نیز عدد در روایت پنج وقتی نزد اکثر شافعیہ بدہ می رسد کہ تضعیفش بست مے باشد ہکذا افاد مولانا عبد العزیز الدہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ و مختار حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ در باب تراویح آنست کہ بدل تہجد ست و چون اصحاب کرام از اقوال و افعال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دانستہ بودند کہ تہجد درین ماہ نسبت بسائر سال زیادہ ترمؤکد ست و تیسیر ہم منظور آنجناب بود درین نماز بسہ وجہ تصرف کردہ برائے تیسیر قرار دادند اول اجماع در مساجد و ہمین ست معنی نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ کہ حضرت

واسطے دلیل مشترک کے درمیان دونوں نماز کے اور وہ ہونا ہر ایک نماز کا نماز رات کی ۱۲

استفتاء نماز تراویح در تعیین بست رکعت

جلد دوم نمبر ۲

عمر رضی اللہ عنہ فرمودہ ونوّر اللہ قبر عمر کما نوّر مساجدنا

کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمود دوم اداے آن در اول شب حال آنکہ

صلوۃ آخر اللیل مشهودۃ وہمین ست معنی قول حضرت عمر رضی اللہ عنہ

والتی تنامون عنها افضل من التی تقومون ولهذا ہر دو امیر

کبیر بلکہ اکثر اعاظم صحابہ در خانہاے خود این قیام را در آخر شب ادا

مے کردند سوم تضعیف عدد کہ از یازدہ ببست و سہ رسانیدند تا عمل بتاکید

زائد کہ درین باب فہمیدہ بودند بیشتر شود وبسبب تضعیف عدد فضیلت وقتیہ

کہ از دست رفتہ بود منجبر گردد الحاصل چون مسنونیت تراویح بعدد بست

رکعت ثابت ومتحقق بالاجماع ست منکر آن لامحالہ مبتدع باشد واللہ اعلم

وعلمہ اعم واتم نمقہ العبد المذنب الاواہ **محمد سعد اللہ**

جعل عقباہ خیرا من اولاہ ووفق لما یحبہ ویرضاہ

شریعت رسول اللہ
حامی
قاضی ومفتی محمد سعد اللہ
سنہ ۱۲۷۸ ہجری

١٩

استفتائے حکم طہارت ابدان مشرکین و عدم جواز اکل و شرب بمعیت یہود و نصاریٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چہ میفرمایند علمائے اہل سنت و جماعت در طہارت و نجاست مشرکین و اکل و شرب بایہود و نصاریٰ در حالیکہ ماکول ایشان محرم شرعی نباشد و ملوث بخمر نبودہ باشد درست ست یا نہ بینوا توجروا

ہو الموفق

چون این سوال متضمن استفسار از دو چیز ست یکی طہارت و نجاست مشرکین دوم جواز و عدم جواز اکل و شرب با یہود و نصاریٰ پس جواب از امر اول اینکہ ۲۰
ایمہ اربعہ اہل سنت و جماعت رحمہم اللہ تعالیٰ اتفاق کردہ اند بر طہارت ابدان مشرکین و احتجاج نمودہ اند برین مدعا باینکہ در قرن اول از قرون ثلثہ مشہود لہا بالخیر کہ بمضمون صدق مشحون خیر القرون قرنی صلی اللہ علیہ وسلم بہترین قرنہا باشد و ہم بعد ازان شرب از دستہای مشرکین و از ظروف ایشان و پوشیدن پارچہای ساختہ اہل ہند و سند و حبش و مجوس و فارس و خراسان و گرفتن اشیای سائلہ ہمچو شہد و روغن کہ مشرکین از بلاد عجم بدیار عرب بدست خود ہامی بردند بلا نکیر رائج بودہ است پس اگر ابدان ایشان نجس بودی زینہار این کار از دست حضرات مقتبسان انوار نبوت و مقتفیان آثار رسالت ظہور

نمودے خصوصاً ابدان مشرکین اہل کتاب کہ طہارتش اصلاً محل تردد و انکار
نیست چراکہ نکاح مردان اہل اسلام بازنان اینہا بالاجماع حلال ست و ایمعنی دلیلی
ست واضح بر طہارت ابدان اینان و نیز طہارت عرقیکہ سیلان می یابد از ابدان
ایشان علاوہ اینکہ فرو کش فرمودن آنحضرت علیہ التحیۃ والثنا بعض اہل کفر را در مسجد
خویش چنانکہ آیندہ مذکور شود منادی ببانگ بلندست بطہارت ابدان کفار
آرے دخول مشرکین بمسجد حرام و سائر مساجد البتہ مختلف فیہ ست پس نزد
امام شافعی علیہ الرحمہ منع کردہ شوند مشرکین از در آمدن بمسجد حرام خاصۃً
نہ در باقی مساجد نظر بظاہر آیۂ کریمہ اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا
الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا زیراکہ امام ممدوح درین آیت از عدم قربان
مجرد عدم دخول مراد گیرند و مذکور در آیت صرف مسجد حرام ست نہ غیر آن لہذا
دخول مشرکین را بدیگر مساجد ورائے مسجد حرام روا دارند و امام مالک علیہ الرحمہ
دیگر مساجد را نیز بر مسجد حرام قیاس کردہ در آمدن مشرکین را بہیچ کدام مسجد جائز
نشمارند و پیش حنفیہ کثرہم اللہ سبحانہ جواز دخول مشرکین شامل ست مسجد حرام
و سائر مساجد را پس اینہا در آمدن اوشان را بتمامی مساجد درست انگارند مسجد
حرام باشد یا مسجد نبوی یا مسجد قدس یا غیر آن بدلیل اینکہ مراد از نجاست در کریمۂ
اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ نجاست اعتقادی ست کہ شرک باشد چہ قاعدہ مقرر
اَلْحُكْمُ عَلَى الْمُشْتَقِّ يُشْعِرُ بِعِلِّيَّةِ الْمَاْخَذِ قاضی بانست کہ لفظ مشرکون کہ

۲۱

آیت محکوم علیہ بنجاست ست ماخذ آن کہ شرک باشد علت حکم مذکور بود و بر ظاہر کہ شرک
تعلق باعتقاد دارد نہ بجسم و مراد از فلا یقربوا المسجد الحرام فلا یحجوا و لا
یعتمروا ست چنانکہ عبارت تفسیر حقائق التاویل کہ بتفسیر مدارک شہرت دارد متکفل
تصریح این ہر دو مرادست حیث قال یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ
نَجَسٌ اَیْ ذَوُوْ نَجَسٍ وَہُوَ مَصْدَرٌ یُقَالُ نَجِسَ نَجَسًا وَقَذِرَ قَذَرًا لِاَنَّ
مَعَہُمُ الشِّرْکَ الَّذِیْ ہُوَ بِمَنْزِلَۃِ النَّجَسِ اِلٰی اَنْ قَالَ فَلَا یَقْرَبُوا
الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ فَلَا یَحُجُّوْا وَلَا یَعْتَمِرُوْا کَمَا کَانُوْا یَفْعَلُوْنَ فِی الْجَاہِلِیَّۃِ
بَعْدَ عَامِہِمْ ہٰذَا وَہُوَ عَامُ تِسْعٍ مِّنَ الْہِجْرَۃِ حِیْنَ اَمَّرَ اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ
عَنْہُ عَلَی الْمَوْسِمِ وَیَکُوْنُ الْمُرَادُ مِنْ نَہْیِ الْقُرْبَانِ النَّہْیَ عَنِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَۃِ
فِیْ مَذْہَبِنَا وَلَا یُمْنَعُوْنَ مِنْ دُخُوْلِ الْحَرَمِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَسَائِرِ
الْمَسَاجِدِ عِنْدَنَا وَعِنْدَ الشَّافِعِیِّ رَحِمَہُ اللّٰہُ یُمْنَعُوْنَ مِنَ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ خَاصَّۃً وَعِنْدَ مَالِکٍ رَحِمَہُ اللّٰہُ یُمْنَعُوْنَ مِنْہُ وَمِنْ غَیْرِہٖ
انتہی و در تفسیر جلالین ست یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ قَذَرٌ
لِخُبْثِ بَاطِنِہِمْ فَلَا یَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اَیْ لَا یَدْخُلُوا الْحَرَمَ بَعْدَ
عَامِہِمْ ہٰذَا عَامِ تِسْعٍ مِّنَ الْہِجْرَۃِ انتہی و در کمالین حاشیہ جلالین
تحت قول مفسر ای لا یدخلوا الحرم مرقوم ست اَخْرَجَ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ وَمُجَاہِدٍ وَعَطَاءٍ اَنَّ الْمَسْجِدَ

الحرام حيث اطلق في القرآن فالمراد به الحرم وبه اخذ الشافعي انهم لا يدخلوا الحرم اصلاً لتجارة ولا بغيرها الا باذن الامام لمصلحة المسلمين خاصة ولا بأس بذلك عند ابي حنيفة رحمه الله والآية محمولة على منع الدخول على وجه الاستيلاء عليه والقيام بعمارة المسجد كما قبل الفتح او المنع عن الطواف عرياناً او عن الحج والعمرة كما يدل عليه نداء علي رضي الله عنه يوم النحر ان لا يحج بعد العام مشرك ولا يطوف بالبيت عريان انتهى پوشیده نماند که ازین عبارت چند فوائد بمعرض استنباط میرسد یکے آنکه بروایت ابن ابی حاتم از ابن عباس وسعید بن جبیر ومجاهد وعطاء رضی الله تعالی عنهم ثابت شد که در قرآن مجید هرجا که مسجد حرام اطلاق کرده شود مراد ازان تمامی حرم ست دوم آنکه انچه نزد امام شافعی علیه الرحمه مشرکین از در آمدن بمسجد حرام خاصة ممنوع اند پس این ممنوعیت نزد شان علی الاطلاق نیست بلکه مقید ست بعدم ضرورت پس اگر ضرورت مصلحت مسلمین داعی بر دخول مشرکین بمسجد حرام آید اندران حال پیش امام موصوف نیز در آمدن شان باذن امام بمسجد حرام باکے ندارد سوم آنکه آیه وانی هدایه که مسوق ست برائے ممانعت دخول مشرکین بمسجد حرام پس محمول ست نزد حنفیه بر ممانعت دخول شان بروجه استیلا چنانکه قبل فتح مکه معمول داشتند یا بر ممانعت از طواف در حالت برهنگی یا بر ممانعت از حج وعمره چنانکه ندائے حضرت علی رضی الله عنه بانکه

لَا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ بران دلالت میکند وچون خبث ونجاست در اعتقادات مشرکین ست چنانکه بالا مذکور شد پس دامن ایشان موادی بتلویث مسجد بنجاست نمی توانند شد ونیز جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم قاصدان ثقیف را که کفار بودند در مسجد نبوی فرودکش گردانیده اند پس این فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ادل دلیل ست بر جواز دخول مشرکین در مساجد نمی بینی که بعد مسجد حرام مرتبتی وفضیلتی که مسجد نبوی راست دیگر مساجد را نیست وهرگاه فرودکشیدن کفار بمسجد نبوی بحکم محکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فائز بدرجہ ثبوت گشت دراملن اوشان بدیگر مساجد چگونه روا نباشد باقی ماند اینکه ظاهر قوله تعالی فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ دال ست بر عدم جواز دخول مشرکین در مسجد حرام بعبارة النص ودر سائر مساجد باشارة النص واز فرودکش فرمودن آنحضرت علیه الصلوة والسلام والتحیة وفد ثقیف در المسجد خود مفهوم خلاف آنست اندرین صورت وجه تطبیق چه باشد پس باید دانست که مخالفت میانه قول حق تعالی وفعل جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم بر مذهب حنفی هرگز لازم نمی آید زیرا که مراد از قوله تعالی فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا عدم القربان مع الحج والعمرة ست نه مطلق عدم قربان چنانکه در تفسیر احمدی مذکور ست وآنچه قبل ازین از تفسیر مدارک منقول شد همه ... ست ونیز موید ست این مراد را آنکه شیر خدا امیر المؤمنین علی مرتضی کرم اللہ وجهه روز عید قربان بآواز بلند نداد داد که لَا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ

بمعنی قاصدان ۱۲

۲۸

(حاشیه:) ... بعباس ۱۲

مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفَنَّ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ یعنی حج نگذارد بعد ازین سال مشرکی
و نه طواف خانهٔ کعبه کنند برهنه چنانکه پیشتر ازین از کمالین حاشیهٔ جلالین بحیز نقل آمد پس
حاصل معنی آیت چنان ست که مشرکین بنا بر ادای مناسک حج بمسجد حرام داخل نشوند برین تقدیر
از مجرد دخول مسجد حرام و بالاولی بسائر مساجد بگونه ممنوع نتوانند بود و قرینه برین مراد
قول او تعالی بعد عامهم هذا ست چه در صورت ارادهٔ نهی از مجرد دخول درین آیه وافی بدا
تقیید به بعد عامهم هذا هیچ فائده نمی بخشد زیرا که مجرد دخول موقت بوقت دون وقت نیست
بخلاف ارادهٔ نهی از دخول مسجد حرام برای گزاردن حج که وجود این فعل البته بعد سال
متحقق میگردد اندرین حال فائده تقیید مسطور از دست نمیرود و نیز قرینه برین مراد است
قول او تعالی وَإِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيكُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ إِنْ شَاءَ
که بعد ازین واقع شده زیرا که حاصل معنیش آنست که اگر می ترسید شما بسبب نهی از دخول
مشرکین بمسجد حرام برای حج و عمره و محتاج شدن خود را بنا بر آنکه کفار بمسجد حرام که
مراد از ان تمامی حرم ست جوق جوق می آیند و در انجا تجارت اشتغال می ورزند پس
در صورت منهی عنه بودن دخول کفار بمسجد حرام البته عمل تجارت که سبب بقای ماست
فوت خواهد شد پس مترسید از ان که قریب ست که غنی گرداند شما را خدا از فضل خود ،
اگر خواهد از مال های غنیمت یا غیر ذلک و این معنی مناسب نیست مگر نهی را که از دخول
بمسجد حرام برای حج و عمره باشد نهی از مجرد دخول را چه بدیهی ست که کفار بموسم حج
گروه گروه برای حج بمسجد حرام می آمدند و عمل تجارت و معامله خرید و فروخت بکثرت میشد

25

وهرگاه از آمدن شان بمسجد حرام بنا بر حج و عمره نهی نازل گشت البته خوف انسداد باب تجارت پیدا گردید که آنرا حق تعالی بمقتضای وفور رحمت خویش دفع فرمود و اگر مراد از نهی مجرد دخول بمسجد حرام بودے اصل منشأ خوف از حصول فقر نبود چه میتوانند که بمسجد حرام داخل نمی شدند و بیرون حرم در شهر مکه بعمل تجارت میکوشیدند که سبب بقای آنها می بود بالجمله ازین بیان باحسن وجوه بپیرایه وضوح پوشید که مراد از قول او تعالی فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا نهی از دخول مشرکین بمسجد حرام از بهر ادای حج و عمره است نه نهی از مجرد دخول آنها و قتیکه مجرد درامدن شان بمسجد حرام نهی عنه نشد پس جائز باشد اذ لا مانع له و هرگاه جواز درامدن شان بمسجد حرام که قبله جمیع مساجد و افضل آنهاست بپایه ثبوت رسید درامدن شان بسائر مساجد بطریق اولی کسوت جواز در بر کشید آمدم برینکه چون از بیان ۲۶ ماسبق طهارت ابدان مشرکین جا بمعرض ثبوت یافت پس آنچه هادی از ائمه زیدیه قائل بوده است باینکه مشرکین چون سگ و خوک نجس العین هستند و سند لال نموده است برین مطلب بحدیثے که آنرا ابوالشیخ و ابن مردویه از عبدالله بن عباس رضی الله تعالی عنهما روایت کرده اند که گفت ابن عباس که فرمود رسول خدا صلی الله علیه وسلم مَنْ صَافَحَ مُشْرِكًا فَلْيَتَوَضَّأْ أَوْ لِيَغْسِلْ كَفَّيْهِ یعنی هر که مصافحه کند با مشرکی پس باید که وضو کند یا بشوید هر دو کف دست خود را و بحدیثے که ابن مردویه از هشام بن عروه و او از پدر خود و او از جد خویش روایت کرده که گفت جدّا واستقبل

رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَتَنَاوَلَهُ بِيَدِهٖ
فَاَبٰى اَنْ يَتَنَاوَلَ فَقَالَ يَا جِبْرَئِيْلُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَأْخُذَ بِيَدِيْ قَالَ اِنَّكَ
اَخَذْتَ بِيَدِ يَهُوْدِيٍّ فَكَرِهْتُ اَنْ تَمَسَّ يَدِيْ يَدًا قَدْ مَسَّتْهَا يَدُ كَافِرٍ
فَدَعَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاءً فَتَوَضَّأَ فَتَنَاوَلَهُ بِيَدِهٖ فَتَنَاوَلَهَا

یعنی پیش رسول الله صلی الله علیه وسلم جبرئیل علیه السلام آمد پس گرفت او را دست مبارک آنحضرت صلی الله علیه وسلم پس بازماند جبرئیل از گرفتن دست مبارک آنحضرت صلی الله علیه وسلم پس فرمود آنجناب علیه الصلوة والسلام یا جبرئیل چه چیز است که منع کرد ترا ازینکه بگیری دست من جبرئیل گفت که تحقیق گرفتی تو دست یهودی را پس مکروه پنداشتم این را که مس کند دست من آن دست را که مس کرده است آنرا دست کافر پس طلب فرمود پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم آب را پس وضو کرد ازان آب پس گرفت جبرئیل را دست شریف آنجناب نبوت مآب علیه الصلوة والسلام پس گرفت جبرئیل علیه السلام دست مبارک آنحضرت صلی الله علیه وسلم را فقط پس قول او مقرون بصحت نیست و این استدلال او مخدوش است باینکه وجوب وضو از مس اعیان نجسه در شرع شریف وارد نشده و واجب نیست مگر شستن موضعی که با عیان نجسه رسیده باشد پس اگر مشرک نجس العین گردیدی در مس او بوضو امر کرده نمی شد بلکه این نجاستی است دیگر تحقیق مقام اینست که نجاست معتبره در شرع شریف بر مراتب متعدده و طبقات تنشی است که هر یکے ازان حکمے خاص دارد پس طبقهٔ اولی نجاست جسمیه است و طبقهٔ ثانیه

نجاست روحیه که بعد تاثیرش در اعمال و اخلاقیکه مزاولت نموده می آید با بدان اثر آن
در بدن ظاهر شود و طبقهٔ ثالثه نجاست روحیه که اثرش بوجه من الوجوه بر بدن ظهور نیابد
باز طبقهٔ اولی منقسم ست بسه قسم قسم اول آنکه ادراکش صرف بواسطهٔ وهم صورت بندد
و عقل در ادراک آن مساعدت نکند بل مکذب و مخالف آن باشد مثل آب بینی و آب
دهن و آوندهائیکه مهیا کرده شود برای بول و براز و هنوز تلطخ آن ببول و براز اتفاق
نیفتاده باشد یا بعد تلطخ آن ببول و براز آنرا شسته طاهر کرده باشند پس نجاست
این چیزها و همیه صرفه است یعنی ادراکش محض بواسطهٔ وهم است و عقل مکذب و مخالف
آن و اینقسم نامیده میشود بمتقذرات نه بنجاسات و پرهیزنده ازین قسم را متنظف گویند
نه متطهر زیراکه متنظف اجتناب از نجاسات وهمیه صرفه باشد و تطهر اجتناب از نجاسات
حقیقیه و حکمیه که ادراکش بواسطهٔ عقل و وهم جمیعا یا بواسطهٔ عقل صرف صورت یابد
چنانکه آینده بیاید و شارع علیه السلام تنظف را در جاروب کشی مساجد و مواضع صلوٰة
اعتبار فرموده ست زیراکه وعید فرموده بر انداختن آب دهان در مسجد و منع فرموده است
از نماز در معاطن ابل وغیره قسم دوم آنکه ادراکش بواسطهٔ وهم و عقل هر دو صورت میگیرد
و آن نجاسات حقیقیه ست چون بول و براز و دم مسفوح یعنی خون روان و فضلات
حیوانات وغیر ذلک و این قسم را نیز شارع علیه الصلوٰة والتحیة اعتبار فرموده ست
چراکه واجب فرموده شستن آنرا هنگام ارادهٔ نماز و حرام گردانیده ست تلویث ثیاب
و بدن را بدان بدون عذر چه معذور را ازان گزیری ندارد قسم سوم آنکه ادراکش فقط

بواسطۂ عقل صورت پذیرد و وہم را دران دخلی نباشد و این قسم را انحای مختلفہ است
بعضے ازان آنست کہ دریابد آنرا عقل بعد تنور بنور شرع و آن نجاسات حکمیہ است ہمچو
حدث و جنابت و حیض و نفاس زیراکہ نجاست تمامی بدن بسبب خروج حدث یا منی
یا خون حیض و نفاس ازان چیزہاست کہ وہم آنرا دریافت نتواند کرد لیکن عقل بعد تنور
بنور شرع ادراک آن میکند ہمچو وجدانیات و بدان متاذی میگردد چنانکہ متاذی میشود
از نجاسات حقیقیہ بل اذی بآن اشد ست از تاذی بنجاست حقیقیہ و بعضے ازان آنست
کہ عقل آنرا ادراک نماید مگر بعد مخالطت و مصاحبت با ملائکہ مانند نجاست غیبت
و دروغ و سخن چینی و غیرہ چنانچہ در حدیث صحیح وارد شدہ است اِذَا كَذَبَ العَبدُ
تَبَاعَدَ عَنهُ المَلَكُ مِيلًا مِن نَتنِ مَا جَاءَ بِهِ رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ حاصل 29
اینکہ وقتیکہ دروغ میگوید بندہ میگریزد فرشتہ یک میل بجہت گندبوی آن و نیز مانند
نجاست خمر و مسکرات مطلبیہ و نجاست دراہم ربوا و این قسم در حقیقت از طبقۂ ثانیہ است
اعنی آن نجاست روحانیہ کہ اثرش عند التعمق و مصاحبت با ملائکہ در بدن ظہور یابد
بعد تاثیر آن در اعمال و اخلاق کہ مزاولتش با بدان می شود ازین جاست کہ اجتناب
فرمود حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم از اکل از دیگی کہ دران بقولات بود
و فرمود بیکے از صحابۂ کرام كُلْ فَإِنِّي أُنَاجِي مَنْ لَا تُنَاجِي یعنی بخور زیراکہ من
مناجات میکنم با آنکہ تو با او مناجات نمیکنی [illegible] است کہ بسبب بوی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم [illegible] پختہ در دیگے آوردہ شدہ [illegible] مدرک گشتہ [illegible] عالم

صلی الله علیه وسلم آنرا تناول ننمود و با یکے از صحابه فرمود که تو بخور مخاطب چون با جناب
آنجناب ختمی مآب علیه الصلوة والسلام معاینه کرد او نیز از خوردنش دست کشید آنوقت
سرور کائنات علیه التحیات والتسلیمات این حدیث فرمود یعنی هرچند خوردن سیر
پخته حلال ست لیکن از انجا که مرا با جبرئیل امین اتفاق تکلم می افتد و ایشان را بوی سیر
خوش نمی آید بنا بر علیه من از خوردنش خود را باز داشتم و لو که نه این مرتبه داری پس ترا
از خوردن آن هیچ باکی نیست فقط کذا فی تحفة الاخیار و مشکوة المصابیح طبقهٔ ثالثه
اعنی آن نجاست روحیه که اثرش اصلا بر بدن ظاهر نگردد نجاست عقاد باطل ست
و اشد انواع آن شرک باشد چه این نجاستی ست که آنرا عقل بوجه من الوجوه دریافت
نمیکنند فقط پس ازین تقریر وجیه چنانکه باید بوضوح انجامید که نجاست شرک تعلق ۳۰
با بدان اهل شرک ندارد بلکه بارواح شان و جبرئیل امین که از تناول دست شریف
حبیب خدا علیه التحیة والثنا بنا بر آنکه آنجناب تقدس مآب دست جهودے گرفته بود
نه از جهت نجس العین بودن جهودان بود که از جملهٔ مشرکین اهل کتاب باشند بلکه بنا بر آنکه
چون سبوحیان در غایت تنزه هستند و ارواح مشرکین بانواع نجاست روحانیه
متلوث بنا بر علیه مس یهودی دست مبارک سرور کائنات صلی الله علیه وسلم را
داعی بر استکراه روح الامین از تناول دست شریف آمد لهذا جناب رسالت مآب
علیه الصلوة والسلام آب طلب فرموده وضو فرمود هرگاه طبقات نجاست مختلف ست
پس برای هر یکے ازین طبقه حکمی ست جداگانه که بدان اختصاص دارد بیانش آنکه اجتناب

از طبقهٔ اولی در هر مکان و هر زمان بر خاص و عام واجب ست مگر بعذر چون صاحب رتقاب دائم رمانند و واجتناب از طبقهٔ ثانیه بر خواص نوعی الشرف واجب ست چون حرمت صدقات واجبه بر بنی هاشم نه بر غیر ایشان و مخالطت با فساق در حالت صوم و غیبت و کذب نیز درین حالت و حال طهارت واجتناب از طبقهٔ ثالثه بر هیچ یکی واجب نیست و اثرش ظاهر نشده مگر در مسجد حرام که قبلهٔ نماز ست و آن اینکه دخول مشرکین دران برای حج و عمره ممنوع گردید فقط و اما تمسک قائل مذکور در باب نجس العین بودن مشرکین بقول او تعالی فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ پس از سر باطل چه از اجلی بدیهیات ست که اگر نهی از قربان مسجد حرام بنا بر نجاست عین مشرکین میبود این حکم مختص بمسجد حرام نمی گشت زیراکه درین حکم با مسجد حرام سائر مساجد متساوی الاقدام هستند علاوه اینکه در مسند عبد الرزاق و در تفسیر ابن جریر و ابن المنذر و ابن مردویه و ابن ابی حاتم و ابو الشیخ از قتاده و در مسند احمد از جابر رضی الله عنه مروی ست که فرمود رسول خدا صلی الله علیه وسلم که گاهی در نیاید بمسجد حرام مشرکی بعد ازین سال من بعد مگر اہل عهد و خدام شما پس اگر نجاست آنها بمقتضای نفس شرک بودی استثنای اہل عهد و ممالیک وجهی نداشت هذا کله مما استفدته من التفسیر الاحمدی وحقائق التاویل والجلالین والکمالین ومن کلام استاذ الاستاذ مولانا شاه عبد العزیز انار الله برهانه اما جواب از امر دوم اینکه بر سفرهٔ یهود و نصاری ظهور منکرات چون شراب و گوشت و ظروف طلا و نقره وغیره آن باشد و آوندهای ایشان از آلودگی بنجاسات پاک نباشد پس مواکلت

با ایشان حرام ست اگرچه ظرفیکه دران مسلمان میخورد خالی از نجاست باشد چه درین صورت مشارکت مسلم لازم می آید با اینها در شعار اینها و این خود درست نیست و بر تقدیر خلو سفره ازین مفاسد هم ممنوع ست اگر بطریق عادت و بر سبیل مداومت باشد چراکه این عامل مستلزم مناجوئی و تقرب اینان و موجب مخالطت و موالات با ایشان ست و این معنی منهی عنه ست بنابر آنکه حق تعالی در سوره مائده میفرماید یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُودَ وَالنَّصَارَیٰ أَوْلِیَاءَ بَعْضُهُمْ أَوْلِیَاءُ بَعْضٍ وَمَن یَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظَّالِمِینَ یعنی ای مومنان دوست مگیرید یهود و نصاری را بعض ایشان دوست بعض اند و هر که از شما دوست دارد ایشان را پس هر آینه از جمله ایشان ست هر آینه خدا راه نمی نماید گروه ستمگاران را و در تفسیر مدارک التنزیل ست وَمَن یَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ مِن جُمْلَتِهِمْ وَحُکْمُهُ حُکْمُهُمْ وَهٰذَا تَغْلِیظٌ مِنَ اللّٰهِ وَتَشْدِیدٌ فِی وُجُوبِ مُجَانَبَةِ الْمُخَالِفِ فِی الدِّینِ إِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظَّالِمِینَ لَا یُرْشِدُ الَّذِینَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ بِمُوَالَاةِ الْکُفْرِ انتهی یعنی هر که دوست دارد ایشان را از شما پس البته آنکس از اینهاست یعنی از گروه اینهاست و حکم او حکم اینهاست و این کلام تغلیظ و تشدید ست از حق تعالی در وجوب کناره کردن از مخالف دین هر آینه خدا هدایت نمیکند گروه ستمگاران را یعنی راه راست نمی نماید آنکسان را که ستم کرده اند بر جان خود بسبب دوستی کفار انتهی و هم در حدیث شریف وارد شده که فرمود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

مِنَ الْجَفَاءِ اَنْ تَأْكُلَ مَعَ غَيْرِ اَهْلِ دِيْنِكَ یعنی از جملہ جفا وستم ست
خوردن تو با مخالف دین خود و اگر مواکلت بر سبیل دوام و استمرار نباشد
پس یک بار یا دو بار بہ نیت تالیف قلوب ایشان بر ایثار ملت اسلام خوردن
و آشامیدن با اینہا مباح ست بشرط فقدان مفاسد مرقومہ زیرا کہ مروی شدہ
کہ روزے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم مشغول باکل بود پس آمد
کافرے و گفت بخورم با تو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمود آنحضرت
علیہ التحیۃ والثنا بلے بخور پس خورد نبی ما صلی اللہ علیہ وسلم یکبار با کافرے
بنا بر تالیف قلب او بر دین اسلام پس وجہ تطبیق میانہ روایت اولی کہ دلالت
بر ممنوعیت مواکلت با مخالف دین میکند و میانہ روایت ثانیہ کہ بوی اباحت
ازان بمشام ادراک فائز میگردد اینست کہ مراد از روایت اولی ممنوعیت
اکل و شرب با کفار بر سبیل مداومت یا بوجہ نبودن آن بہ نیت تالیف
قلوب ست و مقصود از روایت ثانیہ جواز آن یک بار یا دو بار بہ نیت تالیف
قلوب باشد و در نصاب الاحتساب از ذخیرہ مے آرد وَهَلْ يَأْكُلُ
مَعَ الْكَافِرِ فَاِنْ كَانَ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ لِتَأْلِيْفِ قَلْبِهِ عَلَى
الْاِسْلَامِ فَلَا بَأْسَ بِهِ فَاِنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ
مَعَ كَافِرٍ مَرَّةً فَحَمَلْنَا عَلٰى اَنَّهُ كَانَ لِتَأْلِيْفِ قَلْبِهِ عَلَى الْاِسْلَامِ
وَلٰكِنْ تُكْرَهُ الْمُدَاوَمَةُ عَلَيْهِ لِمَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ مِنَ الْجَفَاءِ اَنْ تَأْکُلَ مَعَ غَیْرِ اَھْلِ دِیْنِكَ
وَحُمِلَ ھٰذَا الْحَدِیْثُ عَلَی الْمُدَاوَمَۃِ وَعَلٰی اَنْ لَّمْ یَکُنْ تَاْلِیْفُ
قَلْبِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَیُحْمَلُ الْحَدِیْثُ الْاَوَّلُ عَلٰی اَنَّ مَنْ کَانَ
نِیَّتُہٗ تَاْلِیْفُ قَلْبِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ تَوْفِیْقًا بَیْنَ الْحَدِیْثَیْنِ انتہی

ہمچنین ست در مطالب المؤمنین پس ازین روایت ہمچو آفتاب نیمروز میدرخشد
کہ اگر مواکلت با کفار بہ نیت تالیف قلوب باشد یکبار یا دو بار جائز ست و الا یکبار
ہم جائز نیست و معلوم ست کہ درین دیار معمولہ نصاری مواکلت با این قوم
وسیلۂ تقرب و استرضاے ایشان باشد نہ ذریعۂ تالیف قلوب شان
بر اختیار دین اسلام پس علت جواز مواکلت با اینقوم درین بلاد منتفی ست
بنا بران درین دیار و امصار محکومۂ آنہا روا نباشد و از چیزے فہمی بعضے
خوش فہمان ست کہ بر جواز مواکلت با قوم نصاری علی الاطلاق از آیۂ کریمہ
وَطَعَامُ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ حِلٌّ لَّکُمْ وَطَعَامُکُمْ حِلٌّ لَّھُمْ
استدلال کنند و ندانند کہ این استدلال از سر غلط ست چہ حلت طعام
اہل کتاب براے مسلمین و بالعکس چیزے دیگر ست و جواز اکل و شرب مسلمین
با آنہا چیزے دیگر پس از ثبوت یکے ثبوت دیگرے لازم نیاید و اللہ سبحانہ
اعلم بالصواب و عندہ ام الکتاب فقط حررہ العبد الخامل محمد عادل عاملہ اللہ
سبحانہ بفضلہ الشامل و جعلہ من الآمنین یوم الرجف الزلازل

محمد عادل
نقل مہر

رحم اللہ من اجاب و افاد فاصاب و اجاد کتبہ العبد الاثیم محمد عبد اللہ الحسینی الواسطی البلگرامی عاملہ اللہ بلطفہ السامی

محمد عبد اللہ

الجیب مصیب حررہ العبد المفتقر الی رحمۃ ربہ القدیر محمد امیر عفی عنہ

محمد امیر

الجواب صحیح والمجیب نجیح
حررہ محمد عبد الغفار عفا اللہ عنہ

محمد عبد الغفار

اصاب المجیب فاجاب جزاہ اللہ خیر الجزاء یوم الحساب کتبہ خاکسار حسین علی عفی عنہ

حسین علی

اجاد من اجاب واللہ اعلم بالصواب
کتبہ العبد الضعیف محمد لطف اللہ

محمد لطف اللہ

۳۵

العدل ان ما قال المجیب العادل فھو للحق معادل وللصدق مماثل نمقہ العبد المذنب الاواہ

محمد سعد اللہ عفا اللہ عنہ ما جناہ و وفقہ لما یحبہ و یرضاہ فقط



نقل استفتاے مرسلۂ مولوی سید احمد خانصاحب دہلوی صدر الصدور از کوئل و جواب از مولانا مفتی محمد سعد اللہ صاحب عم فیضہم

استفتای عدم جواز اکل و شرب با غیر اہل اسلام

چہ میفرمایند علماے شریعت درین مسئلہ کہ یہودیان و عیسائیان و مسلمانان باہم بریک دستار خوان طعام خورند و چیزے از محرمات مثل شراب و خنزیر وغیرہ نباشد و نہ دست و دہان کسے از اہل کتاب از خوردن محرمات آلودہ باشد پس این مواکلت شرعًا جائزست یا نہ بینوا توجروا

ہو الموفق

الجواب مسلمانان را مواکلت و مخالطت در اکل و شرب با غیر اہل دین خود اگر احیانًا یکبار یا دو بار بطریق ابتلا اتفاق افتد مضایقہ ندارد و زیادہ ازین مکروہ ست چہ مواکلت و مخالطت فیما بین در اکل و شرب دلالت بر معیت و موالات میدارد کہ حق تعالی ازان ممانعت فرمودہ ست چنانچہ میفرماید یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَہُوْدَ وَالنَّصٰرٰی اَوْلِیَآءَ بَعْضُہُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ وَمَنْ یَّتَوَلَّہُمْ مِّنْکُمْ فَاِنَّہٗ مِنْہُمْ یعنی ای مومنان مگیرید یہود و نصاری را دوستان خود ایشان باہمدگر دوستانند و کسی کہ از شما ایشان را دوست دارد در حکم ایشان ست و در تفسیر نیشاپوری مرویست عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیّ

قال قلت لعمر بن الخطاب ان لي كاتبا نصرانيا فقال مالك قاتلك الله الا اتخذت حنيفا اما سمعت هذه الآية قلت له دينه ولي كتابته فقال لا اكرمهم اذ اهانهم الله ولا اعزهم اذ اذلهم الله ولا ادنيهم اذ ابعدهم الله ابوموسی اشعری روایت میکند که من از عمر بن الخطاب گفتم که نزد من کاتبی ست نصرانی فرمود چیست ترا کشد ترا خدای تعالی چرا کاتب مسلمان نه گرفتی آیا نشنیده این آیت یعنی یا ایها الذین آمنوا لا تتخذوا الآیة گفتم دینش او راست و مرا کتابت اوست پس فرمود اکرام نکنیم آنها را هرگاه اهانت ایشان نمود خدا و اعزاز ایشان نکنیم هرگاه ذلیل کرد ایشان را خدا و قریب نکنیم ایشان را هرگاه دور کرد ایشان را خدا و در فتاوای عالمگیری در حال اکل مومنین با غیر اهل دین نقول ست حكي عن الحاكم الامام عبد الرحمن الكاتب انه ان ابتلى به المسلم مرة او مرتين فلا بأس به واما الدوام عليه يكره كذا في المحيط و در مطالب المؤمنين مذکور ست وههنا تفصيل لا بد من معرفته ان الاكل مع المجوس ومع غير المجوس من اهل الشرك هل يباح او لا حكي عن الحاكم بن عبد الرحمن الكاتب انه يقول ان ابتلى به المسلم مرة او مرتين فلا بأس به لما روي ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يأكل فاتاه كافر فقال اكل معك يا محمد فقال نعم فقد اكل

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الْكَافِرِ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ لِتَالِيْفِ قَلْبِهٖ
عَلَى الْاِسْلَامِ فَاَمَّا عَلَى الدَّوَامِ فَاِنَّهٗ مَكْرُوْهٌ لِمَا نُهِيْنَا عَنْ مُخَالَطَتِهِمْ
وَمُوَالَاتِهِمْ وَتَكْثِيْرِ سَوَادِهِمْ وَرُوِيَ اَنَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ
مِنَ الْجَفَاءِ اَنْ تَاْكُلَ مَعَ غَيْرِ اَهْلِ دِيْنِكَ وَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّهٗ لَا
يَاْكُلُ مَعَ غَيْرِ اَهْلِ مِلَّتِهٖ وَرُوِيَ اَنَّهٗ اَكَلَ مَعَ غَيْرِ اَهْلِ دِيْنِهٖ
فَلَابُدَّ مِنَ التَّوْفِيْقِ وَوَجْهُ مَا رَوَيْنَا اَوَّلًا بِالْاَكْلِ مَرَّةً اَوْ
مَرَّتَيْنِ وَيُحْمَلُ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَلَى الْمُدَاوَمَةِ عَلَى الْاَكْلِ مَعَهُمْ
وَذَكَرَ الْقَاضِي الْاِمَامُ رُكْنُ الدِّيْنِ السَّعْدِيُّ اَنَّ الْمَجُوْسِيَّ اِذَا كَانَ لَا يُزَمْزِمُ فَلَا بَاْسَ
بِالْاَكْلِ مَعَهٗ وَاِنْ كَانَ يُزَمْزِمُ فَلَا يَاْكُلُ مَعَهٗ لِاَنَّهٗ يُظْهِرُ الْكُفْرَ وَ
الشِّرْكَ فَلَا يَاْكُلُ مَعَهٗ حَالَ مَا يُظْهِرُ الْكُفْرَ كَذَا فِيْ اٰخِرِ الْفَصْلِ الْعَاشِرِ
مِنْ سِيَرِ الذَّخِيْرَةِ وَقَالَ الْفَاضِلُ السَّنَامِيُّ فِيْ نِصَابِ الْاِحْتِسَابِ
فِيْ وَجْهِ التَّطْبِيْقِ حَمْلُ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَلَى الْمُدَاوَمَةِ وَعَلٰى
اَنْ لَمْ يَكُنْ تَالِيْفُ قَلْبِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَيُحْمَلُ الْحَدِيْثُ الْاَوَّلُ
عَلٰى اَنَّ مَنْ كَانَ نِيَّتُهٗ تَالِيْفُ قَلْبِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ تَوْفِيْقًا
بَيْنَ الْحَدِيْثَيْنِ انتهى وَاللهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

استفتای دیگر از جناب صدر الصدور موصوف الصدر

این حدیث ابوداود چه معنی دارد و مراد از نسخ و استثنا چیست بمقتضای این حدیث
گفتن تسمیه اهل کتاب برای حلت ذبیحه بهر مسلمین و اهراق دم هر دو یا یکے ازین
هر دو ضروریست یا نه حدیث ابوداود اینست عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَكُلُوا
مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ
فَنُسِخَ وَاسْتُثْنِيَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ طَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ
حِلٌّ لَّكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ

جواب از جناب مفتی صاحب ممدوح بالقابہم

معنی قول ابن عباس رضی الله عنهما اینست که بخورید ذبیحه را که بنام خدا ذبح
۳۹ کرده شده باشد از جانب شما و مخورید انچه بران نام خدا گرفته نشده باشد
از شما یعنی جانورے که شما خاصة برو نام خدا گرفته ذبح کرده باشید حلال ست
و جانورے که شما خصوصًا برو نام خدا گرفته ذبح نکرده باشید حرام ست
اگرچه دیگرے بنام خدا ذبح کرده باشد الحاصل قید منکم در کلوا و لا تاکلوا
ملحوظ و مرادست که ازان ذبیحهٔ غیر مومنین که بنام خدا ذبح کرده باشند خارج
شده پس حق تعالی عموم غیر مومنین را که مدلول کلمهٔ ما در مما لم یذکر اسم الله
علیه منکم واقع ست نسخ فرموده و ذبیحهٔ اهل کتاب را ازان باین قول مستثنی
گردانید وطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَّكُمْ یعنی ذبیحهٔ اهل کتاب حلال ست
شما را زیراکه مراد از طعام نزد اکثر مفسرین که ابن عباس رض ازیشان ست ذبیحه است

و در تفسیر نیشاپوری مسطور است اکثرون علی ان المراد بالطعام الذبائح لان ماقبل الایة فی بیان الصید والذبائح ولان ماسوی الصید والذبائح محللة قبل ان کانت لاهل الکتاب وبعد ان صارت لهم فلا یبقی لتخصیصها باهل الکتاب فائدة

انتهی اما قید ذکر اسم الله ولم یذکر اسم الله همچنانکه بود برحال خود باقی ست توجه نسخ واستثنا فقط جانب ذبیحه مقید بمنکم بوده است لهذا در ذبیحه اہل کتاب هم ذکر نام خدا ضرور نیست و چون مراد از ذبیحه من حیث انها ذبیحه است که بدون اہراق دم متصور نیست اہراق دم نیز ضرور نیست محی السنة قرای بغوی

در تفسیر معالم التنزیل در بیان الا ذکیتم می نگارد التذکیة الاتمام یقال ذکیت النار اذا اتممت اشتعالها والمراد ههنا اتمام فری الاوداج وانهار الدم قال النبی صلی الله علیه وسلم ما انهر الدم وذکر اسم الله علیه فکل انتهی و نیز فقهاء آرند لا یحل ذبیحة الکتابی اذا ذکر وقت الذبح عزیرا او المسیح کما لا یحل ذبیحة المسلم اذا ذکر وقت الذبح اسم غیر الله لقوله تعالی وما اهل به لغیر الله کذا فی النهایة و در فتاوای عالمگیری مسطور است لا باس بطعام الیهود والنصاری کله من الذبائح وغیرها و محمد است ثم انما توکل ذبیحة الکتابی اذا لم یشهد ذبحه ولم یسمع

مِنْهُ شَيْئًا أَوْ شَهِدَ وَسَمِعَ مِنْهُ تَسْمِيَةَ اللّٰهِ تَعَالَى وَحْدَهُ لِأَنَّهُ إِذَا لَمْ يَسْمَعْ
مِنْهُ شَيْئًا يُحْمَلُ عَلَى أَنَّهُ قَدْ سَمَّى اللّٰهَ تَعَالَى تَحْسِينًا لِلظَّنِّ بِهِ كَمَا
بِالْمُسْلِمِ وَلَوْ سَمِعَ مِنْهُ ذِكْرَ اسْمِ اللّٰهِ تَعَالَى لٰكِنَّهُ عَنَى بِاللّٰهِ تَعَالَى
عَزَّ وَجَلَّ الْمَسِيحَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالُوا تُؤْكَلُ إِلَّا إِذَا نَصَّ فَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ
الَّذِي هُوَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ فَلَا يَحِلُّ فَأَمَّا إِذَا سَمِعَ مِنْهُ سَمَّى الْمَسِيحَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ وَحْدَهُ أَوْ سَمَّى اللّٰهَ سُبْحَانَهُ وَسَمَّى الْمَسِيحَ لَا تُؤْكَلُ
ذَبِيحَتُهُ انتهى و در عینی شرح بخاری مسطور است إِنَّ الْمُرَادَ مِنْ قَوْلِهِ
تَعَالَى طَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ ذَبَائِحُهُمْ وَبِهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
وَأَبُو أُمَامَةَ وَمُجَاهِدٌ وَسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَعِكْرِمَةُ وَعَطَاءٌ وَالْحَسَنُ وَمَكْحُولٌ
وَإِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ وَالسُّدِّيُّ وَمُقَاتِلُ بْنُ حَيَّانَ وَهٰذَا أَمْرٌ مُجْمَعٌ عَلَيْهِ بَيْنَ
الْعُلَمَاءِ أَنَّ ذَبَائِحَهُمْ حَلَالٌ لِلْمُسْلِمِينَ لِأَنَّهُمْ لَا يَعْتَقِدُونَ لِغَيْرِ اللّٰهِ
تَعَالَى وَلَا يَذْكُرُونَ عَلَى ذَبَائِحِهِمْ إِلَّا اسْمَ اللّٰهِ تَعَالَى وَاعْتَقَدُوا فِيهِ مَا هُوَ مُنَزَّهٌ عَنْهُ
وَلَا يُبَاحُ مِمَّنْ عَدَاهُمْ مِنْ أَهْلِ الشِّرْكِ وَمَنْ شَابَهَهُمْ لِأَنَّهُمْ لَا يَذْكُرُونَ
اسْمَ اللّٰهِ تَعَالَى عَلَى ذَبَائِحِهِمْ انتهى آمنت وبل توجیه موافق مذهب حنفیه اما کسانیکه ذبیحه را
باوجود ترک تسمیه عمداً حلال میدانند تسمیه از اہل کتاب نیز شرط نمیدانند پس ایشان حاجت تکلفی و تقدیری
نیست زیراکه عدم تسمیه در قوله تعالی ولا تأکلوا مما لم یذکر اسم الله علیه علامت است زیراکه از اہل کتاب باشد یا نه که از آن
ذبیحه اہل کتاب را بنص آیه وطعام الذین اوتوا الکتب خارج گردانیده والله اعلم

استفتاء عدم جواز تداوی با محرمات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا حکم ہی علماے دین کا جواز یا عدم جواز مین استعمال ادویہ انگریزی کے کہ اوسکے بعض اجزاے عرقی مرکب ہون شراب اور دواؤن سے مگر وہ ادویہ نشہ نلاتی ہون خصوصًا ایسے موقع مین کہ جہان اور کوئی طبیب سواے ڈاکتر انگریزی کے میسر نہ آتا ہو بینوا توجروا

ہو الموفق

شراب تھوڑی ہو یا بہت چونکہ حرام لذاتہ ہی اور پیشاب کے مانند نجس بنجاست غلیظہ جیسا کہ در مختار مین بیان حکم خمر مین مرقوم ہی وَحُرِّمَ قَلِیلُهَا وَکَثِیرُهَا بِالْاِجْمَاعِ بِعَیْنِهَا اَیْ لِذَاتِهَا انتہی اور بعد اوسکے متن مین مذکور ہی وَهِیَ نَجِسَةٌ بِنَجَاسَةٍ غَلِیظَةٍ کَالْبَوْلِ انتہی تو جو شی کہ شراب سے مرکب ہوگی حرمت اور نجاست مین اوسکا حکم مثل اوس چیز کے ہوگا جو پیشاب سے مرکب ہو اور اس سبب سے اوسکو حرمت اور نجاست عارض ہووے پس صورت مرقومہ مین جو ادویہ انگریزی کہ مرکب ہون شراب اور دوسری دواؤن سے اگرچہ وہ ادویہ نشہ نلاتی ہون لیکن بسبب ترکیب شراب کے کہ قلیل وکثیر اوسکا حرام بعینہ اور نجس بنجاست غلیظہ ہی مجموع مرکب حرام اور نجس ہو گیا اور تداوی باشیاے محرمہ میان فقہاے حنفیہ

۴۲

ملہ حرام ہوا تھوڑا اوسکا اور بہت اوسکا اپنی ذات مین ۱۲

ملہ اور وہ نجس ہی ساتھ نجاست غلیظہ کے مانند پیشاب کے ۱۲

مختلف فیہ ہی بعض فقہا قائل بجواز ہین اور بعضے قائل بعدم جواز مجوزین کہتے
ہین کہ اگر طبیب مسلمان حصولِ شفا کو استعمال چیز حرام مین بیان کرے اور کوئی چیز
حلال ایسی نپاوے کہ وہ ازالہ مرض مین اوس چیز حرام کے قائم مقام ہو سکے
تو ضرورت کے واسطے اوس چیز حرام کے ساتھہ تداوی درست ہی کیونکہ حق
تعالی نے ہر مرض کے واسطے دوا پیدا کی ہی اور دوا کرنے کے لیے رخصت
اور اجازت بھی دی ہی پس جبکہ شئی حرام کے استعمال مین حصول شفا یقینی ہوگا اور
کوئی چیز مباح کہ اوسکے قائم مقام ہو سکے میسر نہوگی تو اوسوقت اوس شئی حرام
کی حرمت باقی نرہیگی بلکہ استعمال اوس چیز حرام کا مباح ہوجاویگا جیسا کہ
اگر کسی شخص کے حلق مین لقمہ پھنسا ہو اور اوسکو اسقدر پانی نہ ملے کہ اوسکے ۴۲
مدد سے لقمہ حلق سے نیچے اوتارے تو اوسوقت جائز ہی کہ شخص مذکور بقدر
ضرورت شراب سے لقمہ اوتار لیوے یا کوئی شخص شدت پیاس مین ایسا
مبتلا ہو کہ احتمال ہلاک ہوجانے کا رکھتا ہو تو اوسکو زوال عطش کے لیے
بمقدار ضرورت شرب خمر درست ہی اور امام بخاری رحمۃ اللہ نے جو حدیث روایت
کی کہ فرمایا آنحضرت علیہ الصلوۃ والتحیۃ نے اِنَّ اللّٰہَ لَمْ یَجْعَلْ شِفَآءَ کُمْ فِیْمَا
حُرِّمَ عَلَیْکُمْ یعنی خداے تبارک تعالی نے نہ ٹھہرایا شفا تم لوگون کی اون
چیزون مین کہ حرام کردیا ہی اون کو تم پر پس مراد اوس سے وہ اشیاے محرمہ ہین
کہ جنکے استعمال مین حصول شفا یقینی نہو اور اشیاے مباحہ مین سے قائم مقام

اوسکا مفقود تو اوسوقت حرمت اوس چیز مین ہوجاویگی اور وہ چیز عموم فِيْمَا حُرِّمَ عَلَيْكُمْ کے تحت مین داخل نرہیگی اس صورت مین استعمال اوسکا لاباس بہ ہی اور مانعین یہ کہتے ہین کہ جو چیزین شرع شریف مین حرام ہین استعمال اونکا مطلقًا درست نہین نہ بلا ذریعۂ دوا کے نہ بذریعۂ دوا کے کیونکہ اطبا کا قول بوجہ اسکے کہ تجربہ پر مبنی ہی مفید یقین کا نہین پس طبیب مسلمان کا بیان کرنا حصولِ شفا کو استعمال چیزہاے حرام مین بسبب انعدام علم قطعی کے حجت جواز تداوی باشیاے محرمہ نہین ہوسکتا بنابرین مجوزین جو معنی کہ حدیث شریف إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَجْعَلْ شِفَآءَكُمْ فِيْمَا حُرِّمَ عَلَيْكُمْ کے بیان کرتے ہین وہ معنی خلاف ظاہر ہین اسواسطے کہ بجز قول اطبا کے اور کوئی طریقہ ادراک خواص ادویہ کا نہین ہی کیونکہ علم خواص ادویہ کا بعد تجربہ کے ہوتا ہی اور تجربہ وظیفہ اطبا کا ہی اور جبکہ بنابر فقدان یقین کے قول اطبا کا اس باب مین حجت نہو پس احتمال معرفت یقینی حصول شفا کا استعمال اشیاے حرام مین باقی نرہا اور قیاس جائز ہونے تداوی باشیاے محرمہ کا جواز اساغۂ لقمہ اور ازالۂ عطش پر بوسیلۂ شرب خمر کے قیاس مع الفارق ہی اسلیے کہ وقت میسر ہونے پانی کے شراب سے لقمہ اوتارنا یا پیاس موقوف ہونے کے لیے ضرورت کے موافق شراب پینا وہ چیز ہی کہ جسکا نفع متحقق اور متیقن ہی پس اس صورت مین احیاے نفس یقینی ہی اس سبب سے جو شخص حالت مذکورہ مین اوسکو ترک کریگا اور مرجاویگا تو

گنہگار ہوگا جیسا کہ کوئی شخص شدت بھوک مین اسطرح گرفتار ہو کہ اگر کچھ نکھاوے
تو مرجاوے پس ایسی حالت مین اوسپر فرض ہی کہ کچھ کھالیوے اگرچہ مردار سے
ہو یا مالِ حرام سے یا مالِ غیر سے گو اس صورت مین ضمان دینا لازم ہوگا لیکن
قدر ضرورت سے تجاوز نکرے ورنہ مرتکب امر غیر مشروع کا ہوگا پھر اگر ایسا
شخص باوجود قدرت کے کھانے کو ترک کرے گا اور مرجاوے گا تو گنہگار ہووے گا
اسواسطے کہ اسمین احیائے نفس متحقق اور متیقن ہی اور اسی تیقن کی وجہ سے ضرورت
سد رمق نے بمقتضائے الضرورات تبیح المحظورات مردار یا حرام مال کے
استعمال کو بقدر ضرورت مباح کردیا کیونکہ عند الضرورت مباح ہونا ممنوع شرعی کا
مبنی ہی اوسکے تعین اور تحقق منفعت کے تیقن پر نہ احتمال نفع پر بخلاف ۴۸
تداوی کے اگرچہ باشیائے مباحہ ہو کیونکہ تداوی مین احیائے نفس متیقن نہین ہی
بلکہ محتمل ہی پس اگر کوئی مریض مداوات کو ترک کرکے مرجاوے گا تو گنہگار
نہوگا جیسا کہ فقہائے اسکی تصریح کردی ہی فقط جبکہ دلیل مجوزین اور تردید
اوسکی من جانب مانعین تمامتر تفصیل سواضع متفرقہ درمختار اور اوسکے دونون
حاشیے طحطاوی اور ردالمحتار سے بمعرض نقل آئی تو اب معلوم کرنا چاہیے کہ
صاحب درمختار نے بنظر رجحان قول مانعین کے کتاب الطہارۃ اور کتاب
الرضاع مین بحر الرائق شرح کنز الدقائق سے نقل کیا ہی کہ ظاہر مذہب منع
وعدم جواز تداوی باشیائے محرمہ ہی اور بھی عبارت درمختار کی ہر کتاب الاشربہ

مین ذکر حکم خمر مین مسطور ہی وہی ہذہ وحرم الانتفاع بها ولو بسقی
دواب الی ان قال او فی دواء انتهت بقدر الحاجة اسی مطلب کی تایید
کرتی ہی وعلی ہذا القیاس عبارت ملتقی الابحر کی جو کتاب الاشربہ مین واقع ہی
مؤید اسی مضمون کی ہی حیث قال ولا یجوز الانتفاع بالخمر ولا ان
یداوی بها جرح ولا دبر دابة ولا تسقی آدمیا ولو صبیا للتداوی
انتهی اور محشی طحطاوی نے جو کتاب الرضاع مین ذیل قول شارح والانتفاع
به بغیر ضرورة حرام علی الصحیح لکھا ہی کہ اما اذا کان لضرورة
ففیه خلاف والفتوی علی المنع کما یأتی انتهی مفتی بہ ہونے قول
بعدم جواز پر ناطق ہی و محشی شامی رحمہ اللہ بلطفه السامی نے جو کتاب الحظر والاباحة
مین تحت قول شارح وجوزه فی النهایة بمحرم الخ عبارت نہایہ کی نقل
کرکے لکھا ہی کہ قال فی الدر المنتقی بعد ما نقل ما فی النهایة واقره فی المنح الغفار وغیرها
وقدمنا فی الطهارة والرضاع ان المذهب خلافه انتهی بھی مشعر ہی مرجح
و مختار ہونے قول مانعین پر اور جو کہ ذخیرة العقبی مین ذیل کتاب الکراهة کے
مسطور ہی قوله والحقنة ای جاز الاحتقان للتداوی لا للتسمین
قال مفتی الثقلین لا یجوز استعمال المحرم فی الحقنة کالخمر ونحوها
لان التداوی بالمحرم محرم انتهی بھی اختیار قول مانعین پر دلیل اصح ہی
کیونکہ مفتی الثقلین نے حرمت تداوی بالمحرم پر جزم کرکے اوسکو دلیل عدم جواز

استعمال اشیاء سے حرام کی عمل ظاہر مین گردانی ہی علاوہ اسکے اور کتب معتمدہ سے
بھی راجحیت قول مانعین اور مرجوحیت قول مجوزین کی مفہوم ہوتی ہی اور صاحب درمختار نے
کتاب الطہارۃ مین بعد بیان اختلاف اور نقل کلام صاحب بحر الرائق کے کہ مشتمل
استظہار مذہب عدم جواز پر ہی جو مصنف سے فتویٰ جواز پر حکایۃً بلفظ قیل
نقل کیا ہی وہذہ عبارتہ فرعٌ اُختُلِفَ فِی التَّدَاوِی بِالمُحَرَّمِ فَظَاہِرُ المذہب
المَنعُ کَمَا فِی رِضَاعِ البحرِ لٰکِن نَقَلَ المُصَنِّفُ ثَمَّہٗ وَھُنَا عَنِ الحَاوِی
وَقِیلَ یُرَخَّصُ اِذَا عُلِمَ فِیہِ الشِّفَآءُ وَلَمْ یُعْلَمْ دَوَآءٌ اٰخَرُ کَمَا رُخِّصَ
الْخَمْرُ لِلْعَطْشَانِ وَعَلَیْہِ الفَتْوٰی انتہت پس محشی طحطاوی نے
کتاب الرضاع مین اوس نقل پر اعتراض کیا ہی باین عبارت وَفِی ہٰذَا النَّقْلِ
عَنِ المُصَنِّفِ نَظَرٌ فَاِنَّ الْفَتْوٰی فِی کَلَامِہٖ عَلَی الْمَنْعِ لَا عَلَی التَّرْخِیصِ
وَنَصُّہَا وفی الحاوی القدسی وَاِذَا سَالَ الدَّمُ مِنْ اَنْفِ اِنْسَانٍ وَلَا
یَنْقَطِعُ حَتّٰی یُخْشٰی عَلَیْہِ الْمَوْتُ وَقَدْ عُلِمَ بِالتَّجْرِبَۃِ اَنَّہٗ لَوْ کَتَبَ
فَاتِحَۃَ الْکِتَابِ اَوِ الْاِخْلَاصِ بِذٰلِکَ الدَّمِ عَلٰی جَبْہَتِہٖ یَنْقَطِعُ
فَلَا یُرَخَّصُ لَہٗ فِیہِ وَعَلَیْہِ الْفَتْوٰی وَقِیلَ یُرَخَّصُ کَمَا رُخِّصَ فِی
شُرْبِ الْخَمْرِ لِلْعَطْشَانِ وَاَکْلِ الْمَیْتَۃِ فِی الْمَخْمَصَۃِ انتہت لیکن
محشی شامی کے کلام کا مدلول یہ ہی کہ منح الغفار شرح تنویر الابصار کے بعض نسخون
مین فتویٰ جواز پر ہی وعبارتہ ہکذا قُلْتُ لَفْظُ وَعَلَیْہِ الْفَتْوٰی رَاَیْتُہٗ

فِي نُسْخَتَيْنِ فِي الْمِنَحِ بَعْدَ الْقَوْلِ الثَّانِي كَمَا ذَكَرَهُ الشَّارِحُ كَمَا عَلِمْتَهُ وَكَذَا رَأَيْتُهُ فِي الْحَاوِي الْقُدْسِيِّ فَعُلِمَ أَنَّ مَا فِي نُسْخَتِهِ تَحْرِيفٌ فَافْهَمْ انتهت آب واضح ہو کہ ملاحظہ کلام محشی طحطاوی و محشی شامی علیہما الرحمہ سے ایسا ثابت ہوتا ہی کہ اس مقام مین نسخ حاوی قدسی کے بایکدیگر اختلاف رکھتے ہین وعلی ہذا القیاس نسخ منح الغفار کے بھی اس محل مین باہم مختلف ہین کیونکہ حصر کرنا روایت لفظ وعلیہ الفتوی کا قول جواز پر صرف دو نسخون منح مین جیسا کہ محشی شامی سے وقوع مین آیا دلیل صریح اسپر ہی کہ سوای نسختین مذکورتین کے اور نسخون مین موافق نقل طحطاوی کے پایا گیا اور بعید نہین کہ لفظ فافہم جو محشی شامی مین واقع ہی اشارہ اسی طرف ہو پس اس صورت مین مصنف علیہ الرحمہ کے کلام سے تداوی باشیاے محرمہ کے جواز پر فتوی برسبیل جزم و یقین کے مفہوم نہین ہوتا اور منطوق اکثر کتب حنفیہ کا ترجیح قول لعدم جواز علی سبیل القطع ہی پس سزاوار یہ ہی کہ صاحب درمختار نے جو مصنف سے فتوی جواز پر نقل کیا ہی کہ وہ مصنف کے کلام سے نظر باختلاف نسخ بطریق جزم کے مفہوم نہین ہوتا معارض منطوق یقینی اور کتب معتمدہ کے نہو بلکہ در مختار مین ذیل کتاب الاشربہ بیان حکم خمر مین خود مصنف کا کلام منافی اس نقل کے ہی اور شارح علیہ الرحمہ نے اوس قول کی شرح مین خود مصنف سے اوس کا معتمد علیہ ہونا نقل کیا ہی چنانچہ عبارت اوس مقام

عرض دو نسخون مین منح الغفار کے بعد قول ثانی کے جیسا کہ ذکر کیا اوسکو شارح نے جیسا کہ جانا تو نے اور ایسا ہی دیکھا مین نے حاوی القدسی مین پس جانا گیا کہ جو تیرے نسخہ مین ہی تحریف ۱۲ منہ

کی یہ ہی وَلَا یَجُوْزُ بِهَا التَّدَاوِیْ عَلَی الْمُعْتَمَدِ قَالَہُ الْمُصَنِّفُ قُلْتُ
وَلَوْ بِاحْتِقَانٍ اَوْ اِقْطَارٍ فِیْ اِحْلِیْلٍ نہایۃ انتہی ناظر خبیر پر پوشیدہ نرہے
کہ شارح علیہ الرحمہ کا یہ قول نقلاً عن النہایہ مشعر اس بات پر ہی کہ دربارہ جواز وعدم جواز
تداوی بچیز ہاے حرام صاحب نہایہ کا کلام بھی مضطرب ہی کیونکہ اس نقل سے ظاہر ہوتا
ہی کہ مذہب صاحب نہایہ کا عدم جواز ہی اور کتاب الحظر والاباحہ مین جو شارح نے نقل
کیا ہی بقول خود وَجَوَّزَہٗ فِی النِّہَایَۃِ بِمُحَرَّمٍ الخ اوس سے معلوم ہوتا ہی کہ
مذہب اوسکا جواز ہی پس صاحب نہایہ کو بھی حکم بالجواز پر قطعیت نہین ہی بنا برین
صاحب در المنتقی مین عبارت نہایہ کی جو مشعر جواز ہی نقل کرکے اوسکی تردید
مین کہا ہی وَقَدَّمْنَا فِی الطَّہَارَۃِ وَالرَّضَاعِ اَنَّ الْمَذْہَبَ خِلَافُہٗ انتہی
جیساکہ بیشتر حاشیہ شامیہ سے منقول ہوا علاوہ اسکے حنفیہ علیہ الرحمہ کے نزدیک
شی حرام کے استعمال مین کمال احتیاط مدنظر ہی یہان تک کہ درصورت دائر ہونے
بین الحلال والحرام کسی شی کے احتیاطا حرام کو حلال پر غلبہ دیکر اوس شی کے استعمال
کو جائز نہین رکھتے چنانچہ قاعدہ شرعی اِذَا اجْتَمَعَ الْحَلَالُ وَالْحَرَامُ غَلَبَ
الْحَرَامُ جیساکہ اشباہ ونظائر مین مرقوم ہی اس مدعا پر گواہ ہی یعنی جب ایک چیز
حلال اور حرام ہونے مین علما کا اختلاف ہوا اور دلیل حلت کی مساوی ہو دلیل
حرمت کے یعنی ایک کو دوسرے پر ترجیح نہو اس صورت مین دلیل حرمت پر
عمل کرنا چاہیے نہ دلیل حلت پر تاکہ اہل اسلام استعمال اوس چیز سے کہ جو منجملہ حرام ہی

بچے ہین کیونکہ یہ امر منافی اطاعت و خلاف انقیاد حکم خدا و رسول علیہ التحیۃ والثنا کے ہی
پھر جبکہ دلیل حرمت کو رجحان ہوگا دلیل حلت پر اوس صورت مین بطریق اولی استعمال
اوس چیز کا روا نہوگا اور محققین حنفیہ نے جو قول اطبا کو اس بات مین اعتبار نہین کیا
پس ظاہر ہی کہ منشا اوسکا بھی احتیاط ہی اسلیے کہ اطبا کا قول از قبیل تجربیات
ہی اور تجربہ یقین کا مفید نہین ہوتا بلکہ مفاد اوسکا ظن غالب ہی پس اگر استعمال
شی حرام مین احتیاط مد نظر نہوتی تو جیسا کہ اور مسائل مین غلبۂ ظن معتبر ہی اس
مسئلے مین بھی محققین اوسکا اعتبار کرتے بالجملہ اصل اس مسئلہ تداوی بالمحرم مین
مسئلہ بول ماکول اللحم ہی جیسا کہ در مختار کے باب الرضاع مین بحر الرائق سے منقول
ہی کہ اصلہ بول المأکول انتہی و ہرگاہ مزید توضیح و تشریح مقتضی تعرض مسئلہ
مرقومہ کی بھی ہی تو اگرچہ بیان اوسکا باعث اطناب کلام و تطویل مقال ہی لیکن
بنظر زیادت افادت ذکر اوسکا بھی مناسب حال ہی پس واضح ہو کہ بول ماکول اللحم کی
حلت و حرمت و طہارت و نجاست مین ہمارے علماے ثلثہ بایکدیگر اختلاف رکھتے
ہین امام محمد علیہ الرحمہ کے نزدیک وہ طاہر اور حلال ہی بدلیل حدیث عرنیین کے
کہ اوسکو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہی اور وہ حدیث نور الانوار
مین بایں الفاظ مروی ہی کہ اِنَّ قَوْمًا مِّنْ عُرَیْنَةَ اَتَوُا الْمَدِیْنَةَ
فَلَمْ یُوَافِقْهُمْ فَاصْفَرَّتْ اَلْوَانُهُمْ وَانْتَفَخَتْ بُطُوْنُهُمْ فَاَمَرَهُمْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَنْ یَّخْرُجُوْا اِلٰی اَهْلِ الصَّدَقَةِ وَیَشْرَبُوْا

من البانها وابوالها فصحوا ثم ارتدوا فقتلوا الرعاة واستاقوا
الابل فبعث رسول الله صلى الله عليه وسلم في اثرهم قوما فاخذوا
فامر بقطع ايديهم وارجلهم وسمل اعينهم وتركهم في شدة
الحر حتى ماتوا انتہی یعنی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا رخصت دینا قبیلہ
عرینین کو واسطے پینے پیشاب اونٹوں کے دلالت کرتا ہی اوسکی حلت اور طہارت پر اسی وجہ سے امام
محمد علیہ الرحمہ کے نزدیک بول ماکول اللحم طاہر اور پینا اوسکا تداوی وغیرہ کے لیے جائز ہی جیسا کہ نور الانوار مین سطور ہی
وبه تمسك محمد رحمه الله في ان بول ما يؤكل لحمه طاهر ويحل
شربه للتداوي وغيره انتہی اور امام اعظم و امام ابو یوسف علیہما الرحمہ کے
نزدیک بول مطلقا خواہ ماکول اللحم کا ہو یا غیر ماکول اللحم کا ہو سب نجس و حرام ہی
یہین وجہ امام اعظم علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ پینا اور استعمال کرنا اوسکا تداوی کے
لیے ہو یا غیر تداوی کے لیے ہرگز درست نہین لیکن امام ابو یوسف علیہ الرحمہ نے
باوجود قول بنجاست و حرمت کے تداوی مین ضرورت کے واسطے استعمال کرنا
اوسکا روا رکھا ہی چنانچہ نور الانوار مین لکھا ہی وعندهما هو منسوخ بقوله
عليه الصلوة والسلام استنزهوا من البول وهو عام لماكول
اللحم وغيره فقد نسخ الخاص بهذا العام فبول ما يؤكل لحمه نجس
نجس حرام ولا يحل شربه للتداوي وغيره عند ابي حنيفة رحمه
الله ويحل عند ابي يوسف رحمه الله في التداوي للضرورة

إلى أن قال والذي يدل على كون حديث العرنيين منسوخا
بهذا الحديث أن المثلة التي تضمنها حديث العرنيين
منسوخة بالاتفاق لأنها كانت في ابتداء الإسلام انتهى
اور یہی وجہ ہی کہ حکم بول ماکول اللحم مین اصحاب متون نے شیخین کے قول کو اختیار
کیا ہی اسی لیے امداد الفتاح مین تصریح کردی کہ والفتوى على قولهما
جیسا کہ حاشیہ شامیہ مین مصرح ہی پس بیان ماسبق سے واضح ہوا کہ اگرچہ طہارت
ونجاست مین بول ماکول اللحم کے امام محمد وامام ابو یوسف علیہما الرحمہ باہم اختلاف
رکھتے ہین لیکن تداوی مین اوسکے استعمال کا جائز ہونا دونون صاحبون کا متفق علیہ
ہی اور منشا اوس کا ضرورت اور رخصت دینا آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کا ہی
قبیلہ عرینین کو واسطے پینے پیشاب اونٹون کے کہ اوسکے پینے سے اونکو صحت
حاصل ہوئی اور امام ہمام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کے نزدیک تداوی مین اوس کا استعمال
جائز نہین ہی جسطرح غیر تداوی مین جائز نہین اور استدلال بحدیث عرینین کا
جواب حضرت امام اعظم علیہ الرحمہ نے اسطرح دیا ہی کہ حضرت رسول خدا علیہ التحیۃ
والثنا نے قبیلہ عرینین کو جو اونٹون کے پیشاب پینے کی رخصت دی تھی
پس سبب اوس کا یہ ہی کہ آپ کو بواسطہ وحی کے اونکی شفا کی معرفت قطعی
حاصل ہوئی تھی بخلاف اور مرضی کے کہ شفا اونکی استعمال بول ماکول اللحم مین متیقن
نہین ہی کیونکہ اس باب مین صریح نہین ہی مگر اطبا کی طرف حالانکہ قول اطبا کا حجت

۵۱ یہانتک کہ کہا لوندان لوگون مین اور وہ چیز جو دلالت کرتی ہی اوپر منسوخ ہونے حدیث عرینین کے ساتھہ اس حدیث کے یہ ہی کہ مثلہ کرنا اور ناک کان کا کاٹنا جو حدیث

۵۲ عرینیین مین ہی منسوخ ہی بالاتفاق کیونکہ وہ ابتداے اسلام مین تھا جائز تھا ابتداے اسلام

۵۳ بین ۱۲ اور فتوی اوپر قول امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کے ہی

نہین یہان تک کہ اگر شی حرام دفع ہلاک مین متعین ہو یعنی احیاے نفس اوس سے متیقن ہو جیسا کہ میتہ مبتلا بحالت مخمصہ کے لیے یا خمر عطشان فاقد الماء کے لیے تو ضرورت کے واسطے بقدر ضرورت شی حرام کا استعمال کرنا حلال ہو جاوے گا جیسا کہ ردالمحتار علی الدر المختار مین مرقوم ہے فقط جبکہ روایات کتب معتمدۂ حنفیہ سے درجہ ثبوت کا پونہچا کہ مرجح و مختار تداوی مین عدم جواز استعمال اشیاے محرمہ کالخمر وغیرہا ہے تو اب جاننا چاہیے کہ صورت مستفسرہ مین جو ادویہ انگریزی کہ مرکب شراب اور دوسری دواؤن سے ہون اگرچہ وہ نشہ نلاتی ہون ہرگاہ وہ شرع شریف مین حرام او نجس ٹھہرین جیسا کہ صدر جواب مین بتفصیل مذکور ہوا پس استعمال ادویہ مرقومہ کا قول مرجح و مختار پر ہرگز جائز نہین ہے گو طبیب مسلمان خبر دیوے کہ اسمین شفا ہے اور کوئی چیز مباح قائم مقام اوسکے نہ ملے اور جہان کہین طبیب مسلمان میسر نہ آتا ہو وہان بالاجماع ایسی ادویہ کے ساتھہ تداوی درست نہین ہے جیسا کہ اوپر کے بیان سے بخوبی واضح ہوتا ہے اور نظیر اس مسئلے کی وہ مسئلہ ہے جسکو محشی طحطاوی نے کتاب الطہارۃ مین لکھا ہے و ہذہ عبارتہ: وَنَقَلَ الحَمَوِيُّ اَنَّ لَحْمَ الخِنْزِيرِ لَا يَجُوزُ التَّدَاوِي بِهِ وَاِنْ تَعَيَّنَ وَلَوِ اخْتَلَطَ بِغَيْرِهِ وَلَوْ كَانَ الغَيْرُ غَالِبًا عَلَيْهِ وَنُقِلَ ذٰلِكَ عَنِ الصَّاحِبَيْنِ وَالمَرْغِينَانِي وَاَنَّ ذٰلِكَ فِي التَّاتَارْخَانِيَّةِ عَنِ التَّتِمَّةِ انتہت اہل خبرت پر پوشیدہ نہین کہ صورت مسئولہ اور مدلول عبارت منقولہ مین کوئی اور فرق نہین پایا جاتا

[illegible]

٥٢ اگرچہ وہ دوسری چیز کہ [illegible] غالب ہو اور نقل کیا یہ صاحبین سے اور مرغینانی سے اور [illegible] تاتارخانیہ مین تتمہ سے نقل کیا ہے

کیونکہ ظاہر ہی کہ جسطرح لحم خنزیر حرام و نجس بعینہ ہی اوسی طرح شراب بھی نجس و حرام بعینہ ہی پس جیسا کہ اختلاط لحم خنزیر کا اگرچہ مغلوب ہو مانع جواز تداوی ہی ایسا ہی اختلاط شراب کا گو اور اجزا اوسپر غالب ہون اور مجموع مرکب نشہ نلاوے باعث عدم جواز تداوی متصور واللہ سبحانہ اعلم بالصواب و عندہ ام الکتاب حررہ العبد الخامل محمد عادل عاملہ اللہ بفضلہ الشامل و جعلہ من الآمنین یوم الرجف و الزلازل

محمد عادل

الجیب مصیب کتبہ محمد عبد اللہ الحسینی البلگرامی عاملہ اللہ بلطفہ السامی

محمد عبد اللہ

فی الواقع استعمال اوس دوا کا جسمین شراب وغیرہ کوئی چیز حرام نجس آمیز ہو بتجویز ڈاکٹر غیر مسلمان جائز نہین اور بتجویز طبیب حاذق مسلمان کے بھی بر قول مختار جائز نہین واللہ اعلم بالصواب محمد عبد الغفار عفا اللہ عنہ

محمد عبد الغفار

واقعی استعمال دوائے مشتمل بر بعض نجس و حرام بر قول مختار ہیچگونہ روا نیست واللہ اعلم نمقہ العبد المذنب الاواہ محمد سعد اللہ عفا اللہ عنہ ما جناہ و وفقہ لما یحبہ و یرضاہ



۵۴

ما قولهم رحمهم الله تعالیٰ

که بعضی علما میگویند که نماز جمعه گزاردن در ملک هندوستان جائز نیست و بعضی عکس آن میفرمایند پس این را بتصریح تمام ارقام فرمایند که آیا گزاردن نماز جمعه واجبست یا مباح یا نگزاردن بهترست بینوا توجروا فقط

الجواب

در ممالک هندوستان جائیکه حاکم مسلم ست نماز جمعه بلا دغدغه ادا میشود اما در محکومهٔ نصاری فقها مینویسند هر جا که کفار مسلط شوند مسلمانان شخصی را قاضی خود قرار داده و امام خود مقرر کرده نماز آدینه ادا گزارند پس تاویل مذکور ادا کردن نماز آدینه که منجملهٔ شعار اسلام ست بهترست در فتاوی عالمگیری مینویسد بِلَادٌ عَلَيْهَا وُلَاةٌ كُفَّارٌ يَجُوزُ لِلْمُسْلِمِيْنَ اِقَامَةُ الْجُمُعَةِ وَيَصِيْرُ الْقَاضِيْ قَاضِيًا بِتَرَاضِي الْمُسْلِمِيْنَ وَيَجِبُ عَلَيْهِمْ اَنْ يَلْتَمِسُوْا وَالِيًا مُسْلِمًا كَذَا فِيْ مِعْرَاجِ الدِّرَايَةِ اِنْتَهٰى وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

کتبه محمد سعد الله عفی عنه



الجواب صحیح کتبه محمد عبد الله الحسینی البلگرامی عفی عنه وعن اسلافه



خاتمۃ الطبع

بفضل حضرت مفضل منعام دوسرا حصہ مجموعۂ استفتاہای فیض عام مطبع نظامی واقع کانپور مین باہتمام امیدوار غفران حضرت ایزد سبحان محمد عبدالرحمن بن حاجی محمد روشن خان علیہما الرحمۃ والرضوان سے مطبوع ہو کے باعث ہدایت خاص وعام و رشادت کافۂ انام ہوا حق سبحانہ وتعالی توفیق علم وعمل سب مسلمانون کو عنایت فرماوے اور انشاء اللہ المستعان باقی حصے اس مجموعۂ فیض عام کے جو مرتب ہوئے ہین قریب طبع ہوا چاہتے ہین بعون اللہ المعین ونستعین فی کل وقت وحین فقط

فہرست مسائل

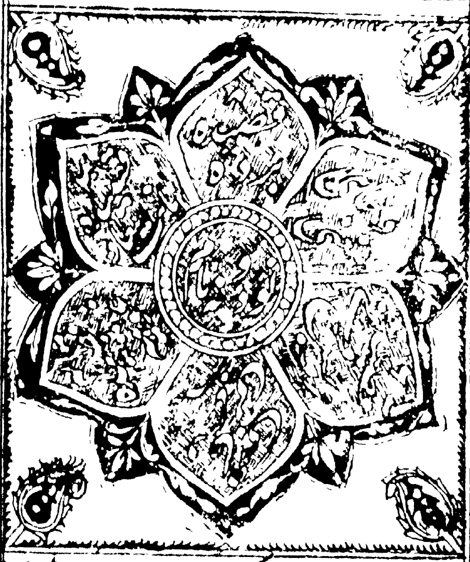
واسطے سند اس امر کے کہ یہ مجموعہ چھپا ہوا مطبع نظامی کا ہی مہر و دستخط مہتمم کے کیے گئے

العبد

المسکین محمد عبدالرحمن عفی عنہ بن حاجی محمد روشن خان حنفی تقبل منہ



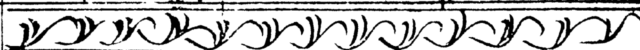
وَلِلّٰهِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا



در مطبع گرامی منشی نولکشور بطبع زرین مقبول جهان شد



بسم الله الرحمن الرحیم



اسناد قصیدهٔ برده

این کواکب دریه و مناقب شریف بریه است محمد مصطفی صلی الله علیه وسلم تصنیف شیخ امام صالح
ابوعبدالله محمد بن سعید بن حسن بوصیری دلاصی رحمة الله علیه و سبب تصنیف این قصیده آن بود
که چون شیخ را مرض فالج لاحق شد و نصف بدن وی باطل گشت پس فکر کرده که بنویسد قصیده
در مدح رسول الله صلی الله علیه وسلم و بآن قصیده طلب شفاعت کند از جناب حضرت باری تعالی
چون از تسوید قصیده فارغ شد و خواست که بروضهٔ رسول الله صلی الله علیه وسلم ببرد شبی سرور
کائنات خلاصهٔ موجودات را بخواب دید و متوسل شد بسوی آنحضرت و تضرع کرد و سؤال نمود آن
سرور را کشف خبر خود نمود فرمود برخیز که شفا یافتی و مغفور گشتی ببرکت قصیدهٔ خود پس بیدار شد
صحیح و سالم و صبح بگاه قصیده را برگرفت و بجانب روضهٔ منوره روان شد و هیچکس اطلاع نداشت درین
اثنا یکی از فقرا پیش آمد و ابتدا بسلام کرد و گفت ای شرف الدین بخوان قصیده که تالیف کرده در مدح
رسول الله صلی الله علیه وسلم پس گفت کدام قصیده میخواهی که در مدح رسول الله صلی الله علیه وسلم قصائد

بسیار گفتم گفت قصیده که مطلعش اینست ؎ امن تذکر جیران بذی سلم الخ پس گفت بالله که مطلع نشنیده است
هیچکس این قصیده گفت والله شنیده ام این قصیده را دوش که میخواندی در پیش سرور کائنات و
او متوجه شد و حضرت حق سبحانه و تعالی ترا عافیت داد و بخشید ترا ببرکت آن قصیده گفت آن قصیده را بوی
داد م رفت و ماجرا پیش مردم گفت و فاش شد امر آن و بسیار شد برکت تا آنکه قصیده مذکور بصاحب
بهاء الدین وزیر ملک ظاهر رسید وی بنوعی پسندید و نذر کرد که نشنود آن قصیده مگر ایستاده و پا برهنه
و سر برهنه و بسیار دوست میداشت استماع این قصیده را او و اهل او تبرک می جستند بآن قصیده
در امور عظیمه دینی خود و دنیای خود این ست نص کلام مصنف رحمة الله تعالی علیه و قصه ابن فارضی و
مشهور است که چون مبتلا شد برص تا آنکه مشرف شد بر عمی شنید که در خواب پیغمبر صلی الله علیه وسلم یا دیگری
مر او را گفت که برو پیش قاضی بهاء الدین و بگیر قصیده برده که بسبب آن شفا خواهی یافت چون صبح شد بجانب
قاضی بهاء الدین آمد و برده را طلب کرد قاضی قصیده را برآورد و بر چشم او نهاد بهمان وقت و همان ساعت
شفا یافت باذن الله تعالی و قصیده مذکور مشهور البرکت است هر گاه هیکه احتیاج افتد بخوانند حاجت
برآید انشاء الله تعالی مخفی نماند که اسناد این قصیده بعبارت عربی بود فقیر حقیر ضعیف نحیف
لطف الله تخلص مهندس بن استاد احمد لاهوری بعبارت فارسی ترجمه نمود در ماه ربیع الاول
سنه یکهزار و هفتاد و نه از هجرت خاتم الانبیاء والمرسلین صلی الله علیه و علی آله و اصحابه اجمعین +

بسم اللہ الرحمن الرحیم

هو الله الذی لا اله الا هو وہ ہے خدای بزرگ ایسا خدا کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی خدا		**الرحمن** بہت بخشنے والا	**الرحیم** بہت مہربان
الملک بادشاہ ملک ظاہر و باطن کا	**القدوس** پاکیزہ وصفوں بری سے	**السلام** سلامت و بی عیب	**المؤمن** بیخوف کرنیوالا خوف سے
المهیمن نگہبان	**العزیز** غالب اور بی مانند	**الجبار** سنوارنے والا کار خلق کا	**المتکبر** بزرگ اور بے مانند
الخالق پیدا کرنیوالا سب چیز کا	**البارئ** پیدا کرنیوالا خلق کا	**المصور** صورت اور ہیئت دینے والا	**الغفار** بخشنے والا گناہ بندوں کا
القهار غالب ہر چیز پر	**الوهاب** بہت دینے والا بغیر عوض کے	**الرزاق** روزی دینے والا سب مخلوقات کا	**الفتاح** اچھا کھولنے والا کاموں کا
العلیم بڑا جاننے والا چھپی ہوئی چیزوں کا	**القابض** تنگ کرنیوالا روزی کا جسکی چاہے	**الباسط** کھولنے والا روزی کا یا دل بندوں کا	**الخافض** پست کرنیوالا دشمن کا

الرافع

اَلرَّافِعُ بلند کرنیوالا درجہ بندونکا	اَلْمُعِزُّ عزت دینے والا بندونکا	اَلْمُذِلُّ خوار کرنیوالا	اَلسَّمِیْعُ نیک سننے والا دعاؤں وغیرہ کا
اَلْبَصِیْرُ نیک دیکھنے والا	اَلْحَکَمُ حکم کرنے والا	اَلْعَدْلُ انصاف کرنے والا	اَللَّطِیْفُ باریک بیں مہربان اور نزدیک کا
اَلْخَبِیْرُ خبردار ہر چیز کا	اَلْحَلِیْمُ بردباری کرنیوالا	اَلْعَظِیْمُ بزرگ اور برتر ذات و صفات	اَلْغَفُوْرُ نیک بخشنے والا
اَلشَّکُوْرُ قدردان شکر کرنیوالوں کا	اَلْعَلِیُّ بلند مرتبہ	اَلْکَبِیْرُ بڑا سب سے	اَلْحَفِیْظُ نگاہ رکھنے والا خلق کا اور بیدا
اَلْمُقِیْتُ قوت دینے والا یا روزی	اَلْحَسِیْبُ کفایت کرنیوالا ہر عالمین	اَلْجَلِیْلُ بزرگ قدرت اور [illegible]	اَلْکَرِیْمُ صاحب کرم یا بزرگوار
اَلرَّقِیْبُ نگاہ رکھنے والا سب خلق کا	اَلْمُجِیْبُ قبول کرنیوالا دعاؤں کا	اَلْوَاسِعُ فراغ علم اور بخشش	اَلْحَکِیْمُ استوار کام اور درایت گفتار
اَلْوَدُوْدُ بہت دوست رکھنے والا	اَلْمَجِیْدُ صاحب بزرگی کا	اَلْبَاعِثُ اوٹھانیوالا رسولونکا	اَلشَّهِیْدُ حاضر و مطلع ظاہر و باطن

اسماء الحسنیٰ باری تعالیٰ

الحقُّ ثابت ساتھ شہنشاہی کے	الوکیلُ کارساز بندوں کا	القویُّ قدرت والا	المتینُ استوار کار
الولیُّ مدد کرنیوالا اور دوست رکھنیوالا	الحمیدُ تعریف کرنیوالا ذات اور	المحصی گھیرنے والا	المبدئُ پیدا کرنیوالا چیز و دکھانیوالا پہلی بار
المعیدُ پیدا کرنیوالا دوسری بار	المحیی زندہ کرنے والا	الممیتُ مارنے والا	الحیُّ زندہ ہمیشہ سے ہمیشہ کو
القیّومُ قائم رہنیوالا اور خبرگیری	الواجدُ غنی اور بےپرواہ کہ محتاج	الماجدُ بزرگ مطلق	الواحدُ ایک حقیقت ذات و صفات
الاحدُ ایک سب شریکوں سے	الصمدُ بےپرواہ کہ نہیں محتاج	القادرُ قدرت والا ہر چیز پر	المقتدرُ قدرت ظاہر کرنیوالا
المقدّمُ آگے کرنیوالا ساتھ نزدیکی کے	المؤخّرُ پیچھے ڈالنے والا دشمنوں کا	الاوّلُ پہلے سب سے	الآخرُ پیچھے سب سے
الظاهرُ ظاہر ساتھ صفتوں اپنی کے	الباطنُ پوشیدہ وہم و خیال سے	الوالی کام کرنیوالا ساتھ تدبیر	المتعالی بلند و برتر ہر چیز سے

اَلْبَرُّ نیکوکار	اَلتَّوَّابُ قبول کرنیوالا توبہ	اَلْمُنْعِمُ دینیوالا نعمتونکا	اَلْمُنْتَقِمُ بدلہ لینیوالا کافرونسے
اَلْعَفُوُّ معاف کرنیوالا گناہون کا	اَلرَّؤُفُ بہت مہربان	اَلْمَلِكُ الْمُلْكُ بادشاہ جہان کا	یاذَا الْجَلَالِ ای صاحب بزرگی
وَالْاِکْرَامِ اور بخشش کے	اَلرَّبُّ پالنے والا مخلوقات کا	اَلْمُقْسِطُ انصاف کرنے والا	اَلْجَامِعُ جمع کرنیوالا لوگونکا
اَلْغَنِیُّ بے پرواہ ہر چیز سے	اَلْمُغْنِیْ بے پروا کرنیوالا ہر چیز سے	اَلْمُعْطِیْ عطا کرنے والا	اَلْمَانِعُ بچانیوالا آفات سے
اَلضَّارُّ ضرر پہونچانیوالا جسکو	اَلنَّافِعُ نفع پہونچانیوالا	اَلنُّوْرُ آپ ظاہر اور ظاہر کرنیوالا	اَلْهَادِیْ راہ راست دکھانیوالا
اَلْبَدِیْعُ پیدا کرنیوالا چیزون	اَلْبَاقِیْ ہمیشہ رہنے والا	اَلْوَارِثُ رہنیوالا بعد فنا	اَلرَّشِیْدُ رستہ بتانا عالم کا
اَلصَّبُوْرُ بردبار کہ شتابی نہین کرتا	اَلصَّادِقُ راست گو	اَلسَّتَّارُ پوشیدہ کرنیوالا	اَلَّذِیْ ایسا

لیس کمثلہ شیء وھو السمیع العلیم غفرانک ربنا والیک المصیر

کہ نہیں مانند اوسکے کوئی شی اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہی بخشش تو اے رب ہمارے اور طرف تیری ہی پھرنا

نعم المولی ونعم النصیر وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ و

اچھا مالک اور اچھا مددگار اور درود بھیجے اللہ تعالے اوپر بہترین سب مخلوق اپنی کے کہ محمد ہی اور اولاد اور

اصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین تمت

یاروں اوسکے کے سب پر ساتھ رحمت اپنی کے اے زیادہ رحم والے سب رحم والوں سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابتدا میکنم بنام خدا کہ بسیار رحم کنندہ و نہایت مہربان است

الحمد للہ ذی الانعام والکرم

جملہ ستایش مر خدا راست کہ صاحب انعام و بخشش است

حمداً کثیراً یوازی کثرۃ النعم

ستایش بسیار کہ فراہم آرد بسیارے بخششہا را

ثم الصلوٰۃ علی خیر خلقہ محمد

پس رحمت کاملہ نازل باد بر بہترین مخلوق خدا کہ نامش محمد صلے اللہ علیہ وسلم

سید الانبیاء فی النسم

کہ سردار پیغمبران است ذاتاً و صفاتاً در ذی روح

لولاہ ما خلق الافلاک ما خالقہا

اگر ذات پاکش موجود نبود نہ پیدا کردے آسمانہا را پیدا کنندہ ان

لولاہ ما خرج الانسان من عدم

اگر ذات مبارکش جلوہ گر نشدے نہ برآمدے آدمی از نیستی بوجود

أَرْسَلَهُ بِالْهُدَى لِلنَّاسِ أَجْمَعِهِمْ — أَرْسَلَهُ رَبُّهُ بِالْعِلْمِ وَالْحِكَمِ

فرستاد حق تعالی او را برای رهنمائی سائر آدمیان — فرستاد او را پروردگار او با دانش علوم و حکمتها

بِقَهْرِهِ افْتَحِ الْبُلْدَانَ قَاطِبَةً — بِلُطْفِهِ مَلَكَ الْآفَاقَ وَالْكَرَمِ

بچیرگی خود فتح کرد آنحضرت صلی الله علیه وسلم تمام شهرها را — بلطف و بخشش خود پادشاه گشت آنحضرت صلی الله علیه وسلم اطراف عالم را

بِخُلُقٍ كَرَّمَهُ بِاللُّطْفِ أَكْرَمَهُ — فَهُوَ الْكَرَامَةُ مِنْ فَوْقٍ إِلَى قَدَمِ

عبادت نیکو بکرم کرد او را الله تعالی و او را بکرم خود بزرگ کرد الله تعالی — پس آنحضرت صلی الله علیه وسلم همه تن کرامت اند از سر تا پا

رَسُولُنَا أَفْصَحُ الصِّنْفَيْنِ أَطْهَرُهُمْ — نَبِيُّنَا قَدْ أُوتِيَ جَوَامِعَ الْكَلِمِ

پیغمبر ما فصیح ترین دو نوع یعنی عرب و عجم و بلیغ ترین ایشان اند — نبی ما با تحقیق داده شد کلمات جامعه که با قول و دل باشد

لَهُ مَحَاسِنُ لَا تُحْصَى عَجَائِبُهَا — لِأَنَّهَا قَطَرَاتُ الْيَمِّ وَالدِّيَمِ

برای آنحضرت نکوئیهاست که بشمار کرده نشود عجائب آنها — از جهت اینکه آنها مثل قطرات دریا و باران بی حساب است

لَهُ عَلَى أُمَّةٍ مُظْلِمَةٍ ظُلِمَتْ — كَثِيرُ حَقٍّ لَهُ حُقَّتْ عَلَى الذِّمَمِ

برای آنحضرت بر امت که در تاریکی بوده است و ظلم کرده را — بسیار حق است آنحضرت را ثابت است بر ایشان حق بنا بر ایفاء عهدها

صَلُّوا عَلَيْهِ كَمَا صَلَّى الْإِلٰهُ لَهُ — وَسَلِّمُوا سَرْمَدًا لِلشَّافِعِ الْأُمَمِ

درود فرستید بر آنحضرت چنانکه درود فرستاد حق تعالی بر آنحضرت — و سلام فرستید همیشه بر بخشاینده امتها

اللهم صل علی محمد وعلی آله — واصحابه ابداً بالفضل والکرم

ای خدا رحمت کامله نازل فرما بر محمد و بر اولاد او — و بر اصحاب او همیشه و دائم بفضل و کرم

آمین یا ربنا ما دام نازلة — اجابة وجبت لدعوة الندم

مستجاب کن ای پروردگار ما تا وقتیکه درود بر آنحضرت نازل است — قبولیت را که لازم ست برای دعای پشیمانی

صلی الاله علی المبعوث للامم — محمد سید العرب والعجم

رحمت کامله نازل فرماید خدا بر رسولی که مخلوق ست برامتها — آن نام پاکش محمد صلی الله علیه وسلم ست سردار عرب و عجم

وعلی من مدحه من بین الوری — مدحاً مد رجا فی هذه الکلم

و بر آنکس که مدح نمود آنحضرت را در میان خلق — مدحیکه درج شده است درین کلمات عرب

آغاز قصیدهٔ برده — بسم الله الرحمن الرحیم — در مدح سرور هر دو سرا

امن تذکر جیران بذی سلم — مزجت دمعاً جری من مقلة بدم

ای ز یاد صحبت یاران اندر ذی سلم — اشک چشم آمیختی با خون روان گشته بهم

ام هبت الریح من تلقاء کاظمة — واومض البرق فی الظلماء من اضم

یا ز طرف کاظمه بادی وزید از کوی دوست — یا مگر در نیم شب برقی درخشید از اضم

فَمَا لِعَيْنَيْكَ إِنْ قُلْتَ اكْفُفَا هَمَتَا — وَمَا لِقَلْبِكَ إِنْ قُلْتَ اسْتَفِقْ يَهِمِ

چیست چشمت گویمش گریان مشو گریان شود — چیست دل گویم بهش شو شیفته گردد زغم

أَيَحْسَبُ الصَّبُّ أَنَّ الْحُبَّ مُنْكَتِمٌ — مَا بَيْنَ مُنْسَجِمٍ مِنْهُ وَمُضْطَرِمِ

این که پنداری که عشق عاشقان پنهان شود — درمیان آتش و سوز و چشم پر زنم

لَوْلَا الْهَوَى لَمْ تُرِقْ دَمْعًا عَلَى طَلَلٍ — وَلَا أَرِقْتَ لِذِكْرِ الْبَانِ وَالْعَلَمِ

گر نبودے عشق اشک بر طلل کے ریختی — کے بدے بیخواب چشمت از غم بان و علم

فَكَيْفَ تُنْكِرُ حُبًّا بَعْدَ مَا شَهِدَتْ — بِهِ عَلَيْكَ عُدُولُ الدَّمْعِ وَالسَّقَمِ

چون کنی انکار حبت چون گواہی مے دہند — بر تو اشک چشم و روے زرد گشتن از سقم

وَأَثْبَتَ الْوَجْدُ خَطَّيْ عَبْرَةٍ وَضَنًى — مِثْلَ الْبَهَارِ عَلَى خَدَّيْكَ وَالْعَنَمِ

عشق ثابت کردہ ہر دو خط اشک لاغرے — چون بهار روے زرد [illegible] شاخ عنم

نَعَمْ سَرَى طَيْفُ مَنْ أَهْوَى فَأَرَّقَنِي — وَالْحُبُّ يَعْتَرِضُ اللَّذَّاتِ بِالْأَلَمِ

چون خیال دلبر آمد مرا بے خواب کرد — عشق از دو درمیان حظ [illegible] تلخ و الم

يَا لَائِمِي فِي الْهَوَى الْعُذْرِيِّ مَعْذِرَةً — مِنِّي إِلَيْكَ وَلَوْ أَنْصَفْتَ لَمْ تَلُمِ

اے کہ در عشقم ملامت میکنی معذور دار — گر ترا انصاف باشد عذرم آری از ملام

عَدَتْكَ حَالِي لَا سِرِّي بِمُسْتَتِرٍ — عَنِ الْوُشَاةِ وَلَا دَائِي بِمُنْحَسِمِ

حال من از تو گذشته سر من از دشمنان — نیست پنهان درد من زائل نگشته از دلم

مَحَّضْتَنِي النُّصْحَ لٰكِنْ لَسْتُ أَسْمَعُهُ — إِنَّ الْمُحِبَّ عَنِ الْعُذَّالِ فِي صَمَمِ

تو نصیحت می‌کنی نیکو و من می‌نشنوم — عاشقان باشند دائم از ملامت در صمم

إِنِّي اتَّهَمْتُ نَصِيحَ الشَّيْبِ فِي عَذَلِي — وَالشَّيْبُ أَبْعَدُ فِي نُصْحٍ عَنِ التُّهَمِ

شیب پندم داد من بردم گمان بد برو — ورچه شیب اندر نصیحت دور باشد از تهم

فَإِنَّ أَمَّارَتِي بِالسُّوْءِ مَا اتَّعَظَتْ — مِنْ جَهْلِهَا بِنَذِيرِ الشَّيْبِ وَالْهَرَمِ

نفس فرمان ده به بدها میکند دینم خراب — وز جهالت پند نه پذیرد ز پیری و هرم

وَلَا أَعَدَّتْ مِنَ الْفِعْلِ الْجَمِيلِ قِرَى — ضَيْفٍ أَلَمَّ بِرَأْسِي غَيْرَ مُحْتَشِمِ

هم نکرد او کار نیکو بهر مهمانی که او — بر سرم آمد فرو از من نگشت او محتشم

لَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنِّي مَا أُوَقِّرُهُ — كَتَمْتُ سِرًّا بَدَا لِي مِنْهُ بِالْكَتَمِ

گر بدی علمم که مهمان را نمی دارم بزرگ — کردمی تغییر سفیدی موییم از کتم

مَنْ لِي بِرَدِّ جِمَاحٍ مِنْ غَوَايَتِهَا — كَمَا يُرَدُّ جِمَاحُ الْخَيْلِ بِاللُّجُمِ

نفس سرکش را ز بی راهی که می آرد براه — چون لجام اسپ سرکش آورد با راه هم

فَلَا تَرُمْ بِالْمَعَاصِي كَسْرَ شَهْوَتِهَا — إِنَّ الطَّعَامَ يُقَوِّي شَهْوَةَ النَّهِمِ

پس مجو بر فعل عصیان کسر شهوتهای نفس — زانکه قوت مے دہد حرص طعام اندر شکم

وَالنَّفْسُ كَالطِّفْلِ إِنْ تُهْمِلْهُ شَبَّ عَلَى — حُبِّ الرَّضَاعِ وَإِنْ تَفْطِمْهُ يَنْفَطِمِ

نفس چون طفل ست اگر شیرش دہی دائم خورد — ور ز شیرش باز گیرے او نخواہد ہیچ دم

فَاصْرِفْ هَوَاهَا وَحَاذِرْ أَنْ تُوَلِّيَهُ — إِنَّ الْهَوَى مَا تَوَلَّى يُصْمِ أَوْ يَصِمِ

باز گیرش از ہوا بر خود ہوا حاکم مکن — چون ہوا حاکم شود دینت شود در جان کم

وَرَاعِهَا وَهِيَ فِي الْأَعْمَالِ سَائِمَةٌ — وَإِنْ هِيَ اسْتَحْلَتِ الْمَرْعَى فَلَا تُسِمِ

نفس را مقہور کن تا در عمل جولان کند — ور بچیزے انس گیرد باز دارش از ستم

كَمْ حَسَّنَتْ لَذَّةً لِلْمَرْءِ قَاتِلَةً — مِنْ حَيْثُ لَمْ يَدْرِ أَنَّ السَّمَّ فِي الدَّسَمِ

لذتے کان با مضرت باشد آراید بشخص — آنچنان کس در نیابد آنکه زہر ست در دسم

وَاخْشَ الدَّسَائِسَ مِنْ جُوعٍ وَمِنْ شِبَعٍ — فَرُبَّ مَخْمَصَةٍ شَرٌّ مِنَ التُّخَمِ

خوش بترس از حیلہاے نفس ز جوع و شبع — گر کمی شد گرسنگی بدتر ز سیری و تخمہ

وَاسْتَفْرِغِ الدَّمْعَ مِنْ عَيْنٍ قَدِ امْتَلَأَتْ — مِنَ الْمَحَارِمِ وَالْزَمْ حِمْيَةَ النَّدَمِ

پس بباری اشک چشم از دیده تا کان پر شده — از محارم پس ملازم شو بدرگاه ندم

وَخَالِفِ النَّفْسَ وَالشَّيْطَانَ وَاعْصِهِمَا — وَإِنْ هُمَا مَحَّضَاكَ النُّصْحَ فَاتَّهِمِ

برخلاف نفس و شیطان باش فرمان شان مبر — در نصیحت می کنند قول شان دان متهم

وَلَا تُطِعْ مِنْهُمَا خَصْمًا وَلَا حَكَمًا — فَأَنْتَ تَعْرِفُ كَيْدَ الْخَصْمِ وَالْحَكَمِ

ترک کن فرمان ایشان خواه خصم و خواه حکم — زانکه میدانی تو مکر خصم و هم مکر حکم

أَسْتَغْفِرُ اللهَ مِنْ قَوْلٍ بِلَا عَمَلٍ — لَقَدْ نَسَبْتُ بِهِ نَسْلًا لِذِي عُقُمِ

میکنم استغفر الله از کلام بی عمل — نسبت می خواهم ازان کو بود صاحب عقم

أَمَرْتُكَ الْخَيْرَ لٰكِنْ مَا ائْتَمَرْتُ بِهِ — وَمَا اسْتَقَمْتُ فَمَا قَوْلِي لَكَ اسْتَقِمِ

امر کردم تو بخیر و من نکردم هیچ خیر — راستی در دین نکردم راست بین شو گفتمت

وَلَا تَزَوَّدْتُ قَبْلَ الْمَوْتِ نَافِلَةً — وَلَمْ أُصَلِّ سِوَى فَرْضٍ وَلَمْ أَصُمِ

نیستی هرگز نکردم بهر زاد آخرت — در نماز و روزه جز فرضی نیاید از منم

ظَلَمْتُ سُنَّةَ مَنْ أَحْيَا الظَّلَامَ إِلَى — أَنِ اشْتَكَتْ قَدَمَاهُ الضُّرَّ مِنْ وَرَمِ

من ستم کردم بسی بر سنت خیر الرسل — آنکه از احیای شبها پای او کردی ورم

وَشَدَّ مِنْ سَغَبٍ أَحْشَاءَهُ وَطَوَى — تَحْتَ الْحِجَارَةِ كَشْحًا مُتْرَفَ الْأَدَمِ

سنگ بستی بر شکم آن نازنین از گسنگی — میکشیدی زیر سنگ آن پهلو ستر کادم

وَرَاوَدَتْهُ الْجِبَالُ الشُّمُّ مِنْ ذَهَبٍ | عَنْ نَفْسِهِ فَأَرَاهَا أَيَّمَا شَمَمِ
کوه از زر گرده خود را عرضه تا گردد قبول | روی گردانید زان در مصطفیٰ خیر الامم

وَأَكَّدَتْ زُهْدَهُ فِيهَا ضَرُورَتُهُ | إِنَّ الضَّرُورَةَ لَا تَعْدُو عَلَى الْعِصَمِ
بالضرورت پاک بود ش ترک دنیا بیش کرد | از ضرورت خسته نبود آنکه دور است از حرم

وَكَيْفَ تَدْعُو إِلَى الدُّنْيَا ضَرُورَةُ مَنْ | لَوْلَاهُ لَمْ تَخْرُجِ الدُّنْيَا مِنَ الْعَدَمِ
چون تواند خواند بر دنی ضرورت آنکه گر | او نبودے تا بُدے بیرون دنیا از عدم

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ | وَالْفَرِيقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَمِنْ عَجَمِ
آن محمد سید کونین فخر انس و جان | بهتر خلق دو عالم مهتر عرب و عجم

نَبِيُّنَا الْآمِرُ النَّاهِي فَلَا أَحَدٌ | أَبَرَّ فِي قَوْلِ لَا مِنْهُ وَلَا نَعَمِ
امر نا ہے پیمبر آن رسول راست و | راست گو تر زان نیند در قول لا و در نعم

هُوَ الْحَبِيبُ الَّذِي تُرْجَى شَفَاعَتُهُ | لِكُلِّ هَوْلٍ مِنَ الْأَهْوَالِ مُقْتَحِمِ
آن حبیب کو بود امید گاه مومنان | از شفاعت نزد سختیها ے پیچیده بهم

دَعَا إِلَى اللهِ فَالْمُسْتَمْسِكُونَ بِهِ | مُسْتَمْسِكُونَ بِحَبْلٍ غَيْرِ مُنْفَصِمِ
مردمان خواندے بحق و هر که در وے دست زد | دست زد در حبل محکم کان بریده نشد هم

فاق النبيين في خَلقٍ وفي خُلُقٍ — ولم يدانوه في علمٍ ولا كرمِ

بهتر پیغمبران در خلق و در خلق آمده — کس چو او ناید نه در علم و نه در وصف کرم

وكلهم من رسول الله ملتمسٌ — غرفاً من البحر أو رشفاً من الديمِ

جملگی را از رسول الله بود سے التماس — یک کف از دریاے علمی یک نم از مزن کرم

وواقفون لديه عند حدهم — من نقطة العلم أو من شكلة الحكمِ

نزد خود استاده جمله هر یکے در حد خود — نقطۂ از علم شان یا خود نصیبے از حکم

فهو الذي تم معناه وصورته — ثم اصطفاه حبيباً بارئ النسمِ

از خلائق او بود در صورت و معنی تمام — برگزیدش از محبت خالق روح نسم

منزهٌ عن شريكٍ في محاسنه — فجوهر الحسن فيه غير منقسمِ

او منزه از شریک اندر محاسن آمده — جوهر حسن محمد پاره نامد در قسم

دع ما ادعته النصارى في نبيهم — واحكم بما شئت مدحاً فيه واحتكمِ

آنچه ترسا گفت اندر حق عیسیٰ تو مگو — پس بگو در حق سید هرچه خواهی از حکم

وانسب إلى ذاته ما شئت من شرفٍ — وانسب إلى قدره ما شئت من عظمِ

نسبتش با ذات او کن هرچه خواهی از شرف — نسبتش با قدر او کن هرچه خواهی از عظم

فَإِنَّ فَضْلَ رَسُولِ اللّٰهِ لَيْسَ لَهُ — حَدٌّ فَيُعْرِبَ عَنْهُ نَاطِقٌ بِفَمِ

فضل و جاه مصطفی حدی ندارد در کمال — تا تواند کرد شخصی وصف آن را بیش و کم

لَوْ نَاسَبَتْ قَدْرَهُ آيَاتُهُ عِظَمًا — أَحْيَا اسْمُهُ حِينَ يُدْعَى دَارِسَ الرِّمَمِ

در خور قدر منیرش گر شودی معجزات — تا ز نامش زنده گردی استخوانهای رمیم

لَمْ يَمْتَحِنَّا بِمَا تَعْيَا الْعُقُولُ بِهِ — حِرْصًا عَلَيْنَا فَلَمْ نَرْتَبْ وَلَمْ نَهِمِ

آنچه او فرمود عقل از کنه آن عاجز نشد — بر صلاح ما حریص است بیگمان و بی تهم

أَعْيَا الْوَرَى فَهْمُ مَعْنَاهُ فَلَيْسَ يُرَى — لِلْقُرْبِ وَالْبُعْدِ فِيهِ غَيْرُ مُنْفَحِمِ

عاقلان از فهم معنی محمد عاجزند — اهل عالم جمله در وصفش کشیده ستند دم

كَالشَّمْسِ تَظْهَرُ لِلْعَيْنَيْنِ مِنْ بُعُدٍ — صَغِيرَةً وَتُكِلُّ الطَّرْفَ مِنْ أَمَمِ

مثل خورشید است ذاتش زان بود کوچک ز دور — در برابر چشمهای مردم اندازد جهیم

وَكَيْفَ يُدْرِكُ فِي الدُّنْيَا حَقِيقَتَهُ — قَوْمٌ نِيَامٌ تَسَلَّوْا عَنْهُ بِالْحُلُمِ

چون بدانندش حقیقت اهل دنیا چون بود — هست خواب و در دیدنش بی خواب باشند حلم

فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِيهِ أَنَّهُ بَشَرٌ — وَأَنَّهُ خَيْرُ خَلْقِ اللّٰهِ كُلِّهِمِ

غایت معلوم مردم آن که سید آدمست — بهترین مردمان باشد رسول محترم

وَكُلُّ آيٍ أَتَى الرُّسْلُ الْكِرَامُ بِهَا ... فَإِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُورِهِ بِهِمِ

هرچه آوردند مجموع رسل از معجزات ... آن ز نور مصطفیٰ آید بدیشان لاجرم

فَإِنَّهُ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا ... يُظْهِرْنَ أَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ

او بود خورشید فضل دیگران استارگان ... روشنی استارگان پیدا شود اندر ظلم

حَتَّى إِذَا طَلَعَتْ فِي الْكَوْنِ عَمَّ هُدَا ... هَا الْعَالَمِينَ وَأَحْيَتْ سَائِرَ الْأُمَمِ

چون برآید طلعتی خورشید عالم روشنش ... زان سبب پوشیده نورش نقش این جلامم

أَكْرِمْ بِخَلْقِ نَبِيٍّ زَانَهُ خُلُقٌ ... بِالْحُسْنِ مُشْتَمِلٍ بِالْبِشْرِ مُتَّسِمِ

خلق پیغمبر نکوتر خلق او آراسته ... مشتمل بر حسن باشد بر بشارت متسم

كَالزَّهْرِ فِي تَرَفٍ وَالْبَدْرِ فِي شَرَفٍ ... وَالْبَحْرِ فِي كَرَمٍ وَالدَّهْرِ فِي هِمَمِ

چون بهار اندر تازگی همچو بدر اندر شرف ... همچو دریا در کرم چون روزگار اندر همم

كَأَنَّهُ وَهُوَ فَرْدٌ فِي جَلَالَتِهِ ... فِي عَسْكَرٍ حِينَ تَلْقَاهُ وَفِي حَشَمِ

در بزرگی هست یکتا همچو مه تابان بلے ... چون بدیدندے ورا در لشکر خیل و حشم

كَأَنَّمَا اللُّؤْلُؤُ الْمَكْنُونُ فِي صَدَفٍ ... مِنْ مَعْدِنَيْ مَنْطِقٍ مِنْهُ وَمُبْتَسَمِ

دُرِّ مکنون در صدف دندان او بد گوئیا ... وز دهن گویا کسے بارید مروارید هم

لَا طِيبَ يَعْدِلُ تُرْبًا ضَمَّ أَعْظُمَهُ ... طُوبَى لِمُنْتَشِقٍ مِنْهُ وَمُلْتَثِمِ

هیچ بوئی نیست چو بوی خوابگاه او بود ... نیکبخت آن کس که بوئیده است بوسیده لثم

أَبَانَ مَوْلِدُهُ عَنْ طِيبِ عُنْصُرِهِ ... يَا طِيبَ مُبْتَدَإٍ مِنْهُ وَمُخْتَتَمِ

وقت زادن پاکی ذات شریفش شد پدید ... پاک بودش مبتدا و پاک بودش مختتم

يَوْمٌ تَفَرَّسَ فِيهِ الْفُرْسُ أَنَّهُمُ ... قَدْ أُنْذِرُوا بِحُلُولِ الْبُؤْسِ وَالنِّقَمِ

اهل فرس آن روز دانستند که ایشان را بود ... بعد از آن درد و ملال و رنج و اندوه و نقم

وَبَاتَ إِيوَانُ كِسْرَى وَهُوَ مُنْصَدِعٌ ... كَشَمْلِ أَصْحَابِ كِسْرَى غَيْرَ مُلْتَئِمِ

طاق ایوان شد خراب و کنگره از وی فتاد ... حال کسری شد تبه با لشکر و خیل و حشم

وَالنَّارُ خَامِدَةُ الْأَنْفَاسِ مِنْ أَسَفٍ ... عَلَيْهِ وَالنَّهْرُ سَاهِي الْعَيْنِ مِنْ سَدَمِ

آتش کسری بمرد و اندوه کسری در فزود ... چشمهٔ آب روان شد خشک در جوی سدم

وَسَاءَ سَاوَةَ أَنْ غَاضَتْ بُحَيْرَتُهَا ... وَرُدَّ وَارِدُهَا بِالْغَيْظِ حِينَ ظَمِي

ساوه غمگین شد چو گشتش آب از دریاچه خشک ... تشنگانش بر گشتند خشمگین با درد و غم

كَأَنَّ بِالنَّارِ مَا بِالْمَاءِ مِنْ بَلَلٍ ... حُزْنًا وَبِالْمَاءِ مَا بِالنَّارِ مِنْ ضَرَمِ

گوئیا بر جای آتش آب بودی سرد تر ... از غم او بر جای آتش آب سوزان گشت گرم

والجن تهتف والانوار ساطعة — والحق يظهر من معنى ومن كلم

لشکر شیطان فغان کردند زاندوه تمام — نور حق تابان ز معنی و کلیم شد دمبدم

عموا وصموا فاعلان البشائر لم — تسمع وبارقة الانذار لم تشم

کور و کر گشتند و نشنیدند بشارت از خدا — هم ندیده برق انذار همه رنج و الم

من بعد ما اخبر الاقوام كاهنهم — بان دينهم المعوج لم يقم

پیش زان اخبار ایشان کرده بودند کاهنان — آنکه دین شان کج شدست و نیست خواهد گشت هم

وبعد ما عاينوا في الافق من شهب — منقضة وفق ما في الارض من صنم

دیده بودند ز آسمان آتش بدو افتاده بود — در زمین هم سرنگون افتاد از خواری صنم

حتى غدا عن طريق الوحي منهزم — من الشياطين يقفو اثر منهزم

از طریق وحی دیوان جمله آواره شدند — دل شکسته می رمیدند از پی هم در برم

كانهم هربا ابطال ابرهة — او عسكر بالحصى من راحتيه رمي

چون دلیران یمن بودند گویا در گریز — یا چو لشکر کز خاک کفش گشتند خم

نبذا به بعد تسبيح ببطنهما — نبذ المسبح من احشاء ملتقم

او فگنده از پس تسبیح در دست سولرا — مثل تسبیحی که یونس را بیفگندند از شکم

جاءت لدعوته الاشجار ساجدة — تمشي اليه على ساق بلا قدم

هم درخت آمد بفرمانش بنزدش سجده کرد — می دوید او پیش سید او بساق بی قدم

كانما سطرت سطر الما كتبت — فروعها من بديع الخط بالقلم

محو کرد آن رفتنش آثار سجدهای خود — پس نموده محو زآثار ها اندر کفم

مثل الغمامة انى سار سائرة — تقيه حر وطيس للهجير حمي

ابر بودے بر سرش با او برفتی هر کجا — تا نگاهش داشت از گرمای تابستان گرم

اقسمت بالقمر المنشق ان له — من قلبه نسبة مبرورة القسم

میخورم سوگند بر آن مه که پاره شد که او — در دلش شد نسبتے کان است کرده از قسم

وما حوى الغار من خير ومن كرم — وكل طرف من الكفار عنه عمي

جمع کرده غار خیرات و کرمهاے بسے — چشم کافر گشت زایشان کور از لطف عمم

فالصدق في الغار والصديق لم يرما — وهم يقولون ما بالغار من ارم

صدق و صدیق بد در غار و کس بیشان ندید — کافران گفتند کس اینجا نباشد مکتتم

ظنوا الحمام وظنوا العنكبوت على — خير البرية لم تنسج ولم تحم

... نهاد کبوتر یافت بر در عنکبوت — کافران را شد گمان کانجا نیاسوده تنم

وقاية الله أغنت عن مضاعفة — من الدروع وعن عال من الأطم

چون خدا او را ز مکر دشمنان محفوظ داشت — بی زرهش حاجب نبود او را از قصر و قلعه هم

ما سامني الدهر ضيما واستجرت به — إلا ونلت جوارا منه لم يضم

رنج ار دیدم ز دهر و خواستم از وی امان — در جوار وی خلاصی از بلای یافتم

ولا التمست غنى الدارين من يده — إلا استلمت الندى من خير مستلم

هر چه کردم التماس ز نعمتی هر دو سرا — یافتم بر در او بهتر از آنچه از وی خواستم

لا تنكر الوحي من رؤياه إن له — قلبا إذا نامت العينان لم ينم

پس مکن انکار وحی از خواب پیغمبر از آنکه — چشمش ار در خواب رفتی دل بدی بیدار هم

فذاك حين بلوغ من نبوته — فليس ينكر فيه حال محتلم

وحی در خواب او دل پیغمبری بودی ورا — خواب او منکر نبودی مثل خواب محتلم

تبارك الله ما وحي بمكتسب — ولا نبي على غيب بمتهم

پس بزرگست این خدا کاین وحی از وی کسبی نبود — هم رسول او نبود بر علم غیبش متهم

آياته الغر لا يخفى على أحد — بدونها العدل بين الناس لم يقم

بسکه بر اهل جهان ظاهر شده آیات او — غیر عدلش را ندیده هیچ کس بیش و نه کم

كم ابرأت وصبا باللمس راحته — واطلقت اربا من ربقة اللمم

بس کسان او نشان شفا دادی بالید بدست — وا رهانید ے یقین دیوانگان را از لمم

واحيت السنة الشهباء دعوته — حتى حكت غرة في الاعصر الدهم

دعوت و قحط تنگے از جهان بر داشتی — تا چون روے سفید بود ے در سیاهی زلم

بعارض جاد او خلت البطاح بها — سيبا من اليم او سيلا من العرم

بر و عارضش آمدی باران وادی بر شده — گوئیا دریا بدے یا گوئیا سیل عرم

دعني ووصفي آيات له ظهرت — ظهور نار القرى ليلا على علم

گوش کن تا معجزش گویم که آن روشن بود — همچو آتش در شب تاریک بر فرق علم

فالدر يزداد حسنا وهو منتظم — وليس ينقص قدرا غير منتظم

در اگر پیوسته باشد حسن او زائد شود — ور نه پیوسته بود قدرش نباشد هیچ کم

فما تطاول امال المديح الى — ما فيه من كرم الاخلاق والشيم

هر چه گویم در مدیح مصطفی بسیار نیست — کو مزین بد بخلق نیک واحسان و شیم

ايات حق من الرحمن محدثة — قديمة صفة الموصوف بالقدم

آیت حق کوز رحمن آمده بروے فرود — آن قدیم ست بود آن صف موصوف قدم

لَمْ تَقْتَرِنْ بِزَمَانٍ وَهِيَ تُخْبِرُنَا ... عَنِ الْمَعَادِ وَعَنْ عَادٍ وَعَنْ اِرَمِ

مقترن نامد بوقتے دائما ثابت بدان ... او خبر داد از معاد و حشر و از عاد و ارم

دَامَتْ لَدَيْنَا فَفَاقَتْ كُلَّ مُعْجِزَةٍ ... مِنَ النَّبِيِّينَ اِذْ جَآءَتْ وَلَمْ تَدُمِ

نزد ما باقی بمانده بهترے از معجزات ... معجزه پیغمبران دائم نمانده بر اسم

مُحَكَّمَاتٌ فَمَا يُبْقِيْنَ مِنْ شُبَهٍ ... لِذِي شِقَاقٍ وَّلَا يَبْغِيْنَ مِنْ حَكَمِ

محکمست اخبار قرآن شبهتے کس را نماند ... در همه الفاظ آن تابان بود نور حکم

مَا حُورِبَتْ قَطُّ اِلَّا عَادَ مِنْ حَرَبٍ ... اَعْدَى الْاَعَادِيْ اِلَيْهَا مُلْقِيَ السَّلَمِ

هر که با قرآن بجنگ آمد در آخر باز گشت ... آنکه دشمن تر بدے نزدش بیفگندی سلم

رَدَّتْ بَلَاغَتُهَا دَعْوٰى مُعَارِضِهَا ... رَدَّ الْغَيُوْرِ يَدَ الْجَانِيْ عَنِ الْحُرَمِ

از بلاغت دعوی جمله معارض کرد رد ... چون غیور رد کند دست جانی ز حرم

لَهَا مَعَانٍ كَمَوْجِ الْبَحْرِ فِيْ مَدَدٍ ... وَفَوْقَ جَوْهَرِهٖ فِي الْحُسْنِ وَالْقِيَمِ

معنی بسیار مثل موج دریا دارد آن ... بهترست از دُرِّ دریا جمله در حسن و قیم

فَمَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰى عَجَائِبُهَا ... وَلَا تُسَامُ عَلَى الْاِكْثَارِ بِالسَّلَمِ

بس عجائب اندر آنست کس نه بتواند شمرد ... ور چه آن بسیار خوانند کس نه بیند زان سلم

قَرَّتْ بِهَا عَيْنُ قَارِيهَا فَقُلْتُ لَهُ
لَقَدْ ظَفِرْتَ بِحَبْلِ اللّٰهِ فَاعْتَصِمِ

چشم خواننده بدان روشن شود من گفتمش
یا فتی حبل خدا محکم بگیر اے معتصم

إِنْ تَتْلُهَا خِيفَةً مِنْ حَرِّ نَارِ لَظَى
أَطْفَأْتَ حَرَّ لَظَى مِنْ وِرْدِهَا الشَّبِمِ

گر بخوانی آن ز ترس آتش دوزخ کنی
سرد بر خود گرمی آتش بدان من ضامنم

كَأَنَّهَا الْحَوْضُ تَبْيَضُّ الْوُجُوهُ بِهِ
مِنَ الْعُصَاةِ وَقَدْ جَاؤُوهُ كَالْحُمَمِ

آن چو حوضی دان که دارد روی خوانندہ سفید
گرچه نامی آمده است در سیه همچو حمم

وَكَالصِّرَاطِ وَكَالْمِيزَانِ مَعْدِلَةً
فَالْقِسْطُ مِنْ غَيْرِهَا فِي النَّاسِ لَمْ يَقُمِ

چون صراط است آن چون میزان دادور استی
راستی در غیر اینها کس ندیده پیش مردم

لَا تَعْجَبَنْ لِحَسُودٍ رَاحَ يُنْكِرُهَا
تَجَاهُلًا وَهُوَ عَيْنُ الْحَاذِقِ الْفَهِمِ

گر حسود انکار آن کرده مدان آن را عجب
گر تجاهل کرده ورنه نیک گردیده فهم

قَدْ تُنْكِرُ الْعَيْنُ ضَوْءَ الشَّمْسِ مِنْ رَمَدٍ
وَيُنْكِرُ الْفَمُ طَعْمَ الْمَاءِ مِنْ سَقَمِ

گه گہے چشم از رمد منکر شود خورشید را
هم دهن منکر شود طعم خوش آب ز سقم

يَا خَيْرَ مَنْ يَمَّمَ الْعَافُونَ سَاحَتَهُ
سَعْيًا وَفَوْقَ مُتُونِ الْأَيْنُقِ الرُّسُمِ

ای بهین آن که مردم قصد درگاهش کنند
یا پیاده یا به پشت اشتران بادرم

وَمَنْ هُوَ الْآيَةُ الْكُبْرٰى لِمُعْتَبِرٍ

ای کہ ہستی آیت کبری کہ باشد معتبر

وَمَنْ هُوَ النِّعْمَةُ الْعُظْمٰى لِمُغْتَنِمِ

وی کہ ہستی نعمت عظمی کہ باشد مغتنم

سَرَيْتَ مِنْ حَرَمٍ لَيْلًا اِلٰى حَرَمِ

در شبی رفتی ز مکہ تا با قصای شریف

كَمَا سَرَى الْبَدْرُ فِيْ دَاجٍ مِّنَ الظُّلَمِ

چون کہ ماہ چاردہ گردد روان اندر ظلم

وَبِتَّ تَرْقٰى اِلٰى اَنْ نِلْتَ مَنْزِلَةً

بر شوی بالا و گشتہ قاب قوسینت مقام

مِنْ قَابِ قَوْسَيْنِ لَمْ تُدْرَكْ وَلَمْ تُرَمِ

آن ندیدست و نجستہ ہیچکس در ہیچ دم

وَقَدَّمَتْكَ جَمِيْعُ الْاَنْبِيَآءِ بِهَا

انبیا و مرسلانت پیشوا کردند زانکہ

وَالرُّسْلِ تَقْدِيْمَ مَخْدُوْمٍ عَلٰى خَدَمِ

ہمچو مخدومی کہ گردد پیشوا بر ہر خدم

وَاَنْتَ تَخْتَرِقُ السَّبْعَ الطِّبَاقَ بِهِمْ

ز آسمانہا بر گذشتی با جمیع انبیا

فِيْ مَوْكِبٍ كُنْتَ فِيْهِ صَاحِبَ الْعَلَمِ

در گروہی کاندر ایشان بودہ صاحب علم

حَتّٰى اِذَا لَمْ تَدَعْ شَأْوًا لِّمُسْتَبِقٍ

رتبتی از قرب بہر ہیچکس نگذاشتی

مِنَ الدُّنُوِّ وَلَا مَرْقًى لِّمُسْتَنِمِ

جای بالا تر نہشتی دیگران را در قسم

خَفَضْتَ كُلَّ مَقَامٍ بِالْاِضَافَةِ اِذْ

پست گشتہ پیش قربت ہر مقام دیگران

نُوْدِيْتَ بِالرَّفْعِ مِثْلَ الْمُفْرَدِ الْعَلَمِ

چون ترا بر خواندند بالا اندران گشتی علم

كَيْمَا تَفُوزَ بِوَصْلٍ أَيِّ مُسْتَتِرٍ عَنِ الْعُيُونِ وَسِرٍّ أَيِّ مُكْتَتِمِ

تا مقام وصل پنهان یافتی از چشم خلق سر پنهان را بدانستی و اوصاف قدم

فَحُزْتَ كُلَّ فَخَارٍ غَيْرَ مُشْتَرَكٍ وَجُزْتَ كُلَّ مَقَامٍ غَيْرَ مُزْدَحَمِ

جمع کردی هر بزرگی را که نبود مشترک پس نگندی هر مقامے را که نبود مزدحم

وَجَلَّ مِقْدَارُ مَا وُلِّيتَ مِنْ رُتَبٍ وَعَزَّ إِدْرَاكُ مَا أُولِيتَ مِنْ نِعَمِ

پس بزرگست آنچه دادندت ز فضل رتبت پس عزیزست آنچه بخشندت خداوند از نعم

بُشْرَى لَنَا مَعْشَرَ الْإِسْلَامِ إِنَّ لَنَا مِنَ الْعِنَايَةِ رُكْنًا غَيْرَ مُنْهَدِمِ

مژده باد ای مسلمانان که بیشک نزد ما از عنایت هست رکنی کان نبود دور از هدم

لَمَّا دَعَا اللّٰهُ دَاعِينَا لِطَاعَتِهِ بِأَكْرَمِ الرُّسْلِ كُنَّا أَكْرَمَ الْأُمَمِ

چون خدا مارا بطاعت خواند بفرستاد او بهترین پیغمبران گشتیم ما خیر الامم

رَاعَتْ قُلُوبَ الْعِدَا أَنْبَاءُ بِعْثَتِهِ كَنَبْأَةٍ أَجْفَلَتْ غُفْلًا مِنَ الْغَنَمِ

دشمنان را دل بترسانید اخبار رسول همچو آوازے که ناگه بر جهانید ی غنم

مَا زَالَ يَلْقَاهُمُ فِي كُلِّ مُعْتَرَكٍ حَتَّى حَكَوْا بِالْقَنَا لَحْمًا عَلَى وَضَمِ

چون بجنگ دشمنان رفتی بدی در جنگگاه آن بدنها بر سر نیزه چو لحم اندر وضم

وَدُّوا الفِرَارَ فَكَادُوا يَغْبِطُونَ بِهِ ۔ اَشْلَاءَ شَالَتْ مَعَ الْعِقْبَانِ وَالرَّخَمِ

آرزوشان بُد که بروے غبطه بُردندی براه ۔ عضوهای کان بریدے باعقاب وبارخم

تَمْضِي اللَّيَالِي وَلَا يَدْرُونَ عِدَّتَهَا ۔ مَا لَمْ تَكُنْ مِنْ لَيَالِي الْاَشْهُرِ الْحُرُمِ

بس شبے بگذشت کس آنرا ندانستی عدد ۔ در غزاها چون نبودی از شب ماه حرم

كَاَنَّمَا الدِّيْنُ ضَيْفٌ حَلَّ سَاحَتَهُمْ ۔ بِكُلِّ قَرْمٍ اِلَى لَحْمِ الْعِدٰى قَرِمِ

آنچنان [illegible] مهمانے که او آمد فرود ۔ در سراے آن که بُد مشتاق لحم دشمنم

يَجُرُّ بَحْرَ خَمِيْسٍ فَوْقَ سَابِحَةٍ ۔ تَرْمِي بِمَوْجٍ مِنَ الْاَبْطَالِ مُلْتَطِمِ

میکشیدے بحر لشکر جمله بر اسپان سوار ۔ موج می زد از دلیرانے که میرفتند بهم

مِنْ كُلِّ مُنْتَدِبٍ لِلّٰهِ مُحْتَسِبٍ ۔ يَسْطُو بِمُسْتَاْصِلٍ لِلْكُفْرِ مُصْطَلِمِ

جمله از بهر خدا در کار بودند در غزا ۔ بیخ کفر از بن بکندند نیست کردند از ستم

حَتّٰى غَدَتْ مِلَّةُ الْاِسْلَامِ وَهِيَ بِهِمْ ۔ مِنْ بَعْدِ غُرْبَتِهَا مَوْصُولَةُ الرَّحِمِ

تا قوی شد ملت اسلام از سعے همه ۔ دین در اول بُد غریب وشد در آخر محترم

مَكْفُوْلَةٌ اَبَدًا مِنْهُمْ بِخَيْرِ اَبٍ ۔ وَخَيْرِ بَعْلٍ فَلَمْ تَيْتَمْ وَلَمْ تَئِمِ

دین از ایشان یافت بهتر شوهر و بهتر پدر ۔ زان نمانده بیوگے وهم نماند اندر یتیم

هُمُ الجِبَالُ فَسَلْ عَنْهُمْ مُصَادِمَهُمْ ... مَاذَا رَأَى مِنْهُمْ فِي كُلِّ مُصْطَدَمِ

کوه‌ها بودند آن کو در نبرد آید بپرس ... تا بگویند آنچه دیدستند از ایشان در صدم

فَسَلْ حُنَيْنًا وَسَلْ بَدْرًا وَسَلْ أُحُدًا ... فُصُولُ حَتْفٍ لَهُمْ أَدْهَى مِنَ الوَخَمِ

از حنین و بدر دیگر از احد میکن سوال ... تا بخوانند فصلهاے مرگ سخت‌تر از وخم

المُصْدِرِي البِيضَ حُمْرًا بَعْدَ مَا وَرَدَتْ ... مِنَ العِدَى كُلَّ مُسْوَدٍّ مِنَ اللِّمَمِ

سرخ کردندے بخون دشمنان شمشیرها ... چون فرو شد در سیاهی سر موے لمم

وَالكَاتِبِينَ بِسُمْرِ الخَطِّ مَا تَرَكَتْ ... أَقْلَامُهُمْ حَرْفَ جِسْمٍ غَيْرَ مُنْعَجِمِ

مے نوشتندے به نیزه کوست خطے آشکار ... حرف جسم بے نقط ننوشته بودے آن قلم

شَاكِي السِّلَاحِ لَهُمْ سِيمَا تُمَيِّزُهُمْ ... وَالوَرْدُ يَمْتَازُ بِالسِّيمَا مِنَ السَّلَمِ

آن کمان سختان کہ سیماشان بدین ممتاز بود ... گل برنگ و بوے آن ممتاز گردد از سلم

تُهْدِي إِلَيْكَ رِيَاحُ النَّصْرِ نَشْرَهُمُ ... فَتَحْسَبُ الزَّهْرَ فِي الأَكْمَامِ كُلَّ كَمِي

میرساند باد نصرت بر تو بوے سوے شان ... چون بهار اندر سر هر غنچه ثابت قدم

كَأَنَّهُمْ فِي ظُهُورِ الخَيْلِ نَبْتُ رُبًا ... مِنْ شِدَّةِ الحَزْمِ لَا مِنْ شِدَّةِ الحُزُمِ

گوئیا بر پشت اسپان چون درخت پشت کوه ... نه استوارے بود در دین نه شدت در حزم

طارت قلوب العدا من بأسهم فرقا
فما تفرق بین البهم والبهم
لرزه در دلهای دشمن اوفتاد از ترس شان
چارپا از آدمی نشناختند از ترس و غم

ومن تكن برسول الله نصرته
ان تلقه الاسد فی آجامها تجم
هر کرا او را از رسول الله یاری آمده
شیر گر بر وی رسد از ترس آن آید بهم

ولن ترى من ولی غیر منتصر
به ولا من عدو غیر منقصم
دوستانش را نبینی غیر منصور و عزیز
هم نه بینی دشمنش جز خوار و بشکسته بهم

احل امته فی حرز ملته
كالليث مع الاشبال فی اجم
امتش خود را نشانده در حصار ملتش
همچو شیری کو بود با بچگان اندر اجم

كم جدلت كلمات الله من جدل
فیه وكم خصم البرهان من خصم
هر که با قرآن بجنگ آمد فگندش بخاک
گفتگوی منکران برهان او بشکست کم

كفاك بالعلم فی الامی معجزة
فی الجاهلية والتاديب فی اليتم
این قدر از معجزش کافی که پیش از وحی او
امیی پر علم بود و با ادب اندر یتیم

خدمته بمديح استقيل به
ذنوب عمر مضى فی الشعر والخدم
خدمتش کردم بمدحی تا بخشیدم گناه
زانکه عمرم صرف شد در گفتن شعر و خدم

اِذْ قَلَّدَانِی مَا تُخْشٰی عَوَاقِبُهٗ ... كَاَنَّنِی بِهِمَا هَدْیٌ مِّنَ النَّعَمِ

گرده اند بگردنم عصیان ومی ترسم ازان ... گوئیا با شعر وخدمت مثل هدیم از نعم

اَطَعْتُ غَیَّ الصِّبَا فِی الْحَالَتَیْنِ وَمَا ... حَصَلْتُ اِلَّا عَلَی الْاٰثَامِ وَالنَّدَمِ

برده ام فرمان غیی کودکی در هردو حال ... هیچ زان حاصل نیاید جز گناهان و ندم

فَیَا خَسَارَةَ نَفْسِیْ فِیْ تِجَارَتِهَا ... لَمْ تَشْتَرِ الدِّیْنَ بِالدُّنْیَا وَلَمْ تَسُمِ

پس زیان کارے که نفس اندر تجارت یافته ... گو بدنیا دین نخرید و نگفته سوے خریم

وَمَنْ یَّبِعْ اٰجِلًا مِّنْهُ بِعَاجِلِهٖ ... یَبِنْ لَّهُ الْغَبْنُ فِیْ بَیْعٍ وَّفِیْ سَلَمِ

هر که عقبی را بدنیا مے فروشد خاسر ست ... غبن او روشن بود البته در بیع وسلم

اِنْ اٰتِ ذَنْبًا فَمَا عَهْدِیْ بِمُنْتَقِضٍ ... مِّنَ النَّبِیِّ وَلَا حَبْلِیْ بِمُنْصَرِمِ

گر گنه کردم نه بے من عهد را نشکسته ام ... با پیمبر حبل دین من از و نه بریده ام

فَاِنَّ لِیْ ذِمَّةً مِّنْهُ بِتَسْمِیَتِیْ ... مُحَمَّدًا وَّهُوَ اَوْفَی الْخَلْقِ بِالذِّمَمِ

عهد او دارم که نام من محمد کرده اند ... کس وفا چون او نکرده با همه عهد و ذمم

اِنْ لَّمْ یَكُنْ فِیْ مَعَادِیْ اٰخِذًا بِیَدِیْ ... فَضْلًا وَّاِلَّا فَقُلْ یَا زَلَّةَ الْقَلَمِ

گر ز فضلش در قیامت دستگیر خود شوم ... ور نگیرد وای بر من چون بلغزاند قدم

حاشاه أن يحرم الراجي مكارمه — أو يرجع الجار منه غير محترم

دور باد اگو کند نومید من امیدوار — یا که از وی بازگردد جار غیر محترم

ومنذ ألزمت أفكاري مدائحه — وجدته لخلاصي خير ملتزم

تا که من مشغول کردم فکر خود در مدح او — بر خلاص خود ورا خوش ملتزم من یافتم

ولن يفوت الغنى منه يدا تربت — إن الحيا ينبت الأزهار في الأكم

دست درویش از غنای نعمتش خالی نشد — زانکه باران جمله رویاند بهار اندر اکم

ولم أرد زهرة الدنيا التي قطفت — يدا زهير بما أثنى على هرم

من نمیخواهم بهار مال و دنیا چون زهیر — کان بچیده دست او چون گفت او مدح هرم

يا أكرم الخلق ما لي من ألوذ به — سواك عند حلول الحادث العمم

ای گرامی تر ز خلقان من ندارم ملجای — جز تو چون آید قیامت یا بود مرگ عمم

ولن يضيق رسول الله جاهك بي — إذا الكريم تحلى باسم منتقم

یا رسول الله جاهت تنگ فرماید بمن — چون کریم انتقام آرد بار باب نقم

فإن من جودك الدنيا وضرتها — ومن علومك اللوح والقلم

شمهٔ از جود تو دنیا بود یا آخرت — وز علومت در دو عالم علم لوح ست نظم

یا نفس

يا نفس لا تقنطي من زلة عظمت — إن الكبائر في الغفران كاللمم

ای دل از رحمت مشو نومید با جرم بزرگ — چون کبائر نزد غفران خدا شد چون لمم

لعل رحمة ربي حين يقسمها — تأتي على حسب العصيان في القسم

رحمت رحمان کریم آید که قسمت می‌کند — بر من آید در خور جرم گناهم در قسم

يا رب فاجعل رجائي غير منعكس — لديك واجعل حسابي غير منخرم

یا رب امیدم بر آور رد مگردان واژگون — در قیامت نزد خود آنکه حساب آسان کنم

والطف بعبدك في الدارين إن له — صبرا متى تدعه الأهوال ينهزم

رفق کن با بندهٔ خود هم بدنیا آخرت — زانکه صبرش نزد سختیها شود آواره هم

وائذن لسحب صلوة منك دائمة — على النبي بمنهل ومنسجم

پس درود بیکران و ز ابر باران رحمت — بر پیمبر تا شود ریزان دیا شان این نعم

والآل والصحب ثم التابعين لهم — أهل التقى والنقى والحلم والكرم

بعد از ان بر آل و اصحاب کرام و تابعین — اهل علم و حلم و عقل و فضل و تقوی و کرم

ثم الرضا عن أبي بكر وعن عمر — وعن عثمان وعن علي ذي الكرم

بعد از ان خشنودی از بوبکر دیگر از عمر — دیگر از عثمان و از شیر خدا صاحب کرم

مَا رَنَّحَتْ عَذَبَاتِ الْبَانِ رِيْحُ صَبًا | وَاَطْرَبَ الْعِيْسَ حَادِي الْعِيْسِ بِالنَّغَمِ
تا بجنباند صبا اندر چمن شاخ درخت | در طرب مے آورد با اشتران صحبت نغم
فَاغْفِرْ لِنَاشِدِهَا وَاغْفِرْ لِسَامِعِهَا | سَأَلْتُكَ الْخَيْرَ يَاذَا الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ
بس ببخشا قاریش را ہم ببخشا سامعش | خواہم از تو خیر را اے صاحب جود و کرم

تمام شد قصیدۂ برده

شروع اسناد قصیدۂ بانت سعاد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد مر پروردگار انس و جان را ہر زمان | گو پدید آورده از قدرت زمین و آسمان
آن خداوندیکہ تکریم بنی آدم نمود | داد شان تفضیل بر خلقے کہ آمد در وجود
کے ثنائے میتوان گفتن سزای آن متین | چونکہ لا احصی ثنا گفت ختم المرسلین
آنکہ نا آموختہ چیزے ہمہ آموختہ است | نور دین و جہان را تا ابد افروختہ است
احمد مرسل امام انبیا فخر رسل | مقتدای انس و جان مقصود خلق جزو کل
بہر آن حضرت حق صد صلوٰۃ و صد سلام | باد نازل بر وی و بر آل و اصحاب کرام
این قصیدہ کا دلش واقع شده بانت سعاد | در سلامت بیشکی ہمثل و مانند و فتاد

اهل دانش در فصاحت بیمثالش خوانده اند ‌‌ اهل بینش در بلاغت بیمثالش خوانده اند

خواندن آن آمده محبوب هر شاه و گدا ‌‌ زانکه هست او مشتمل بر نعت محبوب خدا

نامش از تعویذ جان گویند آن هم جائزست ‌‌ وصفش از قوت روان گویند آن هم جائزست

هرچه میگویند می باشد روا در باب وی ‌‌ کاستماع آن نمود آنحضرت و اصحاب وی

بهترین خلق چون آن را بگوش خود شنید ‌‌ بهترست از هر قصیده داند این را هر رشید

حرز روح خویش میگوید مر آنرا هر عزیز ‌‌ ناظم آن بوده کعب آن کعبهٔ اهل تمیز

کعب رض فرزند زهیرست و زهیر اندر بیان ‌‌ شد بضم اول و فتح دوم مضبوط آن

نام جد کعب رض ابوسلمیٰ است زآن با ضم سین ‌‌ هم بفتح میم گردیده ضبط دانای گزین

افصح و ابلغ ز جمله شاعران بوده زهیر ‌‌ بعد او گوی بلاغت کعب رض بربوده ز غیر

بوده از قوم مُزَیْنه کعب رض لیکن دائما ‌‌ در میان قوم غطفان یافته نشو و نما

کعب رض و آبائش انصاری بوده اند این شنو ‌‌ کو مسلمان چون شد از اسلام آگاه شنو

راویان راست گو کز صدق جان پرورده اند ‌‌ در تواریخ صحیحه این چنین آورده اند

کاحمد مختار چون کرد آشکار اسلام را ‌‌ مردم و لیکن اکثر نپذیرفتند آن انعام را

کعب رض ساکن بود در شهر عراق و مدام ‌‌ می شنید اخبار اسلام و ز دین میخورد غم

یک برادر داشت بس دانا بجیرش بود نام — زان بضم با و فتح جیم خواندنی در کلام
گفت وی را آن برادر کای برادر من زدم — سوی این پیغمبر و گفتار وی را بشنوم
گر نماید حق مرا دینش شوم مایل بدان — ورنه زو برگردم و با تو خبر گویم ازان
وی اجازت دادش سوی مدینه راند تفت — آشنا بودش ابوبکر رض و نزد او برفت
گفتگو چون کرد با او حق نمودش دین او — در پذیرفت از سر صدق و یقین آیین او
بعد ازان بوبکر رض او را نزد آنحضرت ببرد — جام دین بگرفت و کاس کیش خود بشکست خورد
کعبة الله را برغبت قبلهٔ جان ساخت زود — کعبتین مهر کعب رض از دست دل انداخت زود
کعب رض چون بشنید کو کرد ست ایمان را قبول — از فراق صحبتش غمناک گشت و شد ملول
قطعه بنوشت و بفرستاد سوی او که هست — چار بیت آن قطعه دیدیش ازمی معنیش مست
معنی آن قطعهٔ تازی چنین شد کای بجیر — چون یقین دین خویشتن کرد زائل شک غیر
از چه آن دین را پذیری چون نه مادر را بران — یافتی و نه پدر را نه برادر را بران +
ساقیت بوبکر رض گشت از ساغر آیین خود — پس دوباره داد مامورت شراب دین خود
ترک دادی دین خویش و پیرو او گشته — هان بسوی دین بیا از دین چرا بگذشته
بروه از مامور مقصودش رسول او داشت — زان غرض گو آمده مامور جن در شتام و جا شتند

یعنی او چیزے کہ گوید باش از دیو و پرے
در عرب مامور را این نیز معنی آمده
قطعه چون نزد بجیر و نزد آنحضرت رسید
هر کسے گویند او را کوشت و یار روان
پس بجیر از راه شفقت قطعهٔ سویش نوشت
گفتش این دین ست حق پس جانب این دین گرا
هرچه در انجیل از اوصاف رسول آخرین
گر بنودی دین او حق من نمیکردم قبول
هرکه نزد او مسلمان آید از دی اعتذار
کرد خونت ابد را اما سامان گر شوے
چون رسید آن پند نزد کعب کرد او را اثر
شد ز کفر خویشتن بیزار و عزم دین نمود
این قصیده کاولش بانت سعاد آن زمان
هم بعید او هم اصحاب او را چون ستود

از فرشته نیست پس چون باشدش پیغمبری
زان بظن باطل خود او برین معنی زده
گفت آنحضرت که مے باید مرا او را سر برید
از جهان سوی جهنم گو گشته و یار روان
در زمین کافندی از مهر تخم بند کشت
دین آبا بوده باطل سر بسر زان دین برآ
هست موجود ست در پیغمبر ما این بعین
هان ز کرده شو پشیمان هان بیا نزد رسول
مے پذیرد گرچه عصیان کرده باشد بیشمار
از گناهت بگذرد باید که پندم بشنوی
است دانست آن سخنهای برادر سر بسر
ایزد از رحمت برو باب هدایت وا کشود
سا ذت لطم و کرد خفیه قدره ره دو جهان
شد سوار ناقه و سوے مدینه اندر دو

چون رسید اندر مدینه جانب مسجد دوید — نزد مسجد ناقه اش زد بانگ وآنحضرت شنید

گفت زان کیست ناقه پس علی مرتضی — آمد از مسجد برون و کعب را گفت ای فتی

پس برون شد با علی با انکساری لب عجیب — کیستی و از کجائی گفت شخصی ام غریب

گفتش آنحضرت چه نامی گفت کعبم سرورا — گفت آنی تو که او مامور می خواند مرا

گفت من نسیان نگفتم بل دگرگون گفته ام — گفتش آنحضرت چه گفتی گفت مامون گفته ام

من در آنجا گفته ام مامون نه مامور ای رسول — ره بجای نون نوشته ابلهان بوالفضول

چون امین وحی و امین ز هر کذب و دروغ — گویدت مامون کسی کو دارد از دانش فروغ

حضرت از حاضر جوابی در تعجب ماند و گفت — با ابوبکر آن زمان کای با صداقت گشته جفت

خوانده باشد مرا مامون وگر چیزی دگر — خوانده است اسلام آن را محو سازد سر بسر

کعب گفت اسلام اکردم قبول و بعد از آن — کلمهٔ توحید را از صدق راند او بر زبان

گشت پیغمبر ز اسلامش بسی مسرور و شاد — کعب گفتش آنگه گفت کای تو کعبهٔ اهل رشاد

چند بیت آورده ام در مدحت ار فرمان شود — خوانم آنها را کز آن در دم مراد ربان شود

یافت فرمان در زمان بانت سعاد آغاز کرد — تا باخر خواند بر خود باب تحسین باز کرد

هر کسش فرمود تحسین رسول معتلا — بردهٔ خود داد و آن نوعیست از جامهٔ ملا

در وصف برده اش مابعد ازین خواهیم گفت — خویش بشرح بیت پنجاه ویکم خواهیم گفت

گفت زان پس باصحابه داشت دائم اختلاط — جاه دان در صحبت آنحضرتش بود اختلاط

باغ بزان گفته شد احوال ناظم سربسر — از ثقاتست این چنین مردی واز اهل خبر

بیهقی آنراه نرج حق باسناد صحیح — درکتاب خود دلائل همچنین کرده صریح

حاکم آن کو در بلاد علم حاکم بوده است — درکتاب خویش مستدرک چنین فرموده است

پس قصیده زابتدا تا آخرش بنگاشته — هم در آنجا رایت صحبتش افراشته

ابن عبدالبر زنیسان درکتاب خویشتن — کان باستیعاب موسوم ست نثار اند سخن

پس عیان شد این قصیده هست بیشک معتبر — آری آری ناقلش اهل حدیث اند وخبر

خواندن آن خواندن مدح وثنای احمدست — علم آن علم حدیث آمد که فخر سرمدست

خواندنش خود موجب اجر وثواب ست وجزا — همچنین تعلیم وتدریسش بدین باشد سزا

زین جهت کردند شرح آنرا بتوفیق ولی — فاضلان چون فاضل هندی ومولانا علی

بنده هم زان قصد تحصیل ثواب کرده است — جمله معنی لغاتش را بنظم آورده است

تاکه حفظش بر همه پیر وجوان آسان شود — آری آری حفظ نظم از حفظ نثر آسان بود



شروع قصیدۂ بانت سعاد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بَانَتْ سُعَادُ فَقَلْبِي الْيَوْمَ مَتْبُولُ — مُتَيَّمٌ إِثْرَهَا لَمْ يُفْدَ مَكْبُولُ

وَمَا سُعَادُ غَدَاةَ الْبَيْنِ إِذْ رَحَلُوا — إِلَّا أَغَنُّ غَضِيضُ الطَّرْفِ مَكْحُولُ

هَيْفَاءُ مُقْبِلَةً عَجْزَاءُ مُدْبِرَةً — لَا يُشْتَكَى قِصَرٌ مِنْهَا وَلَا طُولُ

تَجْلُو عَوَارِضَ ذِي ظَلْمٍ إِذَا ابْتَسَمَتْ — كَأَنَّهُ مُنْهَلٌ بِالرَّاحِ مَعْلُولُ

شُجّت بذي شبم من ماء محنية ... صافٍ بأبطح أضحى وهو مشمول

تنفي الرياح القذى عنه وأفرطه ... من صوب سارية بيض يعاليل

أكرم بها خلة لو أنها صدقت ... موعودها أو لو انّ النصح مقبول

لكنها خلة قد سيط من دمها ... فجع وولع وإخلاف وتبديل

فما تدوم على حال تكون بها ... كما تلوّن في أثوابها الغول

ولا تمسك بالعهد الذي زعمت ... إلا كما تمسك الماء الغرابيل

فلا يغرنك ما منّت وما وعدت ... إنّ الأماني والأحلام تضليل

كَانَتْ مَوَاعِيدُ عُرْقُوبٍ لَهَا مَثَلاً ... وَمَا مَوَاعِيدُهَا إِلَّا الأَبَاطِيلُ

أَرْجُو وَآمُلُ أَنْ تَدْنُو مَوَدَّتُهَا ... وَمَا إِخَالُ لَدَيْنَا مِنْكِ تَنْوِيلُ

أَمْسَتْ سُعَادُ بِأَرْضٍ لَا يُبَلِّغُهَا ... إِلَّا الْعِتَاقُ النَّجِيبَاتُ الْمَرَاسِيلُ

وَلَنْ يُبَلِّغَهَا إِلَّا عُذَافِرَةٌ ... فِيهَا عَلَى الأَيْنِ إِرْقَالٌ وَتَبْغِيلُ

مِنْ كُلِّ نَضَّاخَةِ الذِّفْرَى إِذَا عَرِقَتْ ... عُرْضَتُهَا طَامِسُ الأَعْلَامِ مَجْهُولُ

تَرْمِي الْغُيُوبَ بِعَيْنَيْ مُفْرَدٍ لَهَقٍ ... إِذَا تَوَقَّدَتِ الْحِزَّانُ وَالْمِيلُ

ضَخْمٌ مُقَلَّدُهَا فَعْمٌ مُقَيَّدُهَا ... فِي خَلْقِهَا عَنْ بَنَاتِ الْفَحْلِ تَفْضِيلُ

غلباء وجناء علكوم مذكرة	في دفها سعة قدامها ميل
وجلدها من اطوم لا يؤيسه	طلح بضاحية المتنين مهزول
حرف اخوها ابوها من مهجنة	وعمها خالها قوداء شمليل
يمشي القراد عليها ثم يزلقه	منها لبان واقراب زهاليل
عيرانة قذفت بالنحض عن عرض	مرفقها عن بنات الزور مفتول
كانما فات عينيها ومذبحها	من خطمها ومن اللحيين برطيل
تمر مثل عسيب النخل ذا خصل	في غارز لم تخونه الاحاليل

قنواء في حرتيها للبصير بها ... عتق مبين وفي الخدين تسهيل

تخدي على يسرات وهي لاحقة ... ذوابل مسهن الارض تحليل

سمر العجايات يتركن الحصى زيما ... لم يقهن رؤس الاكم تنعيل

كأن اوب ذراعيها اذا عرقت ... وقد تلفع بالقور العساقيل

يوما يظل به الحرباء مصطخدا ... كأن ضاحيه بالشمس مملول

وقال للقوم حاديهم وقد جعلت ... ورق الجنادب يركضن الحصى قيلوا

شد النهار ذراعا عيطل نصف ... قامت فجاوبها نكد مثاكيل

نَوّاحةٌ رِخوةُ الضَّبعينِ لَيسَ لَها ... لَمّا نَعى بِكرَها النّاعونَ مَعقولُ

تَفري اللَّبانَ بِكَفَّيها وَمِدرَعُها ... مُشَقَّقٌ عَن تَراقيها رَعابيلُ

تَسعى الوُشاةُ جَنابَيها وَقَولُهُمُ ... إِنَّكَ يا ابنَ أَبي سُلمى لَمَقتولُ

وَقالَ كُلُّ خَليلٍ كُنتُ آمُلُهُ ... لا أُلهِيَنَّكَ إِنّي عَنكَ مَشغولُ

فَقُلتُ خَلّوا سَبيلي لا أَبا لَكُمُ ... فَكُلُّ ما قَدَّرَ الرَّحمٰنُ مَفعولُ

كُلُّ ابنِ أُنثى وَإِن طالَت سَلامَتُهُ ... يَوماً عَلى آلَةٍ حَدباءَ مَحمولُ

أُنبِئتُ أَنَّ رَسولَ اللهِ أَوعَدَني ... وَالعَفوُ عِندَ رَسولِ اللهِ مَأمولُ

فَقَدْ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ مُعْتَذِرًا ۔ وَالْعُذْرُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ مَقْبُوْلُ

مَهْلًا هَدَاكَ الَّذِيْ اَعْطَاكَ نَافِلَةَ ۔ الْقُرْاٰنِ فِيْهَا مَوَاعِيْظٌ وَّتَفْصِيْلُ

لَا تَاْخُذَنِّيْ بِاَقْوَالِ الْوُشَاةِ وَلَمْ ۔ اُذْنِبْ وَاِنْ كَثُرَتْ فِيَّ الْاَقَاوِيْلُ

لَقَدْ اَقُوْمُ مَقَامًا لَوْ يَقُوْمُ بِهٖ ۔ اَرٰى وَاَسْمَعُ مَا لَوْ يَسْمَعُ الْفِيْلُ

لَظَلَّ يُرْعَدُ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ ۔ مِنَ الرَّسُوْلِ بِاِذْنِ اللّٰهِ تَنْوِيْلُ

حَتّٰى وَضَعْتُ يَمِيْنِيْ لَا اُنَازِعُهٗ ۔ فِيْ كَفِّ ذِيْ نَقِمَاتٍ قِيْلُهُ الْقِيْلُ

لَذَاكَ اَهْيَبُ عِنْدِيْ اِذْ اُكَلِّمُهٗ ۔ وَقِيْلَ اِنَّكَ مَنْسُوْبٌ وَّمَسْئُوْلُ

مِن خادرٍ مِن ليوثِ الأسدِ مسكنُهُ ... ببطنِ عثرَ غيلٌ دونهُ غيلُ

يغدو فيلحمُ ضرغامينِ عيشهما ... لحمٌ من القومِ معفورٌ خراديلُ

إذا يساورُ قرناً لا يحلُّ لهُ ... أن يتركَ القرنَ إلّا وهو مفلولُ

منهُ تظلُّ سباعُ الجوِّ ضامزةً ... ولا تمشّي بواديهِ الأراجيلُ

ولا يزالُ بواديهِ أخو ثقةٍ ... مطرّحُ البزِّ والدرسانِ مأكولُ

إنَّ الرسولَ لنورٌ يستضاءُ بهِ ... وصارمٌ من سيوفِ اللهِ مسلولُ

في عصبةٍ من قريشٍ قالَ قائلهم ... ببطنِ مكّةَ لمّا أسلموا زولوا

زالوا فما زال انكاسٌ ولا كُشُفٌ — عند اللقاءِ ولا ميلٌ معازيلُ

شُمُّ العرانين ابطالٌ لبوسُهمُ — من نسجِ داودَ في الهيجاءِ سرابيلُ

بيضٌ سوابغُ قد شُكّت لها حَلَقٌ — كانّها حَلَقُ القفعاءِ مجدولُ

لا يفرحون اذا نالت رماحُهمُ — قوماً وليسوا مجازيعاً اذا نيلوا

يمشون مشيَ الجمالِ الزُّهرِ يعصمُهم — ضربٌ اذا عرّدَ السودُ التنابيلُ

لا يقعُ الطعنُ الّا في نحورِهمُ
وما لهم عن حياضِ الموتِ تهليلُ

تمت

ترجمهٔ قصیده | بسم الله الرحمن الرحیم | بانت سعاد

شد جدا یار و دلم امروز بیمارست و زار
در پیش دل بسته در زنجیر است و بیقرار

نیست جانان در صباح دوری وقت سفر
جز نگو آوازهٔ و بیمار چشم سرمه دار

[illegible] از من چون جدا شد بود بس شیرین ادا
سرمه ناکش بود چشمان پر از خواب خمار

هست خوش [illegible] غ میان هست خوش فربه سرین
هست زیبا قد نه کوته نه دراز است آن نگار

میکند [illegible] هر بوقتِ خنده دندانهاے خو[illegible]
آبدارش هست هر دندان چو دُرِّ شاهوار

خوش بسرخی میزند دندان نغز دلکشش
گوئی آن آلوده است از باده یکبار و دو بار

آنچنان باده که گشت آمیخته از آب سرد
آب سردی کش بر آرند از مغاکِ جویبار

آب صافی کور دان باشد بجوی سنگناک
چاشتک بادِ شمالی مے کند بر وی گذار

باد کرده دور زو چرک و خس و خاشاک را
گشته از بارانِ ابر بامدادے خوشگوار

با چنین آبی شدست آمیخته آن می کزو
گشته است آلوده دندانِ نگارِ گلعذار

وه چه یاری بود آن دلبر اگر میکرد راست
وعدهٔ خود را و گشتی پند ما را خواستگار

لیکن او یاری ست کز خونش شدست آمیخته
رنج و آزار و دروغ و غدر از پیشش نیست کار

نیست بر یک حال ثابت هر دمش حالی بود
همچو غولان میکند صد رنگ خود [illegible]

وعدهٔ خود را نمی‌دارد نگه هرگز مگر — همچنان که آب را غربال دارد یاد دار
بین که نفرین پدر تا چیز که گفت و وعده داد — آرزو و خواب را پیوسته گمراهی شمار
وعدهٔ آن بیوفا را خواب پندار و خیال — آرزو از وی مخواه او را مکن تو اعتبار
وعده‌های کاذب عرقوب هست او را نیست — وعده‌هایش غیر باطل در لبهان کمتر بسیار
نام شخصی بیوفا بوده است عرقوب ای عزیز — کز خلاف وعده مشهور بلاد است و دیار
آرزو دارم که پیدا سے شود مهرش بمن — نیست لیک از وی امید بخششم ای غمگسار
در زمینی شام کرد آن مه که نتواند رساند — اندر آن جز اشتران خوب و نیکو راهوار
در زمینی یار نتواند رسانیدن مگر — اشتر کو بس بزرگ است و شگرف و استوار
گرچه در وی ماندگی باشد ز رفتن باز هم — آمده پوئیدن و رفتن مر او را کار و بار
اشتر خود خواسته ناظم ازین اشتر که بود — ز اشتران خوش سیر زیان تخم نسیان از امکار
هست زان خوش اشتران آن اشتران ماده که خوی — از قفای گوش شان بیزد بسی ای یار غار
از قفای گوش اشتر او را خوی میچکد — چون کند خوی در رویدن داشت با داشعار
همت آن اشتر آمد رفتن راهی که نیست — اندر وی پیدا نشان اندیشه کن جوی در دیار
چیزهای دور می‌بیند بچشمانی که هست — همچو چشم گاو وحشی تیزبین در مرغزار

گاو وحشی کز رمه ناگاه می افتد جدا — رنگ سیماسه سبز باشد سپیدش شف وار

چونکه ناگه از رمه افتد برون سوی رمه — تیز سے بیند که تنها را رسد رنج و ضرار

آن شتر زینگونه بیند تیز در وقتی که گرم — گردد از خورشید ریگستان و دشت و کوهسار

هم سطبرش هست گردن هم سطبرش هست پای — هست در خلقت بزرگ از اشتران روزگار

اشتر گردن بزرگ ست و کلان رخساره است — ماده است و مثل نر در قوت و در حمل بار

اشترِ پهلو فراخ ست و توانا بر سفر — هست در پیش نشانِ راه در لیل و نهار

چرم وی سخت آمده مانند چرم سنگ پشت — آن گنه نکند اثر در وی که میباشد نزار

اشترِ نیکو پدر وسے را برادر آمده — هم شده عموش خالو نیز از گوشت برآر

از نجابت هست اشتر را که با خویشان خود — میشود جفت و نمیگردد به بیگانه دوچار

این شتر هم زاده زان ماده شتر گو گشته است — حامل از فرزند خود در حفظ این گردن مهار

یک پدر را بوده آن فرزند دیگر را که شد — خال و عم واقع رباب فکر را کن راست تار

آن دو فرزندِ نکو بابا درِ خود زاده اند — از یکی اشتر زین مکن غفلت که آن عیبست و عار

خواهی از تفصیل این در مثنوی با نگر — آنکه شد نظم بد بعش نام نزدیکِ کبار

میرود در وی گنه پس سینه اش نغز آیدش — هم تهیگاهای بختان تافتد بر خاک خوار

هست همچون گورخر در رفتن و از هر طرف ‌ ‌ پر شدست از گوشت ران آهوی سعی کن شکار
باشد آرنجش ز پهلوهای وی دور و جدا ‌ ‌ از وفور گوشت او چون اشتری کو در قطار
گوئی آن چیزی که باشد پیش دو چشم و گلوش ‌ ‌ از دهان و بینیش سنگ ست نزد هوشیار
استخوانهای دهانش سخت چون سنگ آمده ‌ ‌ همچنین بینی دوی کان آمده جای مهار
میزند دمی که چون شاخ ست صافی مو بهات ‌ ‌ خوشهٔ پستانهای نیکو یادگیری زینهار
باشدش بینی بلند و در دو گوش و دو رخش ‌ ‌ خوبی و همواری ست اهل خرد را باش چار
می شتابد بر سبک سمهای لاغر شادمان ‌ ‌ در زمین سمهای خود را کم نهد آن بادسار
پایهای سرخ ساق وی پریشان میکند ‌ ‌ سنگها را آن زر اندیشه کن کامل عیار
نیست پاهایش بغایت سخت کانها را گهی ‌ ‌ نیست سوی نعل بستن احتیاج و افتقار
هست گویا گردش دو ساعدش در ناخنی ‌ ‌ در زمانی که سراب از پشته گردد آشکار
در جهان روزیکه حربا از تموز آفتاب ‌ ‌ مینماید سوخته شد سوخته گوئی ز نار
آن زمان گوید شتربان قوم را کای مردمان ‌ ‌ ساعتی خسپید و خواب خوش نمائید اختیار
کان ملخهائیکه بوده رنگشان خاکستری ‌ ‌ از تف خورشید دارند اضطراب و اضطرار
مصلحت شد خفتن اکنون زیر سایهٔ سفر ‌ ‌ زانکه سنگ و ریگ مثل اخگرست و چون شرار

راست مثل گردش دو ساعد آن زن که مرد   اولین فرزندش و دل شد ز اندوهش فگار

هم بود گردان دراز و هم میانه سال چون   گرید او گرنید زادارش زنان سوگوار

گردش دو دست آن اشتر دران گرمی و سوز   هست همچون گردش دو دست این زن کو مدار

آنکه هر لحظه غم زاد فرزندش بمرد   شد نفیسش از جهان آلام بیرون از شمار

آن زن ناکنده تا از مرگ فرزندش خبر   گشته نه عقل ست وی را نا به معنه اصطبار

میخراشد سینهٔ خود را بدو دست و شده   پاره پاره پیرهن بودستش جدا گشته ز تار

هر دمی این دستها را بر دی بر سینه زند   هم کند مو هم زند بر خاک عجنه هم خمار

گردش دو دست این زن ان البسی سرعت بود   زانکه با اندوه و غم دارد بروز و شب جوار

هست همچون گردش کفهاش سیر آن شتر   شد زبان من در حقی کامدش التصریح بار

من بران اشتر که نتواند رسانیدن جز او   در زمین آن نگار شوخ خوش بو دم سوار

سید و بیند آن شتر را دشمنان از دو طرف   میدوند این نهیبن دمبدم دید آن ز بسیار

گفتن شان بود کای فرزند بوسلمی کنون   گشته خواهی شد شود چشمت و نیمه چون خیار

ناظم از فرزند بوسلمی نخواهد نفس خویش   کیست جدش آن ابوسلمی ست نزدیک خیار

نام ناظم بود کعب او کرد اضافه خویش را   سوی جد وان نیز دارد نزد اعیان اشتهار

یعنی ایشان گفته اند ای کعب کشته میشوی	زانکه خونت را هدر کرده رسول کردگار
گفت هر یاری کز و امید نیکی داشتم	کت نخواهم خورد غم کت روز چون شب گشت تار
گفته‌ام شانرا که بگذارید راه و بگذرید	پس همان خواهد شدن کان خواسته پروردگار
هر که میزاید ز مادر گرچه خواهد دیر زیست	میرود جائیش بود تابوت و خسپد در مزار
پس اگر من نیز میرم چه غم لیکن شما	بیوفائید و بود ترک وفا شوم و شنار
شد خبر داده که خونم کرده پیغمبر هدر	لیک امید عفو دارم از آن والا تبار
مهلتم ده ره نماید سوی مهلت داد نم	کو ترا او داده ست قرآن مجید ای شهریار
تو نگیر از گفتگوهای سخن چینان مرا	من گنه هرگز نکردم پس مراده زینهار
ایستادم در چنان جای که گر استد در آن	پیل مستی کش ز حیوانات بیش ست اقتدار
میشود لرزنده از هیبت مگر کو را بود	بخشش از آن خواجه کو آمد جهان را افتخار
بوده‌ام ترسان و لرزان تا نهادم دست خویش	بی نزاعی در کف آن راست گوی با وقار
بود هیبت ناکتر نزدیک من آن راست گو	چون سخن گفتم تا آن فرمانده با گیر و دار
نیز چون شد گفته کای کعب ای فلانی و آنچنان	سوی تو کردند نسبت از حسد اهل نقار
زان قوی شیری که از شیران گزین ست و بود	جای در عثّر که باغ یقین را شو بهار

عشرهٔ جائیست کانجا بیشها باشد بسی — پر ز شیران ژیان ای بحر عظمت بی کنار
بامدادان شیر مرد و بچهٔ خود را رسد — گوشت از مردم بدان می پرورد شان در کنار
عیش آن دو بچه است از پایهای گوشت کان — دائما بر خاک باشد پیش هر دو گوشتخوار
چون جهد آن شیر بر همتای خود نگذاردش — تا نسازد منهزم تا بر نیارد زود مار
زود آن دشت لاغ گشته اند و نگذرند — سوی دشت او خلایق از نهیب تار و مار
دائما باشد بدستش پهلوانی کوشده — خورده افتاده بخاکش هم رداو هم ازار
از چنین شیر است هیبت ناک تر نزدیک من — احمد مختار کو فخر کبار ست و صغار
راست پیغمبر بود نور کز و جسته شود — روشنائی زانکه مهر و ماه زو شد مستعار
تیغ هندی ماست آنحضرتؐ کشیده از نیام — تا کشد کفار را با دیش هزاران جان نثار
هست ثابت در گروهی کز قریشند و از آن — وان مراد اصحاب [illegible] در ننگ اصلا بیا
گفته یک گوینده زایشان چون بمکه گشته اند — شان مسلمان به آشفتند کفار و شرار
کانتقال از جا کنید ای همرهان یعنی روید — تا مدینه کامر حق ست این نمایند تیار
تا از انجا بر همه کفار غالب می شویم — پس درخت کفر را نه بیخ می ماند نه بار
بود گوینده عمرؓ کز چار یار مصطفی ست — باد صد رحمت ز رحمن هر زمان بر هر چهار

انتقال ازبکه کردند و نگردند انتقال — شان ز پیش کافران در وقت جنگ کارزار

بی سلاحان و ضعیفان نیز ثابت مانده اند — در زمان چند همچون رستم و اسفندیار

آن زره ها خوش سپید است و فراخ حلقهاست — در بهم آنها را چو قفعا طیر حق را شو مطار

هست قفعا بیگمان نام گیاهی دلکش بود — حلقها نزدیک شو بیت عرفان را جدار

شاد و خرم نیستند از نیزهای شان سپید — قوم دشمن را بلا در شهر دانش سازوار

نیستند اندوهناک و ناشکیبا گر شدند — زخمی و مجروح کایشان صابراند اندر مصاف

میروند آن مومنان همچون سپید اشتر با — چون سیه فامان کوته قد کنند از شان فرار

در فرار افتند کفار یعنی از طعن ضرب — شان تعاقب مینمایند از پس کفار فار

مے نیفتد زخمهای نیزهاے کافران — جز درون سینهای آن گروهی جان سپار

جان سپارند از برای مرد او شان را ز مرگ — نیست تاخیری که می یابند از آن دار القرار

آن قصیده کاولش واقع شده بانت سعاد — گفته شد معنی هر بیتش بوجه اختصار

بر سر هر بیت هر یک بیتی نوشته شد ولیک — که دو بیت و گه سه بیتش نیز کرده شد نگار

کرده شد ابیات وی را ترجمه بر نهج نیک — خوش کسی کانرا نماید ورد در سر و جهار

بعد ازین باشد قصیده حفظ هر با دیر — تا کنون شان را برای ترجمه بود انتظار

چند این ترجمه کش مثل و همتا و نظیر — نیست در کشمیر و هند و چین و ماچین و تتار

قافیه در وی اگر نیست در جای بود — باشدش معنی دیگر فکر را بر وی گمار

آتش گرمی بازارش دل حساد سوخت — پس همه زین شد گرفته چونکه النار جبار

از سیاهی غش بدر رو گردد چو زردآلو حسود — لیک مخلص می‌شود زان سرخ رو همچون گلنار

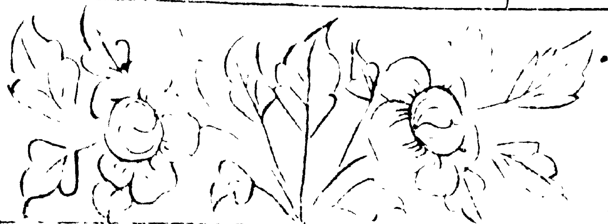
آری آری صحبت گل را نخواهد جست زاغ — لیک صد جان میکند بر دم فدا آن هزار

رغبت بلبل بود سوی بهار و سوی گل — میل زاغ شوم خود سوی خزان و سوی خار

گر نگار چون پری تو نمود این ترجمه — پس تو زنهارت و ز ذنوب کاملی را درگذار

عفو کن بهر حبیب کاین قصیده انتخابست
جرم و بیراوگناه آمرزش ای پروردگار

تمام شد ترجمه منظوم قصیدهٔ بانت سعاد





اسناد دعای	بسم الله الرحمن الرحیم	سریانی

سپاس بیقیاس آن بادشارا … که پیدا کرد از نابود ما را
بیکایک عضو ما را بر هم آورد … چنین طرفه طلسمی در هم آورد
پس انگه روح را با نفس پرفن … مقید ساخت اندر قالب تن
پس انگه خلعت ایمان بپوشاند … بلطف آن بنده را از جهل برهاند
شناسائی بسوی خویش دادش … چراغ عقل اندر کف نهادش
بحیرت رفت عقل و گشت مجنون … تعالی شانه عما یقولون
بیا ای عاقل دانای هشیار … نقاب از چهرهٔ مقصود بردار
شنو این داستان پر غرائب … اگر هستی طلبگار عجائب
چنین گفتند ما را اهل اسناد … بروح پاک ایشان نور حق باد
که بود اندر زبورے سبحان … مبارک سورتی مانند رحمان

پیمبر که ز خدا بادا درودش | باین سوره همی کردی بجودش

ز الفاظ زبورش داد تغییر | بالفاظ عرب پس کرد تعبیر

که تا روشن شود بر هر کس این راز | در این فیض گردد بر همه باز

پس آنگه نظم کرده ابن عباس رض | که او در علم دین بود افضل الناس

روایت دیده ام از اهل اسناد | که بس رحمت بروح راویان باد

که علم دین صفت صافی بیانست | عرب را هم ازین صورت عیانست

بلطف ایزد باری تعالی | نوشته آمد این از سنگ پیدا

نه این از آدمی منظوم گشته | نه از جن و ملک معلوم گشته

پدید آمد نقوشش از کلک تقدیر | بغیر از رحمت تقدیر و تحریر

خدای کاین چنین گنبد برآرد | تواند نقش بر سنگی نگارد

هر آن مومن که این منظوم خواند | زبهر هیچ حاجت در نماند

بروز حرب اگر خواند سپهدار | شود فی الحال فتح و نصرتش یار

گریزد آنچنان دشمن ز سویش | که ناید بار دیگر رو برویش

اگر بندی ست بند از وی گشاید | اگر رنجیست رنج از وی رباید

شفا یابد اگر رنجور خواند / بیابد وصل اگر مهجور خواند

اگر افتاده خواند بدریا / سلامت بگذرد زانجا بصحرا

اگر در شب بخواند بیمناکے / چو این خواند ز آفتها چه باکے

اگر گمراه خواند راه یابد / وگر تشنه بخواند چاه یابد

اگر بر دیو خواند آدمی‌زاد / گریزد زین دعا آن دیو چون باد

اگر کشتی بدریا مانده باشد / روان گردد چو آنکس خوانده باشد

اگر از آسمان باران نبارد / بسوی آسمان دستی برآرد

بخواند این دعا ابری برآید / که از وی هر طرف آبی درآید

اگر باران ز باریدن نماند / بماند این دعا را چون بخواند

اگر مفلس بود گردد توانگر / بسانِ مردمان باشد مفخر

اگر از پادشاهی خوف دارد / خدا اندر دلش مهری گمارد

بهر نیت که خواند این دعا را / برآرد حق تعالی مدعا را

اگر اسناد این را باز خوانم / ز مقصودی که دارم باز مانم

بخوان مسکین تقی اکنون دعا را / بگو معنیِ این منظوم ها را

شروع دعا	بسم الله الرحمن الرحيم	سریانی مترجم

أنا الموجود فاطلبني تجدني ... فإن تطلب سوائي لم تجدني

منم مطلوب اندر هر کجائی + چه داری حضرت ما در نهانی ... مرا هرگز نخواهی یافتن تو + کنی با غیر من گر آشنائی

أنا المقصود لا تقصد سوائي ... كثير الخلق فاطلبني تجدني

چو من مقصود باشم از دو عالم + بجز من مرا ای بنده هر دم ... خلائق را منم خلاق بی شک + ز من مخلوق شد حوا و آدم

أنا الرب الذي يخشى عذابي ... جميع الخلق فاطلبني تجدني

منم پروردگار جمله موجود + ترا جز من نباشد هیچ مقصود ... بترسند از عذاب من خلائق + خلائق را بجز من نیست معبود

أنا الملك المهيمن جل قدري ... عظيم الملك فاطلبني تجدني

من آن شاهم که قدر من عظیمست + به خلق لطف من عمیم است ... اگر طلبی مرا تو کمال یابی + که ذات من کریم است رحیم

أنا المعبود لا تعبد سوائي ... أنا الجبار فاطلبني تجدني

منم معبود جائز نیست غیرے + بسوی من بیا ای بنده سیری ... نگیری غیر من معبود هرگز + بکن پرواز سوی من چو طیری

أَنَا لِلْعَبْدِ أَرْحَمُ مِنْ أَبِيهِ ‏— وَمِنْ أَبَوَيْهِ فَاطْلُبْنِي تَجِدْنِي

اگر ابوین باشند یا برادر + ولی نبود کسی از من مهربان‌تر — اگر خواهی مرا فی الحال یابی + که من هرگز نبستم بر کسی در

هَلُمَّ إِلَيَّ لَا تَقْصِدْ سِوَائِي — أَنَا الْمَنَّانُ فَاطْلُبْنِي تَجِدْنِي

بیا اینجا بسوی من تو آری + که جز من خالق دیگر نداری — نجوئی غیر من در هیچ وقتی + بجانت ناامیدی نیاری

أَتَذْكُرُ لَيْلَةً نَادَيْتَ سِرًّا — فَلَمْ أَسْمَعْكَ فَاطْلُبْنِي تَجِدْنِي

اگر یادم کنی در شب نهانم + من اسرار ترا ای بنده دانم — منم سامع بهر حرفی که گوئی + ترا از لطف خود هر دم بخوانم

فَلَا يُنْجِيكَ يَا عَبْدِي سِوَائِي — مِنَ النِّيرَانِ فَاطْلُبْنِي تَجِدْنِي

منم منجی ترا از بیم نیران + ترا جز من نیابی غیر رحمن — اگر جوئی مرا فی الحال یابی + که من نزد تو هستم از رگ جان

وَلَيْسَ يُحِلُّكَ الْفِرْدَوْسَ غَيْرِي — أَنَا الرَّزَّاقُ فَاطْلُبْنِي تَجِدْنِي

ترا در جنت فردوس مسکن + که می بخشد بگو ای بنده از من — رسانم بعد از آن رزقی ز رضوان + که رزق خلق از دست من است

أَهَلْ فِي الْخَلْقِ مَنْ يُعْطِي جَزِيلًا — سِوَائِي لَيْسَ فَاطْلُبْنِي تَجِدْنِي

بجز من کس عطائی کی ببخشد + جهان سر بر گدائی با که بخشد — اگر خواهی مرا فی الحال یابی + که جز من کس عطائی را نبخشد

أَتَعْرِفُ غَافِرَ الذَّنْبِ غَيْرِي — أَنَا الْغَفَّارُ فَاطْلُبْنِي تَجِدْنِي

بجز من غافری هرگز نباشد + بجز من ساتری هرگز نباشد — اگر خواهی مرا فی الحال یابی + که جز من غافری هرگز نباشد

ساغفر للعباد ولا ابالی — عذاب الحشر فاطلبنی تجدنی

بیا مرزم بفرد افیاست + تمامی مومنان را از کرامت
تو باشی خرم و خندان درانجا + بدست تو بود ملک تمامت

واکرم من ارید بلا حساب — انا الوهاب فاطلبنی تجدنی

کریم من را عزاست دائم + بذات من بود مر خلق نائم
ز فضل و لطف خود من خلق را + دهم عزت بجود ره می نمایم

وارحم من یتوب الی خوفا — الی الاکرام فاطلبنی تجدنی

من اگر گردی پشیمان + نگردد خاطرت هرگز پریشان
ز خوف من اگر در راه آئی + رسانم منزلت در جای رضوان

وارحم من عبادی من عصانی — بجهل منه فاطلبنی تجدنی

ببخشم من گناه جاهلان را + بیا گاه نیم از خود غافلان را
مرا هر کس که بیجود بیاید + نمی خواهم مگر صاحبدلان را

الی الآلاء والنعماء عبدی — الی الخیرات فاطلبنی تجدنی

مرا ای بنده نعمتها تمام است + مشو غافل الان در صبح و شام است
ز من خیرات جاری بر زمانست + دگر انعام من ای بنده تمام است

الی الدنیا وما فیها جمیعا — الی الملکوت فاطلبنی تجدنی

مرا ملک است این دنیا و ملکوت + مطیع من بود ناسوت و جبروت
اگر جوئی مرا فی الحال یابی + مگیر بنده دیگر من نگاه در جبروت

تجدنی فی سواد اللیل عبدی — قریبا منک فاطلبنی تجدنی

مرا در هر شبی نزدیک یابی + اگر خواهی در آن دم انتسابی
مرا نزدیک خود پیوسته بینی + بجان خویش هم نزدیک یابی

۵۱ تجدنی فی سجودک حین تدعو | وحین تقوم فاطلبنی تجدنی
مرا اینده گر در سجده خوانی + و یاد رقومه ذکر من برانی | مراد هر دو حالت در بیابی + بجز من هیچ مطلب نذانی

۵۲ تجدنی راحما برا و وفا | بکل الخلق فاطلبنی تجدنی
رؤف مهربان با هر کس + منم موصوف این صفات فریاد رس | اگر خواهی مرا فی الحال یابی + کسی مانع نخواهد بود در بس

۵۳ تجدنی واسعا بالخلق عبدی | انا المذکور فاطلبنی تجدنی
فراخی در جهان از من بیاید + امور بسته را از من کشاید | منم مذکور ذکر من همی کن + که کار از غیر من هرگز نیاید

۵۴ تجدنی واحدا صمدا عظیما | عظیم البر فاطلبنی تجدنی
منم یکتا و دیگر بی نیازم + عظیم البر دیگر کارسازم | اگر خواهی مرا فی الحال یابی + که من ستارم و بنده نوازم

۵۵ تجدنی مستغاثا لی مغیثا | انا القهار فاطلبنی تجدنی
منم فریادرس درماندگان را + منم قهار و قاهر جباران را | اگر خواهی مرا فی الحال یابی + چه خواهی کرد این و توانا

۵۶ اذا اللهفان نادانی کظیما | اقل لبیک فاطلبنی تجدنی
گر اندوهی شدید بخوانی + کنم لبیک لیکن تو ندانی | اگر خواهی مرا فی الحال یابی + منم رحمان بر خاطر و جانی

۵۷ اذا المضطر قال الا ترانی | نظرت الیه فاطلبنی تجدنی
اگر بیچاره گوید که یا رب + ببیند من ببین از لطف مشفق | به بینم در زبان سوی یشتن با حسان + کنم بر تر مراد او را عهد و منصب

إذا عبدي عصاني لم تجدني ... سريع الأخذ فاطلبني تجدني

گنهکاری اگر آرد گناهی + نیارد توبه در سالی و ماهی
بگیرم در زمان او را به عصیان + دهم او را الحلم خود پناهی

٥٢ فإن هو تاب تبت عليه عبدي ... أنا التواب فاطلبني تجدني

پس آنگه گر کند توبه از گناهی + کنم بر وی به بخشایش نگاهی
چنان ملکی دهم او را اجر + که نبود آنچنان ملک لبنائی

٥٣ ومن مثلي وأين تكون مثلي ... وليس يكون فاطلبني تجدني

بگو مثلی کجا باشد نباشد + بجز من کس خدا باشد نباشد
اگر خواهی فی الحال یابی + بجز من هیچ جا باشد نباشد

٥٤ تعززني ولم ترزق مثلي ... ولست تراه فاطلبني تجدني

ز من عزت بخواه ای بنده دائم + که مثل من نبینی کس تو قائم
نه بینی مثل ما را هم نیابی + بجو با صدق آن آزوده یابی

٥٥ أتعرف من له اسم كاسمي ... أنا الرحمن فاطلبني تجدني

چو نام من کسی را نام نبود + بجز من هیچ کس علام نبود
منم آن مهربان کز رحمت من + جوان پیر لی انعام نبود

٥٦ أتعرف من يغيث الخلق غيري ... من الكربات فاطلبني تجدني

بجز من هیچکس فریاد رس نیست + مغیث تو بجز من هیچکس نیست
اگر خواهی فی الحال یابی + مگر در خاطر تو این هوس نیست

٥٧ أتعرف ساتر للعيب غيري ... أنا الستار فاطلبني تجدني

بپوشم عیب تو از زید و عمرا + بجز من نیست کس این را یقین دان
اگر خواهی فی الحال یابی + چنین حمد مرا باشد فراوان

أنا أعرف منفقٍ أغنى سريعاً ... من الحاجات فاطلبني تجدني

بجز من مهربانی کس نباشد + بجز من هیچ حاجت‌ها نباشد ... شناسای غنی من آن کسی کو بود + بر آخیر که خویشتن باشد

أنا أعرف من يقل للشيء غيري ... بكن فيكون فاطلبني تجدني

شناسا غیر من آنکس که گوید + برای خیرگی باشد نباشد ... از آن موجود کردم جمله عالم + چنین بر تخم مرا خود فاش باشد

أنا الله الذي لا شيء مثلي ... أنا الديّان فاطلبني تجدني

مرا همتا کسی باشد نباشد + خدا جز من کسی باشد نباشد ... اگر جوئی مرا فی الحال یابی + چو من پیدا کسی باشد نباشد

أنا الملك الملوك وكل ملكٍ ... إلي الميراث فاطلبني تجدني

منم شاه همه شاهان دوران + مرا میراث باشد بعد ایشان ... اگر خواهی فی الحال یابی + شوم نزدیک تو از فضل و احسان

أنا في الدهور وقبل قبلٍ ... وبعد البعد فاطلبني تجدني

تمامی بود کسی جز کار را + کنم پیدا بعالم چون فنا را ... اگر جوئی مرا فی الحال یابی برای حمت دیگر نیست ما را

أنا الوهاب يا عبدي سريعاً ... وفي العهد فاطلبني تجدني

بسرعت من ترا بخشم جهان را + اگر خواهم دهم این را و آن را ... نگردد عهد من گر شکسته + از آن خواهی نگیرم کافران را

أنا الفرد المدبر فوق عرشٍ ... بلا تكييف فاطلبني تجدني

منم فرد و منم تدبیر ما را + کنم من عفو بس تقصیر ما را ... منم بر عرش متولی همیشه + بحکمت کرده ام تعظیم ما را

اسناد قصیده — بسم الله الرحمن الرحیم — غوثیه

اسناد قصیدهٔ متبرکه حضرت غوث الثقلین شاه عبد القادر جیلانی قدس سرّه در حالت جذبهٔ ربانی
از زبان دُر بار حضرت ایشان بر آمده است خاصیت های بسیار است اوّل آنکه هر که این قصیده را
مداومت کند و هر روز یازده بار بخواند در نظر حق مقبول و محبوب گردد دوم آنکه هر که این قصیده را
ورد ساز دا و را حافظه طبع پیدا گردد و هر چه بخواند یا بشنود یاد گیرد سوم آنکه چون این قصیده را
بخواند سواد عربی زیاده شود چهارم آنکه هر که این قصیده را برای مهمی و مقصد جلیل ورد بخواند
چله آن نگذرد که مقصودش حاصل گردد پنجم آنکه هر که این قصیده را پیش خود نگاه دارد و هر روز سه بار
بخواند و اگر خواندن نداند بکسی خواندن فرماید و خود بشنود و از خود جدا نکند با اعتقاد درست صباح
نظر کند انشاء الله تعالی حضرت غوث الثقلین را در خواب بیند و پیش امیر و ملوک مقبول گردد ششم
آنکه بهر نیتی و مقصودی که بخواند مراد حاصل گردد باید که این قصیده را با اعتقاد درست گیرد تا بهر نیتی
که خواند بحصول انجامد بشرطآنکه هر وقتی که شروع کند پیش از شروع اندکی شیرینی بیارد و فاتحه
برآنحضرت بخواند مگر قبل از شروع سه بار درود شریف بخواند بمقصود خود برسد فقط

بسم الله الرحمن الرحیم

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ مَعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ مَنْبَعِ الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ وَالْحِکَمِ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ



شروع قصیدهٔ — بسم الله الرحمن الرحیم — حضرت غوث الثقلین رض

سَقَانِی الْحُبُّ کَاسَاتِ الْوِصَالِ — فَقُلْتُ لِخَمْرَتِی نَحْوِی تَعَالِی

عشق نوشانید مارا بر ملا + کاسهای وصال دلربا — پس بگفتم مر شراب خویش را + بی‌حجابانه بسوی من بیا

سَعَتْ وَمَشَتْ لِنَحْوِی فِی کُؤُوْسٍ — فَهِمْتُ بِسَکْرَتِی بَیْنَ الْمَوَالِی

سعی کرده شد روان سوی ما + جلوه‌گر شد در میان کاسها — پس شدم حیران بمعنی خوشتر + در میان دوستان ذو المنن

فَقُلْتُ لِسَائِرِ الْاَقْطَابِ لُمُّوْا — بِحَالِی وَادْخُلُوْا اَنْتُمْ رِجَالِی

پس بگفتم مر همه اقطاب را + مژده دادم جملهٔ احباب را — که بحالم جمع داخل میشوید + چه شما در راه حق مردانه اید

وَهُمُّوْا وَاشْرَبُوْا اَنْتُمْ جُنُوْدِی — فَسَاقِی الْقَوْمِ بِالْوَافِی مَلَالِی

همتی کرده می رنگین خورید + چه که من شاهم شما لشکر منید — بهر ما ساقی و مادم صبح و شام + از می رنگین لبالب کرده جام

شَرِبْتُمْ فَضْلَتِي مِنْ بَعْدِ سُكْرِي ٭ وَلَا نِلْتُمْ عُلُوِّي وَاتِّصَالِي

می بنوشیدید بعد از سکر ما ٭ آن شراب باقی پس خورده ما
با جناب حق علو و اتصال ٭ آن قدر دائم که نرسیدند حال

مَقَامُكُمُ الْعُلَى جَمْعًا وَلٰكِنْ ٭ مَقَامِي فَوْقَكُمْ مَا زَالَ عَالِي

ای مقامات مقامات رضا ٭ بالیقین برتر مقامات شما
لیک جا من بود فوق شما ٭ آن مقام من همیشه در علا

أَنَا فِي حَضْرَةِ التَّقْرِيبِ وَحْدِي ٭ يُصَرِّفُنِي وَحَسْبِي ذُو الْجَلَالِ

من بدرگاه [illegible]
می کند آزاد ز عالم و حال ٭ کافیم باشد خدا ذو الجلال

أَنَا الْبَازِي أَشْهَبُ كُلِّ شَيْخٍ ٭ وَمَنْ ذَا فِي الرِّجَالِ أُعْطِي مِثَالِي

نسبت هر شیخ باز اشهبم ٭ زین جهت گیرند پیروی مرشدم
کیست آنکه در میان اولیا ٭ داده شد مانند من جا

كَسَانِي خِلْعَةً بِطِرَازِ عَزْمٍ ٭ وَتَوَّجَنِي بِتِيجَانِ الْكَمَالِ

در بر من کرده خلعت را خدا ٭ کان منقش نقش عزم کبریا
تاج بر سر کرده مرا آن ذو الجلال ٭ تاج من بود همه تیجان الکمال

وَأَطْلَعَنِي عَلَى سِرٍّ قَدِيمٍ ٭ وَقَلَّدَنِي وَأَعْطَانِي سُؤَالِي

از لطف داد در جا عظیم ٭ واقفم کرده بر اسرار قدیم
بسته در گردن قلاده عزتم ٭ داد مارا آنچه از وی خواستم

وَوَلَّانِي عَلَى الْأَقْطَابِ جَمْعًا ٭ فَحُكْمِي نَافِذٌ فِي كُلِّ حَالِ

والی و حاکم مرا کرده خدا ٭ بر همه اقطاب و جمله اولیا
حکم من جاریست اندر کائنات ٭ در همه احوال آن فرخ صفات

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ بِحَارٍ ... لَصَارَ الْکُلُّ غَوْرًا فِیْ زَوَالِ

از خود اگر افگنم اندر بحار + بحرها چه خورد چه بحر ذخار ... مے فرو آیند در غور زوال + عود حکمش بانشود ای زبال

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ جِبَالٍ ... لَدُکَّتْ وَاخْتَفَتْ بَیْنَ الْجِبَالِ

اگر من افگنم بی قیل و قال + راز خود را برملا اندر جبال ... پاره پاره میشود در وقت حال + مختفی گردد جبل از جبال

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ نَارٍ ... لَخَمَدَتْ وَانْطَفَتْ مِنْ سِرِّ حَالِ

سر خود گر افگنم بر فوق نار ... سرد مرده میشود از ان شرار

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ مَیْتٍ ... لَقَامَ بِقُدْرَةِ الْمَوْلٰی تَعَالٰی

راز خود گر افگنم بر مرده + یا کنم آگه بدان افسرده ... البته مرده بقدرت ذوالجلال + زنده ماند در حیات ولی

وَمَا مِنْهَا شُهُوْرٌ اَوْ دُهُوْرٌ ... تَمُرُّ وَتَنْقَضِیْ اِلَّا اَتَالِیْ

هیچ شهر نیست در دنیا دون + هیچ دهر نیست از چرخ نگون ... گر فرو دا انقضا دارد مگر + پیش من آیند دوان یا بی

وَتُخْبِرُنِیْ بِمَا یَاْتِیْ وَیَجْرِیْ ... وَتُعْلِمُنِیْ فَاُقْصِرُ عَنْ جِدَالِ

مید ها آن چیزی خبر + کامده جاری شد یا غیر ... میکند آگه مرا از جمله حال + این مکن کوتاه دست از جدال

مُرِیْدِیْ هِمْ وَطِبْ وَاشْطَحْ وَغَنِّ ... وَافْعَلْ مَا تَشَاءُ فَالْاِسْمُ عَالِ

شیفته شو ای مرید یکبار + با من خوش باش و بیا ... آنچه میخواهی بکن تو در نفس + چه که اسم عالیم نامی بس است

مُرِيدِي لَا تَخَفْ اللهُ رَبِّي — عَطَانِي رِفْعَةً نِلْتُ الْمَنَالِ

ای مرید من مترس از هیچ رنج + که ترا بخشد رب من گنج گنج
داد ما را ایزد رتبه بلند + مقصد اقصی رسیدم زین کمند

طُبُولِي فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ دُقَّتْ — وَشَاؤُشُ السَّعَادَةِ قَدْ بَدَا لِي

کوفته شد در زمین و آسمان + طبلها عظمت من بیکران
جلوه شد بای سعادت ای مرید + بهر من تحقیق ظاهر شد پدید

بِلَادُ اللهِ مُلْكِي تَحْتَ حُكْمِي — وَوَقْتِي قَبْلَ قَلْبِي قَدْ صَفَا لِي

شهرهای حق تعالی ملک من + زیر حکم من بحکم ذو المنن
پیش ازانکه قلب را آفرید + وقت من شد صاف بهرم ای مرید

نَظَرْتُ إِلَى بِلَادِ اللهِ جَمْعًا — كَخَرْدَلَةٍ عَلَى حُكْمِ اتِّصَالِ

چون نظر کردم سوی جمله بلاد + چشم من از شرق تا غرب اوفتاد
یافتم او را بحکم اتصال + چون جو خردلی بی قیل و قال

وَكُلُّ وَلِيٍّ لَهُ قَدَمٌ وَإِنِّي — عَلَى قَدَمِ النَّبِيِّ بَدْرِ الْكَمَالِ

اولیا با هر قدمها روند + زین وسیله بار خود را بنگرند
من قدم تحقیق راه ذو الجلال + بر قدمهای نبی بدر الکمال

مُرِيدِي لَا تَخَفْ وَاشٍ فَإِنِّي — عَزُومٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِ

ای مرید من سخن چین را مترس + چه بتحقیق منم فرد دلیر
سخت عزم و قصد دارد آشکار + قاتل کفرم و تیر کارزار

دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتَّى صِرْتُ قُطْبًا — وَنِلْتُ السَّعْدَ مِنْ مَوْلَى الْمَوَالِي

درس کردم علم شرع و علم راز + تا شدم قطب ولایت شاه ناز
هم ترقی یافتم در رتبه‌ها + از عطای رب جمله خلقها

فمن في أولياء الله مثلي — ومن في العلم والتصريف حالي

کیست چون من در محبان خدای — کیست اندر دانش مقدور حال

كأن ابن الرفاعي كان مني — فيسلك في طريقي واشتغالي

[illegible] ازمن — در رہ من پوید در اشتغال

أنا الحسني والمخدع مقامي — وأقدامي على عنق الرجال

سید حسنی [illegible] — ہست اقدام بر [illegible] علا + فوق گردنہا جملہ اولیا

وعبد القادر المشهور اسمي — وجدي صاحب العين الكمال

[illegible] — ہست جدم مصطفی و مرتضی + صاحب عین الکمال مقتدا

أنا الجيلي محيي الدين لقبي — وأعلامي على رأس الجبال

ولدم جیلان محی الدین [illegible] — ہر کجا ہی عظمت من اگر [illegible] + بر جبلہا بزرگی تا قیام

[illegible] علی کرم اللہ وجہہ شرفہ

الٰہی [illegible] — بالإخلاص رجاء للخلاص

أغثني يا غياث المستغيثين — تمام بفضلك يوم يؤخذ بالنواصي

هٰذه القصيدة لاُوَيس القرني في صلوة النبي المدني



بسم الله الرحمن الرحيم



صلِّ یا ربِّ علیٰ رأسٍ فوق النّاسِ — منه للخلقِ امانٌ بزمان الباسِ

درود بھیج ای رب میری اوپر سردار گروہ آدمیوں کے — کہ اوس سے لوگوں کو پناہ ہے بیچ زمانہ ناامیدی کے

صلِّ یا ربِّ علیٰ من هو في حرِّ غليلٍ — کلُّ من ظمأ یسقیه رحیق الکاسِ

درود بھیج ای رب میرے اوپر اونکے جو کل قیامت کی گرمی بیچ — ہر شخص کو جو پیاسا ہوگا پلاوینگے اوسکو شراب خالص کا پیالہ

صلِّ یا ربِّ علیٰ من برجاء الکرمِ — خصَّ من جاء الیه لعموم النّاسِ

درود بھیج ای رب میرے اوپر اونکے کہ ساتھ امید بخشش کے — خاص کیا اونھوں نے اوسکو جو آیا اونکے پاس سے لوگوں میں

صلِّ یا ربِّ علیٰ مونسِ کلِّ البشرِ — مبدلِ الوحشةِ في القبرِ بالاستیناسِ

درود بھیج ای رب میرے اوپر آرام دینے والے ہر آدمی کے — بدل دینے والے وحشت کو قبروں میں ساتھ انس کے

صلِّ یا ربِّ علیٰ روحِ رئیسِ الرُّسُلِ — نقتدی نحن علیٰ ارجله بالرّاسِ

درود بھیج ای رب میرے اوپر روح سردار رسولوں کے — کہ پیروی کرتے ہیں ہم اونکے قدموں کی سر کے بھل

صَلِّ یَا رَبِّ عَلٰی ذِیْ نِعَمٍ دَائِمَۃٍ — أَنْعَمَ الْیَوْمَ عَلَی الْخَلْقِ بِلَا مِقْیَاسِ

درود بھیج اے رب میرے اوپر صاحب نعمتون قدیمہ کے — بخشش کی جنہون نے آج کے دن مخلوق پر بے اندازہ

صَلِّ یَا رَبِّ عَلٰی صَاحِبِ شَرْعٍ حَسَنٍ — فَرَّقَ النَّاسَ مَنْهَجًا مِنَ النَّسْنَاسِ

درود بھیج اے رب میرے اوپر مالک راہ نیک کے — کہ جدا کر دیا انہون نے لوگونکو جب کہ آیا کوئی شیطان نہیں سے

صَلِّ یَا رَبِّ عَلٰی ذِیْ کَرَمٍ أُمَّتُہٗ — تَدْخُلُ الْجَنَّۃَ فِی الْحَشْرِ بِلَا وَسْوَاسِ

درود بھیج اے رب میرے اوپر صاحب بخشش کے کہ امت اونکی — داخل ہوگی جنت مین قیامت کے دن بے کھٹکے

صَلِّ یَا رَبِّ عَلٰی مَنْ ہُوَ لَوْلَاہُ لَمَا — یَشْمَلُ النَّامِیَۃَ الْکَوْنُ مَعَ الْحَسَّاسِ

درود بھیج اے رب میرے اوپر اونکے کہ وہ اگر پیدا نہوتے البتہ — شامل ہوتی قوت نامیہ ہستی کو ساتھ قوت حاسہ کے

صَلِّ یَا رَبِّ عَلٰی مَنْ ہُوَ مِنْ جُنَّتِہٖ — یَعْصِمُ الْحَقُّ مُحِبِّیْہِ مِنَ الْخَنَّاسِ

درود بھیج اے رب میرے اوپر اونکے کہ اونکی معصومیت کے — بچاتا ہے حق تعالی اونکے دوستون کو شیطان سرکش سے

صَلِّ یَا رَبِّ عَلٰی مَنْ ہُوَ مَنْ عَاذَ بِہٖ — لَمْ یَصِلْ قَطُّ إِلَیْہِ یَدُ الْوَسْوَاسِ

درود بھیج اے رب میرے اوپر اونکے کہ جو کوئی پناہ پکڑے — نہ پہونچے ہرگز اوسکی طرف ہاتھ اندیشہ کے

صَلِّ یَا رَبِّ عَلٰی مَنْ ہُوَ مِنْ رَوْنَقِہٖ — السَّیْفُ قَدْ أَذْہَبَ قَطْعًا بَصَرَ النَّمَّاسِ

درود بھیج اے رب میرے اوپر اونکے جنہون نے چمکتی — تلوار سے خیرہ کی یکلخت نظر آفتاب پرستان کی

صلِّ یا ربِّ علی صاحبِ نوعِ الشرف

درود بھیج اے رب میرا اوپر صاحب نوع بزرگی کے

مَیَّزَ الناسَ بِهِ الفضلُ من الاجناس

کہ تمیز دیا آدمیونکو بسبب اونکی فضل نے جنسوں سے

صلِّ یا ربِّ علی من لنخیلِ الکرم

درود بھیج اے رب میرا اوپر اونکی جو درخت بخشش کے

فی ریاضِ الاُمَمِ الیومَ لنا الغراس

بیچ باغوں امتوں کے آج کے دن اسلیے ہمارے بونیوالے ہیں

صلِّ یا ربِّ علی من بغناءِ الکرم

درود بھیج اے رب میرا اوپر اونکی جو بسبب بے نیازی بخشش کے

من بیوتِ الفقر اَذهبَ بالافلاس

مفلسی انکے گھروں سے دفع کرتی ہیں محتاجی کو

صلِّ یا ربِّ علی عترتہِ الطاهرۃ

درود بھیج اے رب میرا اوپر اولاد پاک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

وعلی الصحبِ مع الحمزةِ والعباس

اور اونکی یاروں پر ساتھ حمزہ اور عباس رضی اللہ عنہم کے

صلِّ یا ربِّ علی من لاویس منه

درود بھیج اے رب اوپر اونکی جو اویس قرنی کا اونکے ہے

طهر القالب والقلب من الادناس

پاک ہوا جسم اور دل ناپاکیوں سے



بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بَلَّغَ اللّٰہُ صَلَاتِیْ وَسَلَامِیْ اَبَدًا | لِنَبِیٍّ عَرَبِیٍّ مَدَنِیٍّ حَرَمِیٍّ

بھیجے خدای تعالی درود میرا اور سلام میرا ہمیشہ | طرف نبی عربی باشندہ مدینہ حرم کے رہنے والے کے

شَمْسِ فَضْلٍ وَّضِیَاءٍ وَّسَنَاءٍ اَسْنٰی | نُوْرِ بَدْرٍ وَّبَہَاءٍ وَّسَمَاءِ الْکَرَمِ

آفتاب بخشش اور روشنی اور نور روشن تر کے | روشنی چاند چودھویں رات اور زیبائی اور آسمان بزرگی کے

مَظْہَرِ الْحَقِّ تَعَالٰی وَتَقَدَّسَ حَقًّا | مَفْخَرِ الْخَلْقِ کَمَالًا بِکَلَامِ الْقِدَمِ

جائے ظہور اللہ برتر اور پاک کے فی الواقع | جائے نازش مخلوق کے کمال کی راہ سے ساتھ کلام

اَکْرَمِ الْخَلْقِ وُجُوْدًا وَّسُجُوْدًا وَّجُوْدًا | اَحْسَنِ النَّاسِ سَخَاءً بِعَطَاءِ النِّعَمِ

بزرگتر مخلوق سے وجود اور سجود اور جود کی راہ سے | نیک تر آدمیوں سے سخاوت کی راہ سے ساتھ دینے نعمتوں کے

یَمِّ لُطْفٍ وَّوَفَاءٍ وَّسَحَابٍ ہَطِلٍ | طُوْرِ حِلْمٍ وَّوَقَارٍ وَّحَمُوْلِ الْاَلَمِ

دریا مہربانی اور وفاداری کے اور بدلی برسنے والے | کوہ طور بردباری اور بزرگی کے اور بڑے برداشت کرنے والے

اَمِرِ الْكُلَّ بِعَدْلٍ وَسَمَاحٍ وَتُقًى — عُمِّرَ النَّفْسُ بِجُوعٍ وَتَوَرُّمِ قَدَمٍ

حکم کرنیوالے سبھونکو ساتھ انصاف اور جوانمردی اور پرہیزگاری کے — زندگی گذاری نفس کے ساتھ بھوک کے کہتے کہ قیام عبادت میں سوج

كَيْفَ يُحْصِي صَلَوَاتٍ لِإِمَامِ الْحَرَمَيْنِ — عَجَمِيٌّ بَدَوِيٌّ صَمِّيٌّ بَكَمٌ

کیونکر شمار کرسکے درودونکا واسطے پیشوای مکہ و مدینہ کے — جو شخص غیر عربی اور جنگلی اور بہرا اور گونگا ہو

خَابَ آمَالُ حَيَاتِي بِفِرَاقِ السَّلْمَى — ذَابَ لَحْمِي وَدَمِي لَيْتَ وُجُودِي عَدَمٌ

نا امید ہوگئیں آرزوئیں میری بیچ جدائی محبوب سلمی کے — گل گیا گوشت میرا اور خون میرا کاش کے وجود میرا عدم تھا

رَبِّ أَبْلِغْ صَلَوَاتٍ وَسَلَامًا مَدَدًا — نَحْوَ سُكَّانِ بَقِيعٍ وَبِقَاعِ الْحَرَمِ

اے پروردگار میرے بھیج درودوں اور سلام کو مددگار — طرف رہنے والون گورستان مدینہ اور جگہون گرد اگرد مکے کے

ثُمَّ أَصْحَابِ حُنَيْنٍ أُحُدٍ مَعْ بَدْرٍ — ثُمَّ أَبْنَاءِ كِرَامٍ لِسَدِيدِ الْأُمَمِ

پھر بھیجے یارون جنگ حنین اور کوہ احد مع یارون جنگ بدر — پھر بھیجے تابعین کرام کو جو مضبوط ہین امتون مین

اِعْتِمَادِي وَرَجَائِي بِشَفِيعِ الْأُمَمِ — حِينَ يَبْلَى كَفَنِي فَوْقَ عِظَامِ الرِّمَمِ

بھروسا میرا اور امید ساتھ بخشانیوالے امتون کی ہے — جبکہ پرانا ہوجائے کفن میرا اوپر ہڈیون بوسیدہ کے

تمت





اسناد دعای | بسم اللہ الرحمن الرحیم | مغنی

طریقہ ذکوۃ دعای مغنی کا بہ نیت ادای شرائط کے ایکہزار ایکمرتبہ پیچ ایسے مکان کے کہ درمیان پڑہنے والے اور آسمان کے کوئی چیز حائل نہونگے سر جبتک ہو سکی پڑہی پہلے شروع کرنیسے غسل اور وضو کامل بجالاکے اور خوشبو ملکے اور خوشبو جلاکے دوگانہ نفل کا ادا کرے اور دونوں رکعتوں میں اذا جاء نصر اللہ ستر بار پڑہے اور بعد سلام کہ

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ يَا غِيَاثِيْ عِنْدَ كُلِّ كُرْبَةٍ وَّمَعَاذِيْ عِنْدَ كُلِّ شِدَّةٍ وَّمُجِيْبِيْ عِنْدَ كُلِّ دَعْوَةٍ وَمُؤْنِسِيْ عِنْدَ كُلِّ وَحْشَةٍ وَّيَا رَجَائِيْ حِيْنَ تَنْقَطِعُ حِيْلَتِيْ يَا غِيَاثِيْ فقط

سات یا ستر بار پڑہے بعد اوسکے سر سجدہ کرکے دعا مانگے کو شروع کرے بعد ادائے شرط طول ایام قراءت کے

ہر روز بلاناغہ جسقدر ہوسکے بعد فرض فجر کی پڑھی لیکن بہتر ہی کہ گیارہ بار پڑھی اور دوسری
طرح یہ ہی کہ بعد نماز صبح دو مرتبہ اور بعد نماز ظہر کے دو مرتبہ اور بعد نماز عصر کے دو بار اور بعد
نماز مغرب کے دو بار اور بعد نماز عشا کی تین بار پڑھے غرض دونون طرح بہتر ہی اوسکے پڑھنی
مین بہت فائدے ہین بسبب طول ہو جانے کے نہین لکھی ہین غرض ہر امر کے واسطے اکسیر
اعظم ہی اور اوسکے اسناد مین لکھا ہے کہ جو اس دعای مذکور کو تعداد مذکور پڑھے تو پرہیز
گوشت اور دوسری لذتون کا ضروری بعد اتمام تعداد کے کچھ پرہیز نہین

دُعاء  بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ  مُغنی

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ ۞ وَبِكَ اَسْتَغِيْثُ
فَاَغِثْنِيْ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ فَاكْفِنِيْ يَا كَافِيْ اِكْفِنِي الْمُهِمَّاتِ مِنْ اُمُوْرِ
الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا اَنَا عَبْدُكَ

بِبَابِكَ فَقِيرُكَ بِبَابِكَ سَائِلُكَ بِبَابِكَ دَلِيلُكَ بِبَابِكَ أَسِيرُكَ

بِبَابِكَ ضَعِيفُكَ بِبَابِكَ مِسْكِينُكَ بِبَابِكَ ضَيْفُكَ بِبَابِكَ

يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ الظَّالِمُ بِبَابِكَ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيثِينَ مَهْمُومُكَ

بِبَابِكَ يَا كَاشِفَ كَرْبِ الْمَكْرُوبِينَ عَاصِيكَ بِبَابِكَ يَا طَالِبَ

الْبَارِّينَ الْمُقِرُّ بِبَابِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ الْخَاطِئُ بِبَابِكَ يَا غَافِرَ

الْمُذْنِبِينَ الْمُعْتَرِفُ بِبَابِكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ الظَّالِمُ بِبَابِكَ يَا

مَآئِلَ الطَّالِبِينَ الْمُسِيءُ بِبَابِكَ الْبَائِسُ بِبَابِكَ الْخَاشِعُ بِبَابِكَ

ارحمني يا مولاي أنت الغافر وأنا المسيء وهل يرحم المسيء

إلا الغافر مولاي مولاي أنت الرب وأنا العبد وهل يرحم

العبد إلا الرب مولاي مولاي أنت المالك وأنا المملوك

وهل يرحم المملوك إلا المالك مولاي مولاي أنت العزيز

وأنا الذليل وهل يرحم الذليل إلا العزيز مولاي مولاي

أنت القوي وأنا الضعيف وهل يرحم الضعيف إلا القوي

مولاي مولاي أنت الكريم وأنا اللئيم وهل يرحم

اللَّئِيمَ إِلَّا الْكَرِيمُ مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ أَنْتَ الرَّزَّاقُ وَأَنَا الْمَرْزُوقُ

وَهَلْ يَرْحَمُ الْمَرْزُوقَ إِلَّا الرَّزَّاقُ مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ اللّٰهُمَّ

أَنْتَ الْعَزِيزُ وَأَنَا الذَّلِيلُ وَأَنْتَ الْغَنِيُّ وَأَنَا الْفَقِيرُ وَأَنْتَ

الْعَفُوُّ وَأَنَا الْمُذْنِبُ وَأَنْتَ الْقَوِيُّ وَأَنَا الضَّعِيفُ أَسْأَلُكَ

إِلٰهِي الْأَمَانَ الْأَمَانَ فِي ظُلْمَةِ الْقُبُورِ وَضِيقِهَا إِلٰهِي الْأَمَانَ

الْأَمَانَ عِنْدَ سُؤَالِ مُنْكَرٍ وَنَكِيرٍ وَهَيْبَتِهِمَا إِلٰهِي الْأَمَانَ

الْأَمَانَ عِنْدَ وَحْشَةِ الْقُبُورِ وَشِدَّتِهَا إِلٰهِي الْأَمَانَ الْأَمَانَ

فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ إِلٰهِي الْأَمَانَ الْأَمَانَ

يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ

إِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ إِلٰهِي الْأَمَانَ الْأَمَانَ يَوْمَ زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ

زِلْزَالَهَا إِلٰهِي الْأَمَانَ الْأَمَانَ يَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ إِلٰهِي

الْأَمَانَ الْأَمَانَ يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ

إِلٰهِي الْأَمَانَ الْأَمَانَ يَوْمَ تَشَقَّقُ الْأَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ذٰلِكَ

حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيْرٌ إِلٰهِي الْأَمَانَ الْأَمَانَ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ

غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ. اِلٰهِيْ الْاَمَانَ الْاَمَانَ

يَوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ وَيَقُوْلُ الْكَافِرُ يَا لَيْتَنِيْ كُنْتُ

تُرَابًا. اِلٰهِيْ الْاَمَانَ الْاَمَانَ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَى

اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ. اِلٰهِيْ الْاَمَانَ الْاَمَانَ اِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَلَا

اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ. اِلٰهِيْ الْاَمَانَ الْاَمَانَ

يَوْمَ يُنَادِيْ مِنْ بُطْنَانِ الْعَرْشِ اَيْنَ الْعَاصُوْنَ وَاَيْنَ الْمُذْنِبُوْنَ

وَاَيْنَ الْخَآئِفُوْنَ وَاَيْنَ الْخَاسِرُوْنَ هَلُمُّوْآ اِلَى الْحِسَابِ. اِلٰهِيْ

أَنْتَ تَعْلَمُ سِرِّي وَعَلَانِيَتِي فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِي وَتَعْلَمُ حَاجَتِي
فَأَعْطِنِي سُؤَالِي يَا إِلٰهِي الْأَمَانَ الْأَمَانَ مِنْ كَثْرَةِ الذُّنُوبِ
وَالْعِصْيَانِ + إِلٰهِي الْأَمَانَ الْأَمَانَ مِنْ كَثْرَةِ الظُّلْمِ وَالْجَفَاءِ
إِلٰهِي الْأَمَانَ الْأَمَانَ مِنَ النَّفْسِ الْمَطْرُودَةِ إِلٰهِي الْأَمَانَ الْأَمَانَ
مِنَ النَّفْسِ الْمَطْبُوعَةِ عَلَى الشَّهَوَاتِ إِلٰهِي الْأَمَانَ الْأَمَانَ مِنَ الْهَوٰى
إِلٰهِي الْأَمَانَ الْأَمَانَ مِنْ [illegible] إِلٰهِي الْأَمَانَ الْأَمَانَ مِنَ الْهَوٰى
أَغِثْنِي يَا مُغِيثُ عِنْدَ تَغَيُّرِ حَالِي اَللّٰهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ الْمُذْنِبُ
الْمُجْرِمُ الْمُقَصِّرُ [illegible] مِنَ النَّارِ يَا مُغِيثُ يَا مُجِيرُ يَا مُجِيبُ اَللّٰهُمَّ
إِنْ تَرْحَمْنِي فَأَنْتَ أَهْلٌ وَإِنْ تُعَذِّبْنِي فَأَنَا أَهْلٌ فَارْحَمْنِي
يَا أَهْلَ التَّقْوٰى وَيَا أَهْلَ الْمَغْفِرَةِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ +
رَبَّنَا [illegible] حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ
النَّصِيرُ + وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ
أَجْمَعِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِينَ يَا
رَبَّ الْعٰلَمِينَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِينَ + دعاى مغنى تمام شد



خاتمة الطبع



الحمد لله والمنة که درینولا مجموعهٔ نادر الوجود که مطالعتش جان اهل ایمان را نورسه و دل را سروری دست بهم میدهد معروف به مجموعهٔ نودونه نام مشتمل بر اسماء الحسنی یعنی نودونه نام حضرت باری که فضائل وی در احادیث نبوی بسیار وارد است و قصیدهٔ برده معرب مع اسناد و قصیدهٔ بانت سعاد و قصیدهٔ غوثیه و دعای سریانی و قصیدهٔ حضرت اویس قرنی عاشق رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم و دعای مغنی که عطا بخش خدا موصوف است پس این چند وظائف که مداومت اینها ثمر فوائد دنیا و آخرت هم ست اگر فوائد تاثیرات این وظیفه را تسوید نماید دفترے باید و خواننده خود در می یابد که مفادات اینها مثل آفتاب روشن است و بهم میداشت حسب الاخواهش طالبین دین بحسن لطافت والا همم عالی کرم جناب منشی نولکشور صاحب دام اقباله بمقام لکهنو در مطبع نامی

بماه ستمبر ۱۸۷۷ع مطابق ماه رمضان المبارک ۱۲۹۴ هـ به پیرایهٔ طبع آراسته شد

بافضال عمیم خویش خداوند عالم این مجموعه را

مقبول و مرغوب جهان فرماید آمین